الإمامة والتبصرة من الحيرة

بارہ ائمہ علیہم السلام

کی امامت پر نصوصِ صریحہ

(اُردو ترجمہ)

مصنف

فقیہ ومحدث ابی الحسن علی بن حسین بن بابویہ القمیؒ

المتوفی 329ھ (والدِ شیخ صدوقؒ)

مترجم

مولانا سیّد محمد عدنان نقوی

ابلاغ مکتب اہل بیت علیہم السلام

ابلاغ مکتب اہل بیت علیہم السلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بارہ ائمہ علیہم السلام کی امامت پر نصوصِ صریحہ

(اردو ترجمہ)

الإمامةُ والتبصرةُ من الحيرة

مصنف

فقیہ ومحدث

ابی الحسن علی بن حسین بن بابویہ القمیؒ

المتوفی 329ھ (والدِ شیخ صدوقؒ)

مترجم

مولانا سید محمد عدنان نقوی

تصحیح

عبداللہ صدیقی امامی

محشی: سید علی اصدق نقوی

سن اشاعت

۲۰۲۵ء

ابلاغ مکتب اہل بیت علیہم السلام

iblagemaktabeihleba
itasdifaema@gmail.com

ضروری وضاحت

الحمد للہ! اگرچہ ہم نے کتاب کی تصحیح و طباعت میں ہر ممکن احتیاط سے کام لیا ہے، لیکن کبھی کبھی کتابت، طباعت اور جلد سازی میں سہواً غلطی ہو جاتی ہے۔ اگر کسی صاحب کو ایسی کسی غلطی کا علم ہو تو براہ کرم مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔

ملنے کا پتہ

ملک بھر کے ہر چھوٹے بڑے کتب خانے سے طلب فرمائیں

رابطہ

کتاب حاصل کرنے کے لئے اس نمبر پر صرف وٹس ایپ پر رابطہ کریں

+964 784 249 0521

بارہ ائمہؑ کی امامت پر نصوصِ صریحہ

(اُردو ترجمہ)

اَلْإِمَامَةُ وَالتَّبْصِرَةُ مِنَ الْحَيْرَةِ

مصنف

فقیہ و محدث ابی الحسن علی بن حسین بن بابویہ القمیؒ
المتوفی 329ھ (والدِ شیخ صدوقؒ)

مترجم

مولانا سیّد محمد عدنان نقوی

ابلاغ مکتب اہل بیت علیہم السلام

انتساب

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

یہ کتاب حضرت محمدؐ و آلِ محمدؑ کی خدمت میں
نذرانۂ عقیدت جن کی محبت قرآن کے ساتھ لازم قرار دی گئی،
جیسا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
إنی تارك فیکم الثقلین: کتاب الله وعترتی أهل بیتی، ما
إن تمسّکتم بهما لن تضلّوا بعدی أبداً [1]
اور اس بزرگ علم بردارِ ولایت، شیخ علی بن الحسین بن بابویہ القمیؒ کے نام!
جن کی یہ تصنیف الإمامة والتبصرة من الحیرة
اہل بیت اطہار علیہم السلام کی امامت پر ایک حجتِ بالغہ ہے۔
یہ انتساب اُن عاشقانِ ہدایت کے لیے بھی
جو تبصرتاً، حیرت سے نجات اور یقین کی روشنی کی جستجو میں ہیں!

---

[1] حدیثِ متواتر در کتبِ اہلِ اسلام

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فہرست مضامین

منشائے ربانی کے خلاف ہے۔

عالم وفقیہ شیخ ابوالحسن علی بابویہ قمیؒ کی اس کاوش اوراس کے مضامین کی اہمیت کے پیشِ نظراس کتاب کا ترجمہ کر کے اردودان طبقے کے لئے ادارہ 'ابلاغ مکتب اہل بیت علیہم السلام' نے پیش کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

مومنین کرام سے خصوصی طور پر گزارش کی جاتی ہے کہ ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ اور تین بار سورۂ اخلاص کی تلاوت کر کے اس کتاب کی طباعت میں معاون محترمہ سیدہ سیمیں صاحبہ کے مرحومین سید علی جان شاہ بخاری، سیدہ ممتاز طاہرہ، ڈاکٹر سید علی عباس بخاری، سید صفدر حسین شاہ، سیدہ ترمیم اختر، سید احمد علی شاہ، سید انتظار حسین شاہ، سیدہ ماہ جبین، غلام زینب، رضیہ بیگم، کنیز بانو، سعیدہ بانو، الف شاہ، انتظار حسین شاہ اوران تمام مومنین کے مرحومین کو ہدیہ کر دیجیے جنھوں نے اس کتاب کو پیش کرنے کے لئے تعاون فرمایا ہے۔

ہم خداوند متعال سے دعا گو ہیں کہ وہ ہمیں راہ محمد وآل محمد علیہم السلام پر گامزن رکھے، ہماری ناتواں کوششوں کو قبول فرمائے اور ہماری توفیقات میں اضافہ فرمائے۔

اللھم صل علی محمد و آل محمد

اداریہ

مقامِ غدیرِ خم پہ خطبہ غدیر میں محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: حاضر غائب تک اس امر امامت کی تبلیغ کرے۔ لہٰذا تبلیغِ امامت وہ اہم فریضہ قرار پایا ہے جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بحکم خدا اور اس کے بعد آئمہ ہدیٰ علیہم السلام نے اور آپ کے اصحابؓ نے کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا۔ اس امر عظیم کی عظمت کا ادراک کرتے ہوئے، جن افراد کی روحوں نے بروز الست وعدہ اطاعت کیا تھا، وہ روئے زمین پر ترویج و تبلیغ امامت کے لئے کوشاں رہے۔

تاریخِ تشیع اس بات کی گواہ ہے کہ جور وستم، آزمائشوں اور مصیبتوں، حتیٰ جان و اولاد کی پروانہ کرتے ہوئے انہوں نے اس پیغامِ خداوندی کو نہ صرف محفوظ رکھا بلکہ دوسروں کو بھی تبلیغ کی۔ انہی شخصیات میں سے ایک درخشندہ شخصیت ابوالحسن علی بن حسین بن موسیٰ المعروف بابویہ القمیؒ کی ہے۔ جو بطور والد شیخ صدوقؒ اور صدوق اول کے نام سے بھی معروف ہیں۔ انؒ کی وثاقت کیلئے اتنا کافی ہے کہ ان کی توثیق نص معصوم علیہ السلام سے وارد ہوئی ہے۔ آپ نے وصایت آئمہ علیہم السلام کے متعلق احادیث کو قیامت تک آنے والے مومنین کے ایمان میں استقلال اور قلبی سکون کے لئے محفوظ فرمادیا ہے۔

کتاب کا معتدبہ حصّہ آخری حجت خدا اور ہمارے زمانے کے امام عجل اللہ تعالیٰ فرج الشریف کے متعلق ہے۔ جس میں شیخؒ نے مختلف زاویوں سے احادیث کو جمع کیا ہے تا کہ ایک جامع فہم حاصل ہو سکے۔ نہ صرف یہ کتاب مؤلفؒ کے تبحر علمی کا شاہکار ہے بلکہ اس دور میں امامت کے متعلق امور کے علاوہ مستقبل کے لئے بھی شیخؒ کی بصیرت پہ روشنی ڈالتی ہے۔ قاری پہ یہ واضح ہوتا ہے کہ امامت کس طرح اسلام میں ایک منظم نظریے کی حیثیت رکھتی ہے اور دین بغیر امامت منصوص من اللہ پہ ایمان کے مکمل ہو ہی نہیں سکتا کیوں کہ یہ

لِلْمُتَّقِينَ، وَ الْجَنَّةُ لِلْمُوَحِّدِينَ، وَ النَّارُ لِلْمُلْحِدِينَ، وَ فَلا عُدْوانَ إلاّ عَلَى الظَّالِمِينَ، وَ لاَ إِلهَ إِلاَّ اللهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ، وَ الصَّلاَةُ عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَ عِتْرَتِهِ الطَّاهِرِينَ. أَمَّا بَعْدُ: أُوصِيكَ يَا شَيْخِي وَ مُعْتَمَدِي أَبَا الْحَسَنِ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ الْقُمِّيِّ وَفَّقَكَ اللهُ لِمَرْضَاتِهِ، وَ جَعَلَ مِنْ صُلْبِكَ أَوْلاَداً صَالِحِينَ بِرَحْمَتِهِ - بِتَقْوَى اللهِ وَ إِقَامِ الصَّلاَةِ، وَ إِيتَاءِ الزَّكَاةِ، فَإِنَّهُ لاَ تُقْبَلُ الصَّلاَةُ مِنْ مَانِعِي الزَّكَاةِ. وَ أُوصِيكَ بِمَغْفِرَةِ الذَّنْبِ، وَ كَظْمِ الْغَيْظِ، وَ صِلَةِ الرَّحِمِ، وَ مُوَاسَاةِ الإِخْوَانِ، وَ السَّعْيِ فِي حَوَائِجِهِمْ فِي الْعُسْرِ وَ الْيُسْرِ، وَ الْحِلْمِ عِنْدَ الْجَهْلِ، وَ التَّفَقُّهِ فِي الدِّينِ، وَ التَّثَبُّتِ فِي الأُمُورِ، وَ التَّعَهُّدِ لِلْقُرْآنِ، وَ حُسْنِ الْخُلُقِ، وَ الأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ، وَ النَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ، قَالَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ: لاَ خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِنْ نَجْوَاهُمْ إِلاَّ مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلاَحٍ بَيْنَ النَّاسِ. وَ اجْتِنَابِ الْفَوَاحِشِ كُلِّهَا، وَ عَلَيْكَ بِصَلاَةِ اللَّيْلِ، فَإِنَّ النَّبِيَّ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ - أَوْصَى عَلِيّاً عَلَيْهِ السَّلاَمُ فَقَالَ: يَا عَلِيُّ عَلَيْكَ بِصَلاَةِ اللَّيْلِ (ثَلاَثَ مَرَّاتٍ) وَ مَنِ اسْتَخَفَّ بِصَلاَةِ اللَّيْلِ فَلَيْسَ مِنَّا، فَاعْمَلْ بِوَصِيَّتِي، وَ أْمُرْ جَمِيعَ شِيعَتِي حَتَّى يَعْمَلُوا عَلَيْهِ، وَ عَلَيْكَ بِالصَّبْرِ وَ انْتِظَارِ الْفَرَجِ فَإِنَّ النَّبِيَّ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: أَفْضَلُ أَعْمَالِ أُمَّتِي انْتِظَارُ الْفَرَجِ، وَ لاَ يَزَالُ شِيعَتُنَا فِي حُزْنٍ حَتَّى يَظْهَرَ وَلَدِيَ الَّذِي بَشَّرَ بِهِ النَّبِيُّ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ - أَنَّهُ يَمْلأُ الأَرْضَ عَدْلاً وَ قِسْطاً، كَمَا مُلِئَتْ ظُلْماً وَ جَوْراً. فَاصْبِرْ يَا شَيْخِي وَ أْمُرْ جَمِيعَ شِيعَتِي بِالصَّبْرِ، فَإِنَّ الأَرْضَ لِلّهِ يُورِثُهَا مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَ الْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ، وَ السَّلاَمُ عَلَيْكَ وَ عَلَى جَمِيعِ شِيعَتِنَا وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهُ، وَ حَسْبُنَا اللهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيلُ، نِعْمَ الْمَوْلَى وَ نِعْمَ النَّصِيرُ..

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان اور نہایت رحم فرمانے والا ہے۔ تمام تعریفیں اللہ ربُّ العالمین کے لیے، عاقبت بخیر اہل تقویٰ کے لیے، جنت توحید پرستوں کے لیے، جہنم ملحدوں کے لیے اور عذاب صرف ظالموں کے لیے ہے۔ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں جو کہ احسن الخالقین ہے۔ درود ہو خدا کی بہترین مخلوق جناب محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی پاکیزہ عترت پر۔

بعد ازایں! اے میرے شیخ، معتمد اور فقیہ ابوالحسن علی بن حسین قمی! (خدا آپ ؒ کو اپنی خوشنودی حاصل کرنے کی توفیق دے اور اپنی رحمت کے سبب آپ کے صلب سے نیک اولاد پیدا کرے!)

میں آپ ؒ کو تقویٰ الٰہی، نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ کیونکہ جو زکوٰۃ نہ دے اس کی نماز بھی قبول نہیں ہوتی۔ نیز میں آپ ؒ کو نصیحت کرتا ہوں کہ لوگوں کی غلطیوں کو معاف کریں، غصے پر قابو رکھیں، رشتہ داروں کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آئیں، بھائیوں اور دوستوں کے ساتھ ہمدردی کریں، تنگی و آسودگی میں ان کے کاموں میں تعاون کریں، جہالت کا سامنا حلم و بردباری سے کریں، دین کی سوجھ بوجھ حاصل کریں، معاملات کی چھان بین کریں، پابندی کے ساتھ قرآن کی تلاوت اور اس میں غور و فکر کریں، اچھے اخلاق و عادات کو اپنائیں اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کریں۔ جیسا کہ ارشاد باری ہے:

لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍۢ بَيْنَ النَّاسِ ﴿النساء: ۱۱۴﴾

"لوگوں کی زیادہ تر سرگوشیوں میں کوئی خیر و خوبی نہیں ہے۔ سوا اس کے کہ کوئی صدقہ دینے، یا نیکی کرنے، یا لوگوں کے درمیان صلح صفائی کرانے کی بات کرے"۔

تمام برے کاموں سے اجتناب کریں۔ اور آپ پر لازم ہے کہ نماز شب کی پابندی کریں۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے بارے میں مولا علی علیہ السلام کو وصیت کرتے ہوئے تین بار فرمایا: اے علیؑ! آپ ؑ پر نماز تہجد کی ادائیگی لازم ہے۔ جو اسے اہمیت نہ

بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

عرضِ مترجم

سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں کہ جس نے اپنی نعمتوں کے سبب بندوں پر اپنی حمد واجب قرار دی۔ اور اُن پر حمد بجالانے کی توفیق دے کر تجدید شکر کا مستحق ٹھہرا۔

تسبیح کے لائق ہے وہ ذات کہ اُس پر کسی کا احسان نہیں جس کے بدلے میں وہ اُسے نعمتیں عطا کرے اور اُن پر شکر الہام کرے۔ بلکہ وہ اپنی رحمت سے نعمتیں عطا کرتا ہے اور پھر اُن پر شکر بجالانے کی توفیق دیتا ہے۔

صاحبِ کتاب کا مختصر کا تعارف

یہ کتابِ منیف شیخ اہل قم، صدوق اوّل آقائے ابوالحسن علی بن حسین بن موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ کی تالیف ہے۔ جو قرن چہارم کے مشہور شیعہ عالم اور فقیہ تھے۔ آپؒ مذہبِ شیعہ میں جلیل القدر مقام رکھنے کے ساتھ ساتھ قم کے اہل سنت افراد کے وہاں بھی مقبول تھے۔ اگرچہ اس زمانے میں قم کے اندر اہل سنت کے علماء کافی تعداد میں موجود تھے۔ لیکن عامۃ الناس کی آپ کے ساتھ وابستگی وعقیدت بہت زیادہ تھی۔ اِس لیے وہ اپنے دینی مسائل کے حل کے لیے آپ کی طرف رجوع کیا کرتے تھے۔

آپ نے امام حسن عسکری علیہ السلام کا زمانہ پایا۔ آپ کے فخر کے لیے یہی بات کافی ہے کہ امام معصومؑ نے آپ کو اپنے خط میں نہایت عمدہ القابات سے مخاطب کیا اور کچھ ضروری باتوں کے بارے میں تلقین فرمائی۔ امامؑ نے اپنے خط میں تحریر فرمایا:

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ ، وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِینَ ، وَ الْعَاقِبَۃُ

دے وہ ہم میں سے نہیں۔

آپ میری اس وصیت پر عمل کریں اور میرے شیعوں کو بھی اس کا حکم دیں تا کہ وہ بھی اس پر عمل کریں۔

آپؒ کے لیے یہ بھی لازم ہے کہ زمانے کی مشکلات کے آگے صبر وثبات کا مظاہرہ کریں اور قائم آل محمدؑ کے ظہور کا انتظار کریں۔ ہمارے شیعہ اُس وقت تک غم و پریشانی کے عالم میں رہیں گے کہ جب تک میرا بیٹا ظہور نہ کرے۔ جس کی بشارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس طرح دی ہے کہ وہ زمین کو عدل وانصاف سے ایسے بھر دے گا جیسے وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی۔

اے شیخؒ! آپ اس عقیدے پر قائم رہیں اور میرے تمام شیعوں کو بھی اس پر ثابت قدم رہنے کا حکم دیں۔ کچھ شک نہیں کہ زمین اللہ کی ہے۔ وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے گا اس کا وارث بنائے گا۔ اور انجام بخیر تو صرف اہل تقوی کا ہوگا۔ آپؒ پر اور ہمارے تمام شیعوں پر سلامتی اور خدا کی رحمتیں و برکتیں ہوں۔ ہمارے لیے خدا کافی ہے اور وہ بہت اچھا مالک ہے۔ وہ کیا ہی خوب مولی وآقا اور کتنا بہترین مدد کرنے والا ہے۔''

شیخ صدوقؒ کے حالات لکھنے والے ایک عالم نے اِس خط کو نقل کرنے کے بعد لکھا ہے:

جب ہم اس خط کو دیکھتے ہیں تو ہمیں آپؒ کی عظمت کے بارے میں مزید کسی دلیل کی ضرورت نہیں رہتی۔ اور نہ ہی ہم آپ کے بارے میں علماء کرام کی آراء کی کوئی ضرورت محسوس کرتے ہیں۔ امامؑ نے جو آپؒ کو شیخ، قابل اعتماد اور فقیہ جیسے القابات سے مخاطب کیا۔ اور آپؒ کے حق میں دعا فرمائی کہ خدا آپؒ کو اپنی رضا حاصل کرنے کی توفیق دے اور آپؒ کی صلب سے نیک اولاد پیدا کرے۔ اس کی وجہ سے آپؒ کو تعریف کرنے والوں کی تعریف اور وصف بیان کرنے والوں کی وصف بیانی کی ضرورت نہیں رہی۔

اس خط میں امامؑ نے شیخ صدوق کے والد بزرگوار کے لیے جو دعا کی وہ بہت قابل توجہ ہے۔ کیونکہ وہ اُس وقت عمر کے اُس حصّے میں تھے کہ جب انسان کو ایسی نیک اولاد کی ضرورت ہوتی ہے کہ جو اس کی زندگی میں بہترین سلوک کرے۔ اس کی وفات کے بعد اس کا ذکر خیر

کرے اور اس کے لیے استغفار کر کے نیک خلف ثابت ہو۔ اور شاید وہ خود بھی اِسی حوالے سے فکر مند تھے۔ جیسے ہر کسی کو تمنا ہوتی ہے۔

انہوں نے ایک خط امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے نائب خاص شیخ ابو القاسم حسین بن روح نو بختیؒ کو بغداد ارسال کیا اور اس میں امامؑ سے حصول اولاد کی درخواست کی۔ اُسے پڑھنے کے بعد میں اس موضوع پر مزید کسی دلیل کی حاجت نہیں سمجھتا۔ جیسا کہ خود شیخ صدوقؒ، شیخ طوسیؒ اور نجاشیؒ وغیرہ نے اُسے نقل کیا ہے۔

شیخ صدوق کی ولادت کی بشارت

شیخ طوسیؒ اپنی کتاب الغیبہ میں امام زمانہؑ سے صادر ہونے والی توقیعات کے باب میں لکھتے ہیں:

ابو عباس احمد بن علی بن نوح نے ابو عبداللہ حسین بن محمد بن سورۃ القمی سے نقل کیا ہے کہ وہ حج کے ارادے سے ہمارے یہاں تشریف لائے۔ وہ بیان کرتے ہیں: مجھ سے بیان کیا علی بن حسن بن یوسف سنار، صراف محمد بن احمد بن محمد المعروف ابن دلال اور اُن کے علاوہ اہل قم کے چند بزرگان نے کہ شیخ صدوقؒ کے والد گرامی جناب علی بن حسین بن بابویہؒ کی زوجیت میں ان کے چچا محمد بن موسیٰ بن بابویہؒ کی بیٹی تھی۔ وہ اس خاتون سے صاحبِ اولاد نہ ہوئے۔ چنانچہ انہوں نے شیخ ابو القاسم حسین بن روحؒ کو خط لکھا کہ امام زمانہؑ سے درخواست کریں کہ آپؑ اُن کے حق میں دعا فرمائیں کہ خدا اُنہیں ایک صاحب علم بیٹا عطا کرے۔

اس کے جواب میں یہ توقیع صادر ہوئی:

انك لا ترزق من هذه و ستملك جارية ديلمية و ترزق منها ولدين فقيهين

"اس خاتون سے تمہاری کوئی اولاد نہیں ہوگی۔ البتہ کچھ عرصہ بعد ایک دیلمی کنیز تمہاری ملکیت میں آئے گی۔ جس سے تجھے دو فقیہ بیٹے نصیب ہوں گے"۔

ابو عبداللہ بن سورۃ کہتے ہیں: ابوالحسن علی بن الحسین کے تین بیٹے تھے۔ ان میں سے

کہا کہ میں ابوالقاسم روحیؒ سے عرض کروں کہ وہ امام زمانہؑ کی خدمت میں یہ درخواست پہنچائیں کہ آپؑ ان کے حق میں دعا فرمائیں کہ خدا انہیں ایک بیٹا عطا کرے۔

قال فسألته فأنهى ذلك فاخبرني بعد ذلك بثلاثة أيّام انه قد دعا لعلي بن الحسين و انه سيولد له ولد مبارك ينفع الله به و بعده أولاده. قال فولد لعلي تلك السنة ابنه محمّد و بعده أولاده)

ابوجعفر کہتے ہیں کہ شیخ کے کہنے پر میں اُن کی گزارش جناب حسین بن روحؒ کی خدمت میں لے گیا۔ اور انہوں نے اسے امام زمانہؑ کی خدمت میں پہنچا دیا۔ اس ملاقات کے تین روز بعد انہوں نے مجھے بتایا کہ امامؑ نے شیخؒ کے حق میں دعا فرمائی ہے۔ عنقریب ان کے وہاں ایک بابرکت بیٹا پیدا ہوگا جس سے خدا انہیں نفع دے گا۔ ان کے بعد بھی خدا انہیں اولاد عطا کرے گا۔ چنانچہ اُس سال ان کے بیٹے محمدؒ (شیخ صدوق) اور ان کے بعد دوسرے بیٹوں کی پیدائش ہوئی۔

صدوق اوّل، علماء کی نظر میں

علماء کی نظر میں صدوق اوّل اپنی وثاقت اور عدالت کی وجہ سے بہت بلند مرتبہ پر فائز تھے۔ علماء آپؒ کے فتاوی کو اخبار میں شمار کرتے ہیں۔

شہیدِ اوّل ذکری الشیعۃ میں لکھتے ہیں:

و قد كان الأصحاب يتمسكون بما يجدونه من شرائع الشيخ أبي الحسن بن بابويه رحمه الله عند إعواز النصوص لحسن ظنهم به، و إنّ فتواه كروايته.

جب ہمارے علماء کو کسی مسئلہ میں نص دستیاب نہ ہو تو وہ شیخ ابوالحسن بابویہ کی کتاب ''شرائع'' میں موجود فتویٰ پر اعتماد کرتے ہیں۔ کیونکہ اُن کا حسن ظن

محمد اور حسین حفظِ حدیث میں بہت ماہر تھے۔ آپ دونوں ایسی چیزیں بھی حفظ کر لیتے تھے کہ جنہیں پورے قم میں کوئی دوسرا حفظ نہ کر سکتا۔ اُن کا ایک بھائی حسن نام کا تھا جو اُن کے درمیان والا تھا۔ وہ عبادت و ریاضت میں مشغول رہتا۔ اس کا لوگوں میں آنا جانا کم تھا مگر وہ فقیہ نہ تھا۔ ایک دفعہ شیخ صدوق اور ان کے بھائی حسین نے لوگوں کے سامنے ایسی چیز بیان کی جسے سن کر وہ حیرت زدہ رہ گئے اور کہنے لگے: ''یہ آپ ہی سے ممکن ہے۔ کیونکہ آپ کے حق میں امام زمانہؑ نے دعا فرمائی ہے''۔

یہ واقعہ اہلِ قم کے یہاں مشہور و معروف ہے۔

نجاشی نے اپنے رجال میں لکھا ہے کہ شیخ صدوق رضوان اللہ علیہ کے والد بزرگوار عراق تشریف لائے۔ اور امام زمانہؑ کے نائب خاص جناب ابوالقاسم حسین بن روحؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر ان سے کچھ مسائل کا حل دریافت کیا۔ (اور واپس چلے گئے۔) اس کے بعد انہوں نے علی بن جعفر بن اسود کے ہاتھ آپؓ کی طرف ایک خط بھیجا جس میں درخواست کی کہ میرا رقعہ امام زمانہؑ کی خدمت میں پہنچا دیں اور ان سے عرض کریں کہ میرے لیے ایک بیٹے کی دعا کریں۔

اس کے جواب میں امامؑ نے ان کی طرف یہ توقیع ارسال کی: ہم نے خدا سے دعا کی ہے اور عن قریب خدا تجھے دو صالح فرزند عطا کرے گا۔ (صفحہ: ۱۸۴)

اس واقعے کو شیخ صدوق علیہ الرحمۃ نے اکمال الدین میں اس طرح نقل کیا ہے:

حدّثنا أبو جعفر محمّد بن علی الأسود قال: سألنی علی بن الحسین بن موسی بن بابویه رحمه الله- بعد موت محمّد بن عثمان العمری رضی الله عنه أن أسأل أبا القاسم الروحی أن یسأل مولانا صاحب الزمان علیه السلام أن یدعو الله تعالی أن یرزقه ولدا ذکرا

ابوجعفر محمد بن اسود نے ہم سے بیان کیا، وہ کہتے ہیں: امام زمانہ عجّل اللہ فرجہ الشریف کے نائبِ خاص جناب محمد بن عثمان عمریؓ کی وفات کے بعد شیخ علی بن حسین بن موسیٰ بن بابویہ (یعنی شیخ صدوقؒ کے والد محترمؒ) نے مجھ سے

ہوتا ہے کہ شیخؒ کے پاس یقیناً کوئی روایت تھی، جب ہی یہ فتوی دیا ہے۔ اور اُن کا فتویٰ ایسے ہے کہ گویا اُنہوں نے روایت نقل کی ہو۔ (ص ۴)

علامہ مجلسیؒ صدوقینؒ کے متعلق لکھتے ہیں:

و لذا ینزل أکثر أصحابنا کلامه و کلام أبیه (رض) منزلة النصّ المنقول و الخبر المأثور. [۱]

"یہی وجہ ہے کہ ہمارے اکثر علماء شیخ صدوق علیہ الرحمۃ اور اُن کے والد بزرگوار کے کلام کو نص منقول اور خبر ماثور کی جگہ تسلیم کرتے ہیں۔

سب سے پہلے شیخ ابو الحسن علی بن بابویہ نے اپنے بیٹے کے لیے لکھے ہوئے رسالہ میں اسانید حذف کر کے ایک موضوع کی روایات کو جمع کرنے کا اُسلوب متعارف کرایا۔ آپ کے بعد تمام علماء و فقہاء نے اِس طریقہ کو پسند کیا ہے۔ اُنہیں جس مسئلے میں نص نہ ملتی تو وہ آپؒ کی ثقاہت، امانت داری اور دینی و علمی مرتبہ کے پیش نظر اِس کتاب میں مذکور مسئلے پر اعتماد کر لیتے ہیں۔ [۲]

اساتیذ و مشائخ

صدوقِ اوّل نے فقہ و حدیث کے بہت سے مشائخ سے استفادہ کیا۔ اور اِس مقصد کی خاطر کئی علاقوں کا سفر کیا۔ آپ کا بہت سا علمی سرمایہ حوادثِ زمانہ کی نذر ہو گیا ہے۔ اِس لیے ہم اُن تمام علماء و محدثین کے نام پیش نہیں کر سکتے کہ جن سے صدوق بزرگؒ نے مختلف علوم و فنون سیکھے۔ اب تک جو آثار باقی ہیں اُن میں آپؒ کے مشائخ کے درج ذیل اَسماء نقل ہوئے ہیں:

۱۔ ابراہیم بن عبدوس ہمدانی۔

۲۔ احمد بن ادریس۔

۳۔ احمد بن علی تفلیسی۔

---

[۱] بحار الانوار: جلد 10 ص 405

[۲] ریاض العلماء ج 4 ص 6؛ المستدرک ج 3 ص 528؛ الروضات ج 4 ص 274

۴۔ حبیب بن حسین کوفی تغلبی۔

۵۔ حسن بن احمد قمی اسکیف۔

۶۔ حسن (حسین) بن احمد مالکی۔

۷۔ حسن بن علی عاقولی (قاقولی)۔

۸۔ حسن بن علی بن حسن (حسین خ،ل) دینوری علوی۔

۹۔ حسن بن محمد بن عبداللہ بن عیسیٰ۔

۱۰۔ حسین بن محمد بن عامر۔

۱۱۔ حسین بن موسیٰ۔

۱۲۔ سعد بن عبداللہ بن ابی خلف اشعری قمی ابوالقاسم المتوفی 301ھ، وبقولے 299۔

۱۳ عبداللہ بن جعفر ابوالعباس حمیری (صاحبِ قرب الاسناد)۔

۱۴۔ عبداللہ بن حسن المؤدب۔

۱۵۔ علی بن ابراہیم بن ہاشم ابوالحسن قمی۔

۱۶ علی بن حسین بن علی الکوفی۔

۱۷۔ علی بن حسین سعد آبادی۔

۱۸۔ علی بن سلیمان رازی۔

۱۹۔ علی بن محمد بن قتیبہ۔

۲۰۔ علی بن موسیٰ بن جعفر بن ابی جعفر الکمیدانی۔

۲۱۔ قاسم بن محمد بن علی بن ابراہیم نہاوندی وکیل ناحیہ۔

۲۲۔ محمد بن ابی عبداللہ۔

۲۳۔ محمد بن ابی القاسم ماجیلویہ۔

۲۴۔ محمد بن احمد اسدی۔

۲۵۔ محمد بن احمد بن علی ابن صلت۔

۲۶۔ محمد بن اسحاق بن خزیمہ نیشاپوری۔

۲۷۔محمد بن حسن صفار المتوفی ۲۹۰ در قم المقدس۔

۲۸۔ابو جعفر محمد بن علی شلمغانی المعروف ابن ابی عزاقر۔

۲۹۔محمد بن معقل القرمیسینی۔

۳۰۔محمد بن یحی عطار۔

۳۱۔محمد بن احمد بن ہشام۔

۳۲۔زید بن محمد بن جعفر المعروف ابن ابی الیاس الکوفی۔

تلامذہ

جن علماء وافاضل نے آپؒ سے احادیث روایت کی ہیں۔اُن میں سے چند شخصیات کے اسماء یہ ہیں:

۱۔احمد بن داؤد۔

۲۔ابو القاسم جعفر بن محمد بن قولویہ قمی۔

۳۔حسین بن حسن بن محمد بن موسیٰ بن بابویہ۔

۴۔حسین بن علی الحسین (آپ کے فرزند ارجمند)۔

۵۔سلامہ بن محمد بن اسماعیل بن عبداللہ بن موسیٰ بن ابی الاکرام ابوالحسن ارزنی (ابوالحسن بن داؤد کے ماموں)۔

۶۔عباس بن عمر بن عباس بن محمد بن عبدالملک بن ابی مروان کلوذانی۔

۷۔شیخ صدوق محمد بن علی حسین (آپ کے فرزند ارجمند)۔

۸۔ہارون بن موسیٰ تلعکبری

وفات اور علمی آثار

آپ کی وفات ۳۲۹ ہجری کو ہوئی۔یہ وہی سال تھا جس میں آسمان سے ستارے ٹوٹے تھے۔آپؒ کو قم المقدسہ میں ہی دفن کیا گیا۔مختلف علوم وفنون پر آپ کی تالیفات دوسو کے قریب ہیں۔مگر افسوس ہے کہ آپ کا بہت سا علمی سرمایہ حوادثِ زمانہ کی نذر ہو گیا ہے۔نجاشیؒ

اور شیخ طوسیؒ نے آپ کی بیس کتابوں کا ذکر کیا ہے۔ جن کے اسماء یہ ہیں:

۱۔ کتاب التوحید۔ ۲۔ کتاب الوضوء۔ ۳۔ کتاب الصلاۃ۔ ۴۔ کتاب الجنائز۔

۵۔ کتاب الامامۃ والتبصرۃ من الحیرۃ۔ (کتاب ہذا)۔ ۶۔ کتاب الاملاء۔

۷۔ کتاب نوادر (منطق)۔ ۸۔ کتاب الاخوان۔ ۹۔ کتاب النساء والولدان۔

۱۰۔ کتاب الشرائع۔ (یہ آپ کا رسالہ ہے جو آپ نے اپنے بیٹے شیخ صدوقؒ کے لیے لکھا تھا)۔

۱۱۔ کتاب تفسیر۔ ۱۲۔ کتاب النکاح۔ ۱۳۔ کتاب مناسک الحج۔

۱۴۔ کتاب قرب الاسناد۔ ۱۵۔ کتاب التسلیم۔ ۱۶۔ کتاب الطب۔

۱۷۔ کتاب المواریث۔ ۱۸۔ کتاب المعراج۔

۱۹۔ کتاب الحج (آپ نے یہ کتاب شروع تو کی۔ مگر سوئے قسمت کہ اِسے پایہ تکمیل تک نہ پہنچا سکے۔)

۲۰۔ رسالۃ الکر والفر۔ (یہ کتاب آپ کے محمد بن مقاتل رازی کے ساتھ مناظرہ پر مشتمل ہے۔ جو آپ نے امیر المومنینؑ کی امامت کے موضوع پر ری میں کیا۔ اِس مناظرہ کے بعد محمد بن مقاتل نے مذہبِ شیعہ قبول کرلیا تھا۔)

آخر پہ ہم دعا گو ہیں کہ خداوند عالم ہماری اِس کاوش کو منظور و مقبول فرمائے۔ اور اِس کتاب کو منظر عام پر لانے میں جس جس کا بھی حصّہ شامل ہے۔ اُسے دنیا و آخرت کی کامیابیاں عطا فرمائے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ وَّ عَجِّلْ فَرَجَ آلِ مُحَمَّدٍ

***

باب ا

وصیت حضرت آدمؑ سے چلی آ رہی ہے

1 سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى وَ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْخَطَّابِ وَ الْهَيْثَمِ بْنِ أَبِي مَسْرُوقٍ النَّهْدِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ السَّرَّادِ، عَنْ مُقَاتِلِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: أَنَا سَيِّدُ النَّبِيِّينَ، وَ وَصِيِّي سَيِّدُ الْوَصِيِّينَ وَ أَوْصِيَاؤُهُ سَادَةُ الْأَوْصِيَاءِ. إِنَّ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَأَلَ اللهَ تَعَالَى أَنْ يَجْعَلَ لَهُ وَصِيّاً صَالِحاً، فَأَوْحَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ: إِنِّي أَكْرَمْتُ الْأَنْبِيَاءَ بِالنُّبُوَّةِ، ثُمَّ اخْتَرْتُ خَلْقِي وَ جَعَلْتُ خِيَارَهُمُ الْأَوْصِيَاءَ. فَقَالَ آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا رَبِّ اجْعَلْ وَصِيِّي خَيْرَ الْأَوْصِيَاءِ. فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِ: يَا آدَمُ، أَوْصِ إِلَى شِيثٍ فَأَوْصَى آدَمُ إِلَى شِيثٍ، وَ هُوَ هِبَةُ اللهِ بْنُ آدَمَ. وَ أَوْصَى شِيثٌ إِلَى ابْنِهِ شَبَانَ، وَ هُوَ ابْنُ نَزْلَةَ الْحَوْرَاءِ الَّتِي أَنْزَلَهَا اللهُ عَلَى آدَمَ مِنَ الْجَنَّةِ، فَزَوَّجَهَا ابْنَهُ شِيثاً. وَ أَوْصَى شَبَانُ إِلَى مخلث. وَ أَوْصَى مخلث إِلَى محوق. وَ أَوْصَى محوق الى عثميشا. وَ أَوْصَى عثميشا إِلَى أُخْنُوخَ، وَ هُوَ إِدْرِيسُ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ. وَ أَوْصَى إِدْرِيسُ إِلَى نَاحُورَ. وَ دَفَعَهَا نَاحُورُ إِلَى نُوحٍ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ. وَ أَوْصَى نُوحٌ إِلَى سَامٍ. وَ أَوْصَى سَامٌ إِلَى عَثَامِرَ. وَ أَوْصَى عَثَامِرُ إِلَى برعثباشا. وَ أَوْصَى برعثباشا إِلَى يَافِثَ. وَ أَوْصَى يَافِثُ إِلَى بَرَّةَ. وَ أَوْصَى بَرَّةُ إِلَى حفسه. وَ أَوْصَى حفسه إِلَى عِمْرَانَ. وَ دَفَعَهَا عِمْرَانُ إِلَى إِبْرَاهِيمَ الْخَلِيلِ عَلَيْهِ السَّلَامُ. وَ أَوْصَى

اِبْرَاهِيمُ اِلَى اِبْنِهِ اِسْمَاعِيلَ. وَ اَوْصَى اِسْمَاعِيلُ اِلَى اِسْحَاقَ. وَ اَوْصَى اِسْحَاقُ اِلَى يَعْقُوبَ. وَ اَوْصَى يَعْقُوبُ اِلَى يُوسُفَ. وَ اَوْصَى يُوسُفُ اِلَى بِثْرِيَا. وَ اَوْصَى بِثْرِيَا اِلَى شُعَيْبٍ. وَ دَفَعَهَا شُعَيْبُ اِلَى مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ. وَ اَوْصَى مُوسَى اِلَى يُوشَعَ بْنِ النُّونِ. وَ اَوْصَى يُوشَعُ اِلَى دَاوُدَ النَّبِيِّ. وَ اَوْصَى دَاوُدُ اِلَى سُلَيْمَانَ. وَ اَوْصَى سُلَيْمَانُ اِلَى آصَفَ بْنِ بَرْخِيَا. وَ اَوْصَى آصَفُ اِلَى زَكَرِيَّا. وَ دَفَعَهَا زَكَرِيَّا اِلَى عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ. وَ اَوْصَى عِيسَى اِلَى شَمْعُونَ بْنِ حَمُّونَ الصَّفَا. وَ اَوْصَى شَمْعُونُ اِلَى يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا. وَ اَوْصَى يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا اِلَى مُنْذِرٍ. وَ اَوْصَى مُنْذِرٌ اِلَى سُلَيْمَةَ. وَ اَوْصَى سُلَيْمَةُ اِلَى بُرْدَةَ. ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: وَ دَفَعَهَا اِلَيَّ بُرْدَةُ. وَ اَنَا اَدْفَعُهَا اِلَيْكَ يَا عَلِيُّ. وَ اَنْتَ تَدْفَعُهَا اِلَى وَصِيِّكَ، وَ يَدْفَعُهَا وَصِيُّكَ اِلَى اَوْصِيَائِكَ مِنْ وُلْدِكَ وَاحِداً بَعْدَ وَاحِدٍ، حَتَّى تُدْفَعَ اِلَى خَيْرِ اَهْلِ الْاَرْضِ بَعْدَكَ. وَلَتَكْفُرَنَّ بِكَ الْاُمَّةُ، وَ لَتَخْتَلِفَنَّ عَلَيْكَ اِخْتِلَافاً كَثِيراً شَدِيداً. اَلثَّابِتُ عَلَيْكَ كَالْمُقِيمِ مَعِي، وَ الشَّاذُّ عَنْكَ فِي النَّارِ وَ النَّارُ مَثْوَى الْكَافِرِينَ.

(۱) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نبیوںؑ کا سردار ہوں، میرا وصی اَوصیاء کا سردار ہے اور اُس کے اَوصیاء باقی اَوصیاء کے سردار ہیں۔

حضرت آدم علیہ السلام نے خدا سے دعا کی کہ اُن کے لیے کوئی صالح وصی مقرر فرمائے تو اللہ تعالیٰ نے اُن کی طرف وحی کی: میں نے اَنبیاءؑ کو نبوت عطا کی، پھر اپنی مخلوق کا انتخاب کیا اور اُن میں سب سے افضل افراد کو وصی بنایا۔ یہ سن کر حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کی: خدایا! میرے وصی کو تمام اَوصیاءؑ سے افضل بنا۔

تو خدا نے اُن کی طرف وحی کی: اے آدمؑ! حضرت شیثؑ کو اپنا وصی بناؤ۔ چنانچہ حضرت آدمؑ نے جناب شیث علیہ السلام کو اپنا وصی بنایا۔ جن کا نام ہبۃ اللہ بن آدمؑ تھا۔

اُنہوں نے اپنے فرزند حضرت شبان علیہ السلام کو اپنا وصی مقرر کیا۔ وہ نزلہ نامی حور کے بیٹے

تھے۔ جسے خدا نے حضرت آدم علیہ السلام کے لیے جنت سے نازل کیا۔ تو اُنہوں نے اُس کا نکاح اپنے بیٹے حضرت شیث علیہ السلام کے ساتھ کر دیا۔ حضرت شبان علیہ السلام نے جناب مخلث (۱) علیہ السلام کو اپنا وصی بنایا۔ اُنہوں نے حضرت محوق علیہ السلام کو اپنا وصی مقرر کیا۔ اُنہوں نے حضرت عثمیشا (۲) علیہ السلام کو اپنا وصی بنایا۔

اُنہوں نے حضرت اُخنوخ علیہ السلام کو اپنا وصی بنایا۔ اور وہ حضرت ادریس علیہ السلام ہیں۔ حضرت ادریسؑ نے جنابِ ناحور علیہ السلام کو اپنا وصی بنایا۔ حضرت ناحور (۳) علیہ السلام نے یہ اَمانت وِصایت حضرت نوح علیہ السلام کے سپرد کی۔ حضرت نوح علیہ السلام جناب سام علیہ السلام کو اپنا وصی بنایا۔

حضرت سام علیہ السلام نے حضرت عثامر علیہ السلام کو اپنا وصی بنایا۔ اُنہوں نے حضرت برعثباشا (۴) علیہ السلام کو اپنا وصی مقرر کیا۔ حضرت برعثباشا علیہ السلام نے حضرت یافث علیہ السلام کو اپنا وصی بنایا۔ حضرت یافث علیہ السلام نے حضرت برہ علیہ السلام کو، اُنہوں نے حضرت حفسہ (۵) علیہ السلام کو اور اُنہوں نے حضرت عمران علیہ السلام کو اپنا وصی بنایا۔ پھر اُنہوں نے یہ وصایت حضرت ابراہیم خلیل خدا علیہ السلام کے حوالہ کی۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو اپنا وصی بنایا۔

حضرت اسماعیل علیہ السلام نے حضرت اسحاق علیہ السلام کو، اُنہوں نے حضرت یعقوب علیہ السلام کو، اُنہوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو اور اُنہوں نے حضرت بثریا (۶) علیہ السلام کو اپنا وصی مقرر کیا۔

حضرت بثریا علیہ السلام نے حضرت شعیب علیہ السلام کو اپنا وصی مقرر کیا۔ پھر اُنہوں نے حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام کو وصی بنایا۔ حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام نے جناب یوشع بن نون علیہ السلام کو

---

(۱) اکمال الدین میں اِن کا نام مجلث، جبکہ بحار میں محلث آیا ہے۔

(۲) دوسرے نسخہ میں دو مقام پر اِن کا نام عتمیشا اور اکمال الدین میں غثمیشا لکھا ہے۔

(۳) اکمال میں اِن کا نام ناخور ہے۔

(۴) بحار اور اکمال میں اِن کا نام عیثا شامر قوم ہے۔

(۵) اکمال اور بحار میں اُن کا نام جفیسہ آیا ہے۔

(۶) اکمال میں اُن کا نام ''بَرْ یاءْ'' آیا ہے۔

اپنا وصی بنایا۔ اُنہوں نے حضرت داؤد نبی علیہ السلام کو اپنا وصی بنایا۔ اور پھر اُنہوں نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو اپنا وصی مقرر کیا۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے جناب آصف بن برخیا علیہ السلام کو اور اُنہوں حضرت زکریا علیہ السلام کو وصی بنایا۔ حضرت زکریا علیہ السلام نے یہ وصایت حضرت عیسی بن مریم علیہ السلام کے سپرد کی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جناب شمعون بن حمون الصفا علیہ السلام کو اپنا وصی بنایا۔ اُنہوں نے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کو اپنا وصی بنایا۔

حضرت یحییٰ علیہ السلام نے حضرت منذر علیہ السلام کو اپنا وصی مقرر فرمایا۔ اُنہوں نے حضرت سلیمہ علیہ السلام کو اور اُنہوں نے حضرت بردہ علیہ السلام کو اپنا وصی بنایا۔

پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے حوالے یہ وصیت حضرت بردہ علیہ السلام نے کی۔ اور اے علیؑ! میں اب یہ وصیت آپؑ کے سپرد کرتا ہوں۔ آپؑ اِسے اپنے وصیؑ کو دیجیے گا۔ وہ اِسے اپنے اوصیاءؑ کے حوالے کریں گے جو یکے بعد دیگرے آئیں گے۔ حتی کہ یہ اَمر اُس ہستیؑ کے پاس پہنچ جائے گا کہ جو آپؑ کے بعد تمام اہل زمین سے افضل ہوگا۔

یا علیؑ! میری اُمت آپؑ سے کفر اختیار کرے گی اور آپؑ کے ساتھ شدید اختلاف کرے گی۔ جو آپؑ کی ولایت پر قائم رہے گا وہ ایسے ہے کہ گویا میرے ساتھ کھڑا ہو۔ اور جو آپؑ کو چھوڑ دے گا وہ سیدھا جہنم میں جائے گا۔ اور جہنم تو کافروں کا ہی ٹھکانہ ہے۔ [1]

***

[1] اِس روایت کو شیخ صدوق علیہ الرحمۃ نے من لایحضرہ الفقیہ جلد ۴ ص ۱۷۴، امالی ص ۳۲۸ اور اکمال الدین جلد ۱ ص ۲۱۱ پر نقل کیا ہے۔ اِسی طرح شیخ طوسی نے امالی جلد ۲ ص ۵۷ پر، طبری نے بشارۃ المصطفےٰ ص ۹۹، ۱۰۰ پر، علامہ مجلسی نے بحار الانوار جلد ۲۳ ص ۵۷ پر اور محدث حر عاملی نے اثبات الہداۃ جلد ۲ ص ۳۰۶ پر نقل کیا ہے۔

باب ۲

زمین حجتِ خداؑ کے وجود سے خالی نہیں رہ سکتی

2 مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ زَيْدٍ الشَّحَّامِ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْعُلَا ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ ، قَالَ: قَالَ الْبَاقِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَا خَلَتِ الدُّنْيَا - مُنْذُ خَلَقَ اللهُ السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضَ - مِنْ إِمَامٍ عَدْلٍ إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ حُجَّةً لِلَّهِ فِيهَا عَلَى خَلْقِهِ.

۲۔ حضرت ابوحمزہ ثمالیؒ سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: خدا نے جب سے آسمانوں اور زمین کو خلق کیا ہے دنیا امامِ عادل کے وجود سے خالی نہیں رہی۔ یہ سلسلہ تا قیامت یونہی چلے گا تا کہ مخلوق پر خدا کی طرف سے حجت قائم ہو۔ [1]

3 سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ نُعْمَانَ الرَّازِيِّ، قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَ بَشِيرٌ الدَّهَّانُ، عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَالَ: لَمَّا انْقَضَتْ نُبُوَّةُ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ انْقَطَعَ أَجَلُهُ، أَوْحَى اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَيْهِ أَنْ يَا آدَمُ ، قَدِ انْقَضَتْ نُبُوَّتُكَ، وَ انْقَطَعَ أَجَلُكَ، فَانْظُرْ إِلَى مَا عِنْدَكَ مِنَ الْعِلْمِ وَ الْإِيمَانِ وَ مِيرَاثِ النُّبُوَّةِ وَ أَثَرَةِ الْعِلْمِ وَ الِاسْمِ الْأَعْظَمِ، فَاجْعَلْهُ فِي الْعَقِبِ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ، عِنْدَ هِبَةِ اللهِ، فَإِنِّي لَنْ أَدَعَ الْأَرْضَ بِغَيْرِ عَالِمٍ يُعْرَفُ بِهِ طَاعَتِي وَ دِينِي، وَ يَكُونُ نَجَاةً لِمَنْ أَطَاعَهُ.

---

[1] اس فقرے کا ترجمہ یوں بھی ممکن ہے: "یہ سلسلہ قیامت تک یونہی چلے گا۔ اور وہ امام مخلوق پر خدا کی حجت ہوتا ہے"۔

۳۔نعمان رازی سے روایت ہے۔وہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور بشیر دھان امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں موجود تھے۔آپؑ نے فرمایا:
جب حضرت آدم علیہ السلام کی نبوت کا عرصہ مکمل ہوا اور اُن کی زندگی ختم ہونے کو آئی تو خدا نے اُن کی طرف یہ وحی کی: ''اے آدمؑ! تمہاری نبوت کا عرصہ تمام ہوا اور تمہاری زندگی اپنے اختتام کو پہنچ گئی ہے۔لہٰذا دیکھو جو تمہارے پاس علم، ایمان، میراث نبوت، آثارِ علم اور اِسمِ اعظم ہے۔وہ اپنے بیٹے جناب ہبۃ اللہ علیہ السلام کے سپرد کردو۔کیونکہ میں زمین کو ایسے عالم کے وجود سے خالی نہیں رکھ سکتا کہ جس کے ذریعہ میری اطاعت ہو، دین کی پہچان کی جائے اور وہ اپنے اطاعت گزاروں کے لیے ذریعۂ نجات ہو۔'' [1]

4 وَ عَنْهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي الثِّقَةُ مِنْ أَصْحَابِنَا: أَنَّهُ سَمِعَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، يَقُولُ: اللّٰهُمَّ، لَا تُخْلِ الْأَرْضَ مِنْ حُجَّةٍ لَكَ عَلَى خَلْقِكَ، ظَاهِرٍ أَوْ خَافٍ مَغْمُورٍ، لِئَلَّا تَبْطُلَ حُجَجُكَ وَ بَيِّنَاتُكَ..

۴۔ابو اسحاق ہمدانی سے روایت ہے۔وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے ہمارے ایک ثقہ راوی نے بیان کیا کہ اُس نے مولا امیر المومنین علیہ السلام کو اس طرح دعا کرتے ہوئے سنا:
''اے اللہ! زمین کو اپنی مخلوق پر حجت کے وجود سے خالی نہ رکھنا۔خواہ ظاہر ہو یا مخفی و پوشیدہ۔تاکہ تیری حجت اور بینات باطل نہ ٹھہریں''۔

5 مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْخَطَّابِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ يَعْقُوبَ السَّرَّاجِ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: تَبْقَى الْأَرْضُ بِلَا عَالِمٍ حَيٍّ ظَاهِرٍ يَفْزَعُ إِلَيْهِ النَّاسُ فِي حَلَالِهِمْ وَ حَرَامِهِمْ؟ فَقَالَ لِي: إِذًا، لَا يُعْبَدُ اللهُ، يَا أَبَا يُوسُفَ.

۵۔یعقوب سراج سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے

---

[1] اس روایت کو شیخ صدوقؒ نے اپنے والد کی سند سے علل الشرائع ص ۱۹۵ پہ نقل کیا ہے۔

پوچھا کہ کیا زمین ایسے عالم کے وجود سے خالی رہ سکتی ہے کہ جو زندہ اور ظاہر ہو۔ تا کہ لوگ حلال وحرام کے مسائل میں اُس کی طرف رجوع کریں؟ تو امامؑ نے مجھ سے فرمایا: اے ابو یوسفؓ! اگر ایسا ہوا تو پھر خدا کی عبادت نہیں ہوگی۔

6 وَ عَنْهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلاَءِ: عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: قَالَ: قُلْتُ لَهُ: تَبْقَى الْأَرْضُ - يَوْماً - بِغَيْرِ إِمَامٍ؟ فَقَالَ: لَا.

۶۔ حسین بن ابی العلاء سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ کیا زمین ایک دن امامؑ کے وجود سے خالی رہ سکتی ہے؟ تو امام صادقؑ نے جواب دیا: نہیں۔

7 وَ عَنْهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ بَعْضِ الثِّقَاتِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ زِيَادٍ: عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: الْأَرْضُ لَا تَكُونُ إِلَّا وَ فِيهَا عَالِمٌ يُصْلِحُهُمْ، وَ لَا يُصْلِحُ النَّاسَ إِلَّا ذٰلِكَ.

۷۔ حسن بن زیاد نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ زمین ایسے عالم کے وجود کے بغیر باقی نہیں رہ سکتی کہ جو لوگوں کے اُمور کی اصلاح کرے۔ اور خود لوگوں کے حق میں بھی یہی بہتر ہے۔

8 سَعْدٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ زِيَادٍ: عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: لَا يَصْلُحُ النَّاسُ إِلَّا بِإِمَامٍ، وَ لَا تَصْلُحُ الْأَرْضُ إِلَّا بِذٰلِكَ.

۸۔ اِسی راوی نے آپؑ سے نقل کیا ہے کہ لوگ امام کے ذریعہ ہی امان کے ساتھ رہ سکتے ہیں۔ اور زمین بھی امام کے وجود کی برکت سے ہی سلامت رہ سکتی ہے۔

9 سَعْدٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي عُمَارَةَ بْنِ الطَّيَّارِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، يَقُولُ: لَوْ لَمْ يَبْقَ فِي الْأَرْضِ إِلَّا اثْنَانِ، لَكَانَ أَحَدُهُمَا الْحُجَّةَ.

۹۔ ابو عمارہ بن طیار سے روایت نقل ہوئی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی زبان مبارک سے سنا، آپؑ نے ارشاد فرمایا: اگر زمین پر صرف دو افراد ہی باقی رہ جائیں تو اُن میں سے ایک حجت ہوگا۔

10 وَ عَنْهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ: عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: وَ اللهِ، مَا تَرَكَ اللهُ الْأَرْضَ مُنْذُ قَبَضَ اللهُ آدَمَ، إِلَّا وَ فِيهَا إِمَامٌ يُهْتَدَى بِهِ إِلَى اللهِ، وَ هُوَ حُجَّةُ اللهِ عَلَى عِبَادِهِ، وَ لَا تَبْقَى الْأَرْضُ بِغَيْرِ إِمَامٍ، حُجَّةً لِلّٰهِ عَلَى عِبَادِهِ.

۱۰۔ حضرت ابوحمزہ ثمالیؒ سے مروی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! جب سے خدا نے حضرت آدم علیہ السلام کی روح قبض کی۔ اُس وقت سے خدا نے زمین کو ایسے امام کے وجود سے خالی نہیں رکھا کہ جس کے ذریعہ لوگوں کو اپنی طرف ہدایت دے۔ وہ امام خدا کی طرف سے بندوں پر حجت ہوتا ہے۔ زمین ایسے امام کے وجود کے بغیر باقی نہیں رہ سکتی جو بندوں پر خدا کی حجت ہو۔

11 سَعْدٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ وَ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى وَ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ وَ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ، كُلِّهِمْ: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْكَانَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ: عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: إِنَّ اللهَ لَمْ يَدَعِ الْأَرْضَ إِلَّا وَ فِيهَا عَالِمٌ يَعْلَمُ الزِّيَادَةَ وَ النُّقْصَانَ فَإِذَا زَادَ الْمُؤْمِنُونَ رَدَّهُمْ، وَ إِنْ نَقَصُوا أَكْمَلَهُ لَهُمْ، فَقَالَ: خُذُوهُ كَامِلاً، وَ لَوْ لَا ذٰلِكَ لَالْتَبَسَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَمْرُهُمْ، وَ لَمْ يُفَرَّقْ بَيْنَ الْحَقِّ وَ الْبَاطِلِ.

۱۱۔ حضرت ابوبصیرؒ نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: بے شک خدا نے زمین کو ایسے عالم کے وجود کے بغیر کبھی نہیں چھوڑا کہ جو کمی و زیادتی کا علم رکھتا ہو۔ تاکہ جب مومنین کسی چیز کا اضافہ کریں تو وہ اُنہیں اضافہ سے روکے۔ اور اگر وہ کسی چیز میں کمی کرنے لگیں تو وہ اُسے اُن کے لیے کامل کردے۔

پھر امامؑ نے فرمایا: تم لوگ اِس حدیث کو پورا پورا لو۔ اگر ایسا نہ ہوتو مومنین پر اُن کا معاملہ مشتبہ رہ جائے اور حق و باطل کے درمیان فرق ممکن نہ ہو۔

12 وَ عَنْهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: تَبْقَى الْأَرْضُ بِغَيْرِ إِمَامٍ؟ قَالَ: لَوْ بَقِيَتِ الْأَرْضُ بِغَيْرِ إِمَامٍ، لَسَاخَتْ.

۱۲۔ حضرت ابوحمزہ ثمالیؒ سے مروی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ کیا زمین امام کے بغیر باقی رہ سکتی ہے؟ تو آپؑ نے جواب دیا: اگر زمین امام کے بغیر ہوتو نیچے دھنس جائے۔

13 أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْخَشَّابِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ كَرَّامٍ، قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَوْ كَانَ النَّاسُ رَجُلَيْنِ، لَكَانَ أَحَدُهُمَا الْإِمَامَ. وَ قَالَ: إِنَّ آخِرَ مَنْ يَمُوتُ الْإِمَامُ، لِئَلَّا يَحْتَجَّ أَحَدٌ عَلَى اللهِ أَنَّهُ تَرَكَهُ بِغَيْرِ حُجَّةٍ.

۱۳۔ کرام سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: اگر (پوری دنیا میں) صرف دو ہی مرد ہوں تو اُن میں سے ایک امام ہوگا۔

نیز فرمایا: سب سے آخر میں امام کی موت واقع ہوگی۔ تاکہ کوئی شخص خدا کی بارگاہ میں یہ عذر نہ کر سکے کہ خدا نے اُسے حجت کے بغیر چھوڑ دیا تھا۔

14 الْحِمْيَرِيُّ، عَنِ السِّنْدِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ: عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: لَا تَبْقَى الْأَرْضُ بِغَيْرِ إِمَامٍ ظَاهِرٍ أَوْ بَاطِنٍ

۱۴۔ جناب محمد بن مسلمؒ نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ زمین امام کے وجود سے خالی نہیں رہ سکتی۔ چاہے وہ ظاہر ہو یا باطن (غیبت میں)۔ [1]

15 وَ عَنْهُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَفْصٍ، عَنْ عَيْثَمِ بْنِ

---

[1] علل الشرائع: 197، بصائر الدرجات: 486

اَسلَمَ ، عَنْ ذَرِیحِ الْمُحَارِبِیِّ : عَنْ اَبِی عَبدِ اللہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ: قَالَ: سَمِعتُہُ یَقُولُ: وَ اللہِ، مَا تَرَکَ اللہُ الْاَرْضَ ۔ مُنذُ قَبَضَ آدَمَ ۔ اِلَّا وَ فِیْھَا اِمَامٌ یُھْتَدَی بِہٖ اِلَی اللہِ، وَ ھُوَ حُجَّۃُ اللہِ عَلَی الْعِبَادِ، مَنْ تَرَکَہُ ھَلَکَ وَمَنْ لَزِمَہُ نَجَا، حَقًّا عَلَی اللہِ تَعَالَی.

۱۵۔ ذریح المحاربی سے روایت نقل ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام صادق علیہ السلام کی زبان مبارک سے سنا، آپؑ فرما رہے تھے: اللہ کی قسم! جب سے حضرت آدم علیہ السلام کی وفات ہوئی خدا نے زمین کو ایسے امام کے وجود سے خالی نہیں چھوڑا کہ جس کے ذریعہ خدا کی جانب سے ہدایت ہو۔ وہ امام بندوں پر خدا کی حجت ہوتا ہے۔ جو شخص اُسے چھوڑ دے وہ ہلاک ہو جاتا ہے اور جو اُس کا دامن تھام لے وہ نجات پا جاتا ہے۔ اور یہ (یعنی ایسے امام کا زمین پر وجود باقی رکھنا) خدا پر (مخلوق کا) حق ہے۔ [1]

16 سَعْدٌ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُوسَی الْخَشَّابِ ، عَنْ عَبدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِی نَجْرَانَ، عَنْ عَبدِ الْکَرِیمِ، وَ غَیْرِہٖ: عَنْ اَبِی عَبدِ اللہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ: اِنَّ جَبْرَئِیلَ عَلَیْہِ السَّلَامُ نَزَلَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ یُخْبِرُ عَنْ رَبِّہٖ، فَقَالَ لَہُ: یَا مُحَمَّدُ، اِنِّی لَمْ اَتْرُکِ الْاَرْضَ اِلَّا وَ فِیْھَا عَالِمٌ یَعْرِفُ طَاعَتِی وَ ھُدَایَ، وَ یَکُونُ نَجَاۃً فِیمَا بَیْنَ قَبْضِ النَّبِیِّ اِلَی خُرُوجِ النَّبِیِّ الْآخَرِ، وَلَمْ اَکُنْ اَتْرُکُ اِبْلِیسَ یُضِلُّ النَّاسَ وَلَیْسَ فِی الْاَرْضِ حُجَّۃٌ لِی، وَدَاعٍ اِلَیَّ، وَ ھَادٍ اِلَی سَبِیلِی، وَ عَارِفٌ بِاَمْرِی، وَاِنِّی قَدْ قَیَّضْتُ لِکُلِّ قَوْمٍ ھَادِیًا اَھْدِی بِہِ السُّعَدَاءَ وَیَکُونُ حُجَّۃً عَلَی الْاَشْقِیَاءِ.

۱۶۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ جبرائیل امینؑ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں نازل ہوئے اور آپؐ کو آپ کے رب کی طرف سے یہ پیغام پہنچایا:

اے محمدؐ! میں نے زمین کو کبھی ایسے عالم کے وجود سے خالی نہیں چھوڑا کہ جس کے ذریعہ میری اطاعت اور ہدایت کی معرفت ہو۔ اور وہ ایک نبیؑ کی روح قبض ہونے اور دوسرے نبی

---

[1] علل الشرائع ص 197، اکمال الدین واتمام النعمۃ جلد 1 ص 230

کے ظاہر ہونے کے درمیانی عرصہ میں سبب نجات ہو۔ یہ بات میرے شایان شان نہیں کہ میں ابلیس کو چھوڑ دوں اور وہ لوگوں کو گمراہ کرتا رہے۔ مگر زمین میری حجت، میری طرف بلانے والے، میرے راستے کی ہدایت کرنے والے اور میرے اَمر کی معرفت رکھنے والے سے خالی ہو۔ بلاشبہ میں نے ہر قوم اور طبقے کے لیے ایک ہادی مقرر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس کے ذریعہ میں اہل سعادت کو ہدایت دوں اور اشقیاء پر حجت تمام کروں۔ [1]

***

[1] علل الشرائع ص196

باب ۳

امامت ایک الٰہی منصب ہے

17 سَعْدٌ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مَعْرُوفٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ، قَالَ: سَأَلَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَمَّارٍ أَبَا الْحَسَنِ الْأَوَّلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَالَ لَهُ: فَرَضَ اللهُ عَلَى الْإِمَامِ أَنْ يُوصِيَ - قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ مِنَ الدُّنْيَا - وَ يَعْهَدَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ. فَقَالَ: فَرِيضَةٌ مِنَ اللهِ؟ قَالَ: نَعَمْ.

۱۷۔ حسن بن علی بن فضال سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ اسماعیل بن عمار نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا: کیا خدا نے امامؑ پر فرض کیا ہے کہ وہ دنیا سے جانے سے پہلے کسی کو اپنا وصی مقرر کرے اور عہدۂ امامت اُس کے سپرد کرے؟

امامؑ نے فرمایا: جی ہاں۔

اُس نے کہا: کیا یہ (تقرر) خدا کی طرف سے فرض ہے؟

امامؑ نے فرمایا: جی بالکل۔

18 وَ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى وَ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْخَطَّابِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ وَ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْأَشْعَثِ: عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ - وَ نَحْنُ فِي الْبَيْتِ مَعَهُ نَحْوٌ مِنْ عِشْرِينَ إِنْسَاناً: لَعَلَّكُمْ تَرَوْنَ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ إِلَى رَجُلٍ مِنَّا يَضَعُهُ حَيْثُ يَشَاءُ؟! لَا، وَاللهِ، إِنَّهُ لَعَهْدٌ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ مُسَمًّى رَجُلٌ فَرَجُلٌ، حَتَّى يَنْتَهِيَ الْأَمْرُ إِلَى صَاحِبِهِ.

۱۸۔ عمرو بن اَشعث سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم امام جعفر صادق علیہ السلام کے بیتِ اَقدس میں بیس افراد موجود تھے۔ میں نے سنا کہ امامؑ نے فرمایا:

کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ یہ اَمر ہم (آئمہؑ) میں سے کسی امامؑ کے اختیار میں ہے کہ وہ اِسے جہاں چاہے رکھے؟!

نہیں، خدا کی قسم! یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے وصیت ہے اور اِس میں (با قاعدہ) یکے بعد دیگرے آنے والے ہر فرد کا نام لکھا ہے۔ یہاں تک یہ سلسلہ صاحب الامر عجل اللہ فرجہ الشریف تک پہنچ جائے۔ [۱]

19 وَ عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ مَالِكٍ: عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ: إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا. فَقَالَ: الْإِمَامُ يُؤَدِّي إِلَى الْإِمَامِ. ثُمَّ قَالَ: يَا يَحْيَى إِنَّهُ، وَ اللهِ، لَيْسَ مِنْهُ، إِنَّمَا هُوَ أَمْرٌ مِنَ اللهِ.

۱۹۔ یحییٰ بن مالک سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے اِس فرمانِ خدا: إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا کے متعلق سوال کیا۔

تو امامؑ نے فرمایا: یعنی امام (امامت کا منصب اپنے بعد والے) امام کے حوالہ کرے۔

پھر فرمایا: اے یحیٰ! اللہ کی قسم! یہ (بعد والے امام کا تقرر سابقہ) امام کی طرف سے نہیں ہوتا، بلکہ خدا کے اَمر سے ہوتا ہے۔ [۲]

20 عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ الْهَاشِمِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ قَيْسٍ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَمَاعَةَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سَمَاعَةَ: عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: نَزَلَ جَبْرَئِيلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ بِصَحِيفَةٍ مِنَ السَّمَاءِ، لَمْ يُنْزِلِ اللهُ كِتَاباً مِثْلَهَا قَطُّ قَبْلَهُ

---

[۱] اکمال الدین، جلد ا ص ۲۲۲

[۲] بصائر الدرجات، ص 476

وَلَا بَعْدَهُ، فِيهِ خَوَاتِيمُ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ لَهُ: يَا مُحَمَّدُ، هَذِهِ وَصِيَّتُكَ إِلَى النَّجِيبِ مِنْ أَهْلِكَ، قَالَ لَهُ: يَا جَبْرَئِيلُ، مَنِ النَّجِيبُ مِنْ أَهْلِي؟ قَالَ: عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ، مُرْهُ إِذَا تُوُفِّيتَ: أَنْ يَفُكَّ خَاتَماً ثُمَّ يَعْمَلَ بِمَا فِيهِ. فَلَمَّا قُبِضَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَكَّ عَلِيٌّ خَاتَماً ثُمَّ عَمِلَ بِمَا فِيهِ مَا تَعَدَّاهُ ثُمَّ دَفَعَهَا إِلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَفَكَّ خَاتَماً وَ عَمِلَ بِمَا فِيهِ مَا تَعَدَّاهُ ثُمَّ دَفَعَهَا إِلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَفَكَّ خَاتَماً، فَوَجَدَ فِيهِ: أُخْرُجْ بِقَوْمٍ إِلَى الشَّهَادَةِ لَهُمْ مَعَكَ، وَ اشْرِ نَفْسَكَ لِلَّهِ، فَعَمِلَ بِمَا فِيهَا مَا تَعَدَّاهُ ثُمَّ دَفَعَهَا إِلَى رَجُلٍ بَعْدَهُ، فَفَكَّ خَاتَماً، فَوَجَدَ فِيهِ: أَطْرِقْ، وَ اُصْمُتْ وَ الْزَمْ مَنْزِلَكَ، وَ اُعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّى يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ ثُمَّ دَفَعَهَا إِلَى رَجُلٍ بَعْدَهُ، فَفَكَّ خَاتَماً، فَوَجَدَ فِيهِ: أَنْ حَدِّثِ النَّاسَ وَ أَفْتِهِمْ، وَ انْشُرْ عِلْمَ آبَائِكَ، فَفَعَلَ بِمَا فِيهِ مَا تَعَدَّاهُ. ثُمَّ دَفَعَهَا إِلَى رَجُلٍ بَعْدَهُ، فَفَكَّ خَاتَماً، فَوَجَدَ فِيهِ: أَنْ حَدِّثِ النَّاسَ وَ أَفْتِهِمْ، وَ صَدِّقْ آبَاكَ وَ لَا تَخَافَنَّ أَحَداً إِلَّا اللَّهَ، فَإِنَّكَ فِي حِرْزٍ مِنَ اللَّهِ وَ ضَمَانٍ. وَ هُوَ يَدْفَعُهَا إِلَى رَجُلٍ مِنْ بَعْدِهِ. وَ يَدْفَعُهَا مَنْ بَعْدَهُ إِلَى مَنْ بَعْدَهُ، إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

۲۰۔ جعفر بن سماعہ سے روایت ہے، اُنہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ جبرائیل امینؑ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک صحیفہ لے کر اُترے۔ اُس جیسی تحریر نہ کبھی پہلے آئی اور نہ بعد میں آئے گی۔ اُس میں سونے کی مہریں تھیں۔ جبرائیل نے وہ صحیفہ لا کر کہا:

یا رسولؐ اللہ! یہ آپؐ کی وصیت ہے جو آپؐ نے اپنے اہل بیتؑ کے نجیب وممتاز فرد کے سپرد کرنی ہے۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے اہل بیتؑ میں نجیب وممتاز ترین شخصیت کون ہے؟

تو حضرت جبرائیلؑ نے بتایا: جناب امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ۔ جب آپؐ دنیا سے رخصت ہونے لگیں تو اُنہیں فرمایئے گا کہ وہ ایک مہر کھول کر (اپنے متعلق لکھے ہوئے

ہدایت نامے پر) عمل کریں۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دارِ فانی سے پردہ کیا۔ تو مولا امیر المومنین علیہ السلام نے اپنے متعلق صحیفے کی مہر کھولی۔ اُس کے مطابق عمل کیا اور اُس سے ذرا تجاوز نہیں کیا۔ پھر اُنہوں نے وہ آسمانی صحیفہ امام حسن علیہ السلام کے حوالہ کیا۔ آپؑ نے اُس کی ایک مہر کھول کر اُس کے مطابق عمل کیا اور اُس سے ذرا تجاوز نہیں کیا۔ پھر اُنہوں نے وہ صحیفہ امام حسین علیہ السلام کے حوالہ کیا۔

جب آپؑ نے اپنے سے متعلق صحیفے کی مہر کھولی تو اُس میں لکھا تھا:

''ایک جماعت کو اپنے ہمراہ لے کر شہادت کے لیے نکلیں اور اپنی جان خدا کے آگے بیچ دیں''۔

تو آپؑ نے اُس فرمان کے مطابق عمل کیا اور اُس سے ذرا تجاوز نہیں کیا۔

پھر آپؑ نے اُس آسمانی صحیفے کو اپنے بعد والے امامؑ (مولا سید الساجدینؑ) کے حوالے کیا ۔ جب آپؑ نے اپنے صحیفے کی مہر کو کھولا تو اُس میں لکھا تھا:

''اپنا سر جھکا لیں، خاموشی اختیار کریں، اپنے گھر میں ہی رہیں اور اپنے رب کی عبادت کرتے رہیں۔ یہاں تک کہ آپؑ کی دنیا سے رخصتی کا وقت آجائے''۔

پھر آپؑ نے وہ صحیفہ اپنے بعد والے امام (سرکارِ باقر العلومؑ) کو دیا۔ جب اُنہوں نے اپنے حصّے کی تحریر کی مہر کھولی۔ تو اُس میں درج تھا:

''لوگوں کے سامنے اَحادیث بیان فرمائیں، اُنہیں دین وشریعت کے احکام بتائیں اور اپنے آباءِ کرام کا علم پھیلائیں۔

تو امام محمد باقر علیہ السلام نے بھی اُس اِلٰہی دستاویز کے مطابق عمل کیا۔ پھر آپؑ نے اُسے اپنے بعد والے امام (مولا جعفر صادق علیہ السلام) کے حوالہ کیا۔ جب صادق آلِ محمدؑ نے اپنے حصّے کے نوشتے کی مہر کھولی۔ تو اُس میں لکھا تھا:

''لوگوں کے سامنے احادیث بیان کیجیے، اُن کو دین وشریعت کے احکام سکھائیں، اپنے آباءِ کرامؑ کی تصدیق کریں اور خدا کے علاوہ کسی کا خوف نہ رکھیں۔ بے شک آپؑ خدا کی پناہ اور ضمانت میں ہیں''۔

آپؑ نے پھر اُسے اپنے بعد والے امامؑ (حضرت موسیٰ کاظم علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے حوالہ کیا۔ اور اُن کے بعد ہر امامؑ اِسے اپنے بعد آنے والے امامؑ کے حوالہ کرتا رہا۔ اور تا قیامت یہ سلسلہ اِسی طرح چلے گا۔ [1]

***

[1] علل الشرائع ص 171

باب ۴

خدا کے دین میں آلِ محمدؑ ہی امام ہیں

21 سَعْدٌ، عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِیسَی، عَنْ اَبِیهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي عُمَیْرٍ، عَنِ ابْنِ اُذَیْنَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي بُرَیْدُ بْنُ مُعَاوِیَةَ الْعِجْلِيُّ: عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ عَلَیْهِ السَّلَامُ: فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالَی: اَمْ یَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَی مَا آتَاهُمُ اللهُ مِنْ فَضْلِهِ. قَالَ: فَنَحْنُ الْمَحْسُودُونَ عَلَی مَا آتَانَا اللهُ مِنَ الْإِمَامَةِ، دُونَ خَلْقِهِ جَمِیعاً. فَقَدْ آتَیْنَا آلَ اِبْرَاهِیمَ الْکِتَابَ وَ الْحِکْمَةَ وَ آتَیْنَاهُمْ مُلْکاً عَظِیماً: فَجَعَلْنَا مِنْهُمُ الرُّسُلَ وَ الْاَنْبِیَاءَ وَ الْاَئِمَّةَ. فَکَیْفَ یُقِرُّونَ بِهِ فِي آلِ اِبْرَاهِیمَ، وَ یُنْکِرُونَهُ فِي آلِ مُحَمَّدٍ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ؟ فَمِنْهُمْ مَنْ آمَنَ بِهِ وَ مِنْهُمْ مَنْ صَدَّ عَنْهُ وَ کَفَی بِجَهَنَّمَ سَعِیراً. اِنَّ الَّذِینَ کَفَرُوا بِآیَاتِنَا سَوْفَ نُصْلِیهِمْ نَاراً، کُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُودُهُمْ بَدَّلْنَاهُمْ جُلُوداً غَیْرَهَا لِیَذُوقُوا الْعَذَابَ اِنَّ اللهَ کَانَ عَزِیزاً حَکِیماً. وَ الَّذِینَ آمَنُوا وَ عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ خَالِدِینَ فِیهَا اَبَداً لَهُمْ فِیهَا اَزْوَاجٌ مُطَهَّرَةٌ وَ نُدْخِلُهُمْ ظِلّاً ظَلِیلاً وَ.

۲۱۔ برید بیان کرتے ہیں کہ اُنہوں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اِس فرمانِ الٰہی: اَمْ یَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَی مَا اٰتٰهُمُ اللهُ مِنْ فَضْلِهِ [1] کی تفسیر میں نقل کیا ہے۔

امامؑ فرماتے ہیں: خدا نے ہمیں امامت کا منصب عطا کیا ہے۔ اِس لیے ساری مخلوق کو

---

[1] ''یا وہ ان لوگوں سے حسد کرتے ہیں جنہیں خدا نے اپنے فضل و کرم سے بہت کچھ عطا کیا ہے''۔ (سورۂ نساء: ۵۴)

چھوڑ کر صرف ہمارے ساتھ ہی حسد کیا جاتا ہے۔

اِسی آیت میں آگے خدا فرماتا ہے:

فَقَدْ اٰتَيْنَآ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاٰتَيْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِيْمًا ﴿٥٤﴾

بالتحقیق ہم نے آلِ ابراہیمؑ کو کتاب و حکمت اور ملکِ عظیم عنایت کیا۔

یعنی ہم نے آلِ ابراہیمؑ میں سے رسولؑ، انبیاءؑ اور آئمہؑ بنائے۔ لہٰذا وہ کیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام میں امامت کو مانتے ہیں جبکہ آلِ محمدؑ کی امامت کا انکار کرتے ہیں؟! (اِسی کی طرف اگلی آیات میں اشارہ کیا گیا ہے:)

فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ بِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ صَدَّ عَنْهُ ؕ وَكَفٰى بِجَهَنَّمَ سَعِيْرًا ﴿٥٥﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ نَارًا ؕ كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿٥٦﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ لَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۫ وَّنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيْلًا ﴿٥٧﴾

پھر ان میں سے بعض اس پر ایمان لے آئے اور بعض نے انکار کر دیا اور ان لوگوں کے لئے دہکتی ہوئی جہنم میں ٹھکانہ ہی کافی ہے۔ بیشک جن لوگوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا ہے ہم انہیں آگ میں بھون دیں گے اور جب ایک کھال پک جائے گی تو دوسری بدل دیں گے تاکہ عذاب کا مزہ چکھتے رہیں خدا سب پر غالب اور صاحبِ حکمت ہے۔ اور جو لوگ ایمان لے آئے اور انہوں نے نیک عمل کئے ہم عنقریب انہیں جنتوں میں داخل کریں گے۔ جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے ان کے لئے وہاں پاکیزہ بیویاں ہوں گی اور ہم انہیں گھنی چھاؤں میں داخل کریں گے۔ (سورۃ النساء) [1]

22 سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى وَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ وَ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ اَبِي الْخَطَّابِ، عَنِ

[1] اس روایت کا ایک حصہ اُصول کافی میں بھی روایت کیا گیا ہے۔

اَلْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْقَصِيرِ، قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ، عَنْ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: فَقَدْ آتَيْنَا آلَ إِبْرَاهِيمَ الْكِتَابَ وَ الْحِكْمَةَ وَ آتَيْنَاهُمْ مُلْكاً عَظِيماً. مَا الْمُلْكُ الْعَظِيمُ؟ قَالَ: فِينَا. قَالَ: قُلْتُ: أَيُّ شَيْءٍ؟ قَالَ: إِفْتِرَاضُ. وَ لْيَتَوَلَّ وَلِيَّهُ، وَ يُعَادِ عَدُوَّهُ، وَ لْيَأْتَمَّ بِالْأَوْصِيَاءِ مِنْ بَعْدِهِ، فَإِنَّهُمْ عِتْرَتِي مِنْ لَحْمِي وَ دَمِي، أَعْطَاهُمُ اللهُ فَهْمِي وَ عِلْمِي، إِلَى اللهِ أَشْكُو الْمُنْكِرِينَ لِفَضْلِهِمْ، الْقَاطِعِينَ فِيهِمْ صِلَتِي، وَ أَيْمُ اللهِ لَيَقْتُلُنَّ ابْنِي، لَا أَنَالَهُمُ اللهُ شَفَاعَتِي.

۲۲-عبدالرحیم القصیر سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اِس فرمان خدا کے متعلق سوال کیا:

فَقَدْ اٰتَيْنَآ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاٰتَيْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِيْمًا ﴿۵۴﴾

بالتحقیق ہم نے آل ابراہیمؑ کو کتاب وحکمت اور ملکِ عظیم عنایت کیا۔

میں نے پوچھا: ملکِ عظیم کیا ہے؟ امامؑ نے جواب دیا: یہ ہمارے بارے میں ہے۔

میں نے پوچھا: اِس سے کیا مراد ہے؟

امامؑ نے فرمایا: اِس سے مراد فرض کرنا ہے۔ (رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ مومن کو چاہیے کہ)

"وہ مولا علیؑ کے چاہنے والے سے محبت رکھے، اُن کے دشمن کو دشمن سمجھے اور اُن کے بعد اوصیاءؑ کی امامت کو تسلیم کرے۔ وہ میری عترت اور میرا گوشت وخون ہیں۔ خدا نے اُنہیں میرا فہم وعلم عطا کیا ہے۔ میں ایسے لوگوں کے خلاف خدا کی بارگاہ میں شکایت کروں گا کہ جو اُن کے فضائل کا انکار کریں اور اُن کے بارے میں میرے تعلق وقرابت کا خیال نہ رکھیں۔ خدا کی قسم! (اِس اُمت کے) لوگ میرے بیٹے کو حتماً شہید کریں گے۔ اور ایسے لوگوں کو خدا میری شفاعت سے محروم کردے گا"۔

23- وَعَنْهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْخَطَّابِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ إِسْحَاقَ

عَنْ هَارُونَ بْنِ حَمْزَةَ الْغَنَوِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْحَذَّاءِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ طَرِيفٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَحْيَى حَيَاتِي، وَيَمُوتَ مِيتَتِي وَيَدْخُلَ جَنَّةَ رَبِّيَ الَّتِي وَعَدَنِي، جَنَّةَ عَدْنٍ مَنْزِلِي، قَضِيبٌ مِنْ قُضْبَانِهِ، غَرَسَهُ رَبِّي بِيَدِهِ، فَقَالَ لَهُ: كُنْ جَنَّةَ عَدْنٍ فَكَانَ، فَلْيَتَوَلَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ الْأَوْصِيَاءَ مِنْ ذُرِّيَّتِي، إِنَّهُمُ الْأَئِمَّةُ مِنْ بَعْدِي، وَ هُمْ عِتْرَتِي وَ دَمِي وَ لَحْمِي، رَزَقَهُمُ اللهُ عِلْمِي وَ فَهْمِي، وَيْلٌ لِلْمُنْكِرِينَ فَضْلَهُمْ مِنْ أُمَّتِي، الْقَاطِعِينَ صِلَتِي، وَ اللهِ لَيَقْتُلُنَّ ابْنِي، لَا أَنَالَهُمُ اللهُ شَفَاعَتِي.

۲۳۔ مولا امیر المومنین علیہ السلام سے نقل ہوا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو شخص چاہتا ہو کہ میری طرح زندگی گزارے۔ میری طرح دنیا سے جائے۔ اور میرے رب کی جنت میں داخل ہو کہ جس کا خدا نے مجھ سے وعدہ کیا۔ (اور وہ جنتِ عدن ہے جو کہ میری جائے سکونت ہے۔ جو جنت کی شاخوں میں سے ایک شاخ ہے۔ جسے خدا نے اپنے دستِ قدرت سے لگایا اور کہا کہ جنتِ عدن بن جا تو وہ بن گئی۔) تو ایسے شخص کو چاہیے کہ وہ (اپنے دل میں) مولا علیؑ اور میری ذریت میں سے ہونے والے اَوصیاءؑ کی محبت و ولایت رکھے۔

بے شک وہ میرے بعد امام ہیں۔ وہی میری عترت اور میرا گوشت و خون ہیں۔ خدا نے اُنہیں میرا علم و فہم عطا کیا ہے۔ میری اُمت کے ہر اُس شخص کے لیے بربادی ہے۔ جو اُن کے فضائل کا انکار کرے اور اُن کے بارے میں مجھ سے تعلق قطع کرے۔ اللہ کی قسم! وہی لوگ میرے بیٹے کو شہید کریں گے۔ اور ایسے لوگوں کو خدا میری شفاعت سے محروم رکھے گا۔ [1]

24 وَ عَنْهُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الثَّقَفِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَانِ بْنِ أَبِي هَاشِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ الْخُرَاسَانِيُّ، عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ

[1] بصائر الدرجات ص 50

عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: مَنْ اَرَادَ اَنْ يَحْيَى حَيَاتِي، وَ يَمُوتَ مِيتَتِي، وَ يَدْخُلَ جَنَّةَ عَدْنٍ غَرَسَهَا رَبِّي بِيَدِهِ، فَلْيَتَوَلَّ عَلِيّاً عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ لْيُعَادِ عَدُوَّهُ، وَ لْيَأْتَمَّ بِالْاَوْصِيَاءِ مِنْ بَعْدِهِ، اَعْطَاهُمُ اللهُ عِلْمِي وَ فَهْمِي، وَ هُمْ عِتْرَتِي، مِنْ لَحْمِي وَ دَمِي، اِلَى اللهِ اَشْكُو مِنْ اُمَّتِي، اَلْمُنْكِرِينَ لِفَضْلِهِمْ، اَلْقَاطِعِينَ فِيهِمْ صِلَتِي، وَ اَيْمُ اللهِ لَيَقْتُلُنَّ اِبْنِي بَعْدِي اَلْحُسَيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا اَنَالَهُمُ اللهُ شَفَاعَتِي.

۲۴۔ ابان بن تغلب نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور آپؑ نے اپنے بابا امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جو شخص چاہتا ہے کہ وہ میری طرح زندگی گزارے، میری طرح دنیا سے رخصت ہو اور جنتِ عدن میں داخل ہو کہ جسے خدا نے اپنے دستِ قدرت سے آباد کیا ہے۔ تو وہ مولا علیؑ سے محبت رکھے، اُن کے دشمن کو دشمن سمجھے اور اُن کے بعد اوصیاءؑ کی امامت کو تسلیم کرے۔ وہ میری عترت اور میرا گوشت و خون ہیں۔ خدا نے اُنہیں میرا فہم و علم عطا کیا ہے۔ میں اپنی اُمت کے ایسے لوگوں کی خدا کی بارگاہ میں شکایت کروں گا کہ جو اُن کے فضائل کا انکار کریں اور اُن کے بارے میں میری قرابت کا بھی لحاظ نہ رکھیں۔ خدا کی قسم! وہ میرے بعد میرے بیٹے حسینؑ کو شہید کریں گے۔ اور اُنہیں خدا میری شفاعت سے محروم کر دے گا“۔ [1]

25 وَ عَنْهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ اَبِي الْخَطَّابِ، عَنْ مُوسَى بْنِ سَعْدَانَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْقَاسِمِ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ عَبْدِ الْقَاهِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ الْجُعْفِيِّ: عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَحْيَى حَيَاتِي، وَ يَمُوتَ مِيتَتِي وَ يَدْخُلَ جَنَّةً وَعَدَنِيهَا رَبِّي قَضِيباً غَرَسَهُ رَبِّي بِيَدِهِ، فَلْيَتَوَلَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ اَوْصِيَاءَهُ مِنْ بَعْدِهِ، فَاِنَّهُمْ لَا يُدْخِلُونَكُمْ فِي بَابِ

[1] یہ روایت ہمیں اس سند کے ساتھ نہیں ملی۔ مگر صفار نے بصائر میں اسے ایک دوسری سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

ضَلَالٍ وَ لَا یُخْرِجُوْنَکُمْ مِنْ بَابِ هُدًی، وَ لَا تُعَلِّمُوْهُمْ فَإِنَّهُمْ أَعْلَمُ مِنْکُمْ، فَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي أَلَّا یُفَرِّقَ بَیْنِي وَ بَیْنَهُمْ وَ بَیْنَ الْکِتَابِ، حَتّٰی یَرِدَا عَلَیَّ الْحَوْضَ هٰکَذَا - وَ ضَمَّ بَیْنَ إِصْبَعَیْهِ - وَ عَرْضُ حَوْضِي مَا بَیْنَ صَنْعَاءَ إِلٰی أَیْلَةَ فِیْهِ قِدْحَانُ فِضَّةٍ وَ ذَهَبٍ عَدَدَ النُّجُوْمِ.

۲۵- حضرت جابر جعفیؓ نے امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو شخص چاہتا ہو کہ میری طرح زندگی گزارے، میری طرح دنیا سے جائے اور اُس جنت میں داخل ہو کہ جس کا خدا نے مجھ سے وعدہ کیا اور اُسے اپنے دستِ قدرت سے آباد کیا۔ تو اُسے چاہیے کہ وہ علی ابن ابی طالبؑ اور اُن کے بعد اوصیاءؑ کی ولایت اختیار کرے۔ بے شک وہ تم لوگوں کو گمراہی کے دروازے سے داخل نہیں ہونے دیں گے اور ہدایت کے باب سے نکلنے نہیں دیں گے۔ تم اُنہیں سکھانے کی کوشش مت کرنا۔ وہ تم سے زیادہ جانتے ہیں۔ میں نے خدا سے دعا کی ہے کہ وہ میرے، اُن کے اور اپنی کتاب کے درمیان جدائی پیدا نہ کرے۔ یہاں تک کہ وہ اِس طرح (میری دو ملی ہوئی انگلیوں کی مانند) حوض کوثر پر میرے پاس پہنچ جائیں۔

میرے حوض کا احاطہ صنعاء سے لے کر ایلہ تک کے درمیانی علاقے کے برابر ہے۔ اور اُس میں ستاروں کی تعداد کے برابر سونے اور چاندی کے پیالے ہیں۔ (1)

26 وَ عَنْهُ، عَنْ إِبْرَاهِیْمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الثَّقَفِيِّ، عَنْ إِبْرَاهِیْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ مَیْمُوْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَعْلَی الْأَسَدِيُّ عَنْ عَمَّارِ بْنِ رُزَیْقٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ زِیَادِ بْنِ مُطَرِّفٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ آلِهٖ: مَنْ أَرَادَ أَنْ یَحْیَی حَیَاتِي، وَ یَمُوْتَ مِیْتَتِي وَ یَدْخُلَ الْجَنَّةَ الَّتِي وَعَدَنِي رَبِّي، وَ هُوَ قَضِیْبٌ مِنْ قُضْبَانِهٖ، غَرَسَهُ بِیَدِهٖ وَ هِيَ جَنَّةُ الْخُلْدِ، فَلْیَتَوَلَّ عَلِیًّا عَلَیْهِ السَّلَامُ وَ ذُرِّیَّتَهُ مِنْ بَعْدِهٖ، فَإِنَّهُمْ لَا یُخْرِجُوْنَکُمْ

(1) بصائر الدرجات: ۴۹، بحار الانوار: جلد ۲۳، ص ۱۳۸

مِنۡ بَابِ هُدًى وَ لَا يُدۡخِلُوۡنَكُمۡ فِي بَابِ ضَلَالٍ.

۲۶۔زیاد بن مطرف سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو شخص چاہتا ہو کہ میری طرح زندگی گزارے، میری طرح دنیا سے جائے اور اُس جنت میں داخل ہو کہ جس کا میرے رب نے مجھ سے وعدہ کیا ہے۔ وہ خدا کے باغات میں سے ایک باغ ہے۔ جسے خدا نے اپنے دستِ قدرت سے لگایا ہے۔ اور وہی جنت الخلد ہے۔ تو اُسے چاہیے کہ وہ مولا علیؑ اور اُن کے بعد اُن کی ذریت کو اپنا ولی و حاکم مانے۔ بے شک وہ تمہیں ہدایت کے دروازے سے نکلنے نہیں دیں گے اور گمراہی کے دروازے سے داخل نہیں ہونے دیں گے۔ [1]

27 وَ عَنۡهُ، عَنۡ مُحَمَّدِ بۡنِ عَبۡدِ الۡحَمِيۡدِ الۡعَطَّارِ، عَنۡ مَنۡصُوۡرِ بۡنِ يُوۡنُسَ، عَنۡ سَعۡدِ بۡنِ طَرِيۡفٍ: عَنۡ اَبِي جَعۡفَرٍ عَلَيۡهِ السَّلَامُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ عَلَيۡهِ وَ آلِهِ السَّلَامُ: مَنۡ اَحَبَّ اَنۡ يَحۡيَى حَيَاةً تُشۡبِهُ حَيَاةَ الۡاَنۡبِيَاءِ عَلَيۡهِمُ السَّلَامُ، وَ يَمُوۡتَ مِيۡتَةً تُشۡبِهُ مِيۡتَةَ الشُّهَدَاءِ، وَ يَسۡكُنَ الۡجِنَانَ الَّتِي غَرَسَهَا الرَّحۡمَانُ، فَلۡيَتَوَلَّ عَلِيّاً عَلَيۡهِ السَّلَامُ وَ لۡيُوَالِ وَلِيَّهُ، وَ لۡيَقۡتَدِ بِالۡاَئِمَّةِ مِنۡ بَعۡدِهِ، فَاِنَّهُمۡ عِتۡرَتِي، خُلِقُوۡا مِنۡ طِيۡنَتِي، اَللّٰهُمَّ اَرۡزُقۡهُمۡ مِنۡ فَهۡمِي وَ عِلۡمِي، وَيۡلٌ لِلۡمُخَالِفِيۡنَ لَهُمۡ مِنۡ اُمَّتِي، اَللّٰهُمَّ لَا تُنِلۡهُمۡ شَفَاعَتِي.

۲۷۔سعد بن طریف نے امام محمد علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو شخص چاہتا ہے کہ ایسی زندگی گزارے جو انبیاءؑ کی زندگی کے مشابہ ہو، ایسے دنیا سے جائے جو شہداء کے دنیا سے جانے کے مشابہ ہو اور اُس جنت میں رہے جو خدا نے بنائی ہے۔ تو وہ مولا علیؑ کو اپنا ولی مانے، اُن کے چاہنے والے سے پیار کرے اور اُن کے بعد آنے والے آئمہ طاہرین علیہم السلام کی اتباع کرے۔ بے شک وہ میری عترت ہیں اور اُنہیں میری طینت

---

[1] بصائر الدرجات: ۵۱، بحار الانوار: جلد ۳۶ ص ۲۴۸

سے خلق کیا گیا ہے۔ اے اللہ! تو اُن (آل محمدؐ) کو میرا فہم و علم عطا فرما۔ میری اُمت کے اُن لوگوں کے لیے بربادی ہے کہ جو اُن کے مخالف ہوں۔ اے خدایا! ایسے لوگوں کو میری شفاعت سے محروم رکھ۔ [1]

28 وَ عَنْهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ اَبِي الْخَطَّابِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زُرَارَةَ، عَنْ عِيسَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَاشِمِيِّ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اُمِّهِ اُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: اَقْعَدَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ عَلِيّاً عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي بَيْتِهِ، ثُمَّ دَعَا بِجِلْدِ شَاةٍ، فَكَتَبَ فِيهِ حَتَّى اَكَارِعِهِ ثُمَّ دَفَعَهُ اِلَيَّ، مِنْ غَيْرِ اَنْ يَعْلَمَ اَحَدٌ فَقَالَ: مَنْ جَاءَكِ بَعْدِي بِآيَةِ كَذَا وَ كَذَا، فَادْفَعِيهِ اِلَيْهِ. قَالَتْ: فَاَقَمْتُ حَتَّى تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ، وَ وُلِّيَ اَبُو بَكْرٍ اَمْرَ النَّاسِ. قَالَ عُمَرُ: فَبَعَثَتْنِي اُمِّي، فَقَالَتْ: اِذْهَبْ، فَانْظُرْ مَا يَصْنَعُ هٰذَا الرَّجُلُ؟ فَجِئْتُ فَجَلَسْتُ مَعَ النَّاسِ، حَتَّى خَطَبَ اَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ نَزَلَ فَدَخَلَ بَيْتَهُ فَجِئْتُ، فَاَخْبَرْتُهَا، فَاَقَامَتْ حَتَّى وُلِّيَ عُمَرُ، فَبَعَثَتْنِي، فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ، وَ صَنَعَ عُمَرُ مِثْلَ مَا صَنَعَ صَاحِبُهُ فَجِئْتُ، فَاَخْبَرْتُهَا، فَاَقَامَتْ حَتَّى وُلِّيَ عُثْمَانُ فَبَعَثَتْنِي، فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ، وَ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعَ صَاحِبَاهُ، فَجِئْتُ فَاَخْبَرْتُهَا فَاَقَامَتْ حَتَّى وُلِّيَ عَلِيٌّ فَاَرْسَلَتْنِي، فَقَالَتْ: اُنْظُرْ مَا يَصْنَعُ هٰذَا الرَّجُلُ؟ فَجِئْتُ، فَجَلَسْتُ فِي الْمَسْجِدِ، فَجَاءَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ، فَخَطَبَ، فَلَمَّا خَطَبَ نَزَلَ، فَرَآنِي فِي النَّاسِ، فَقَالَ: اِذْهَبْ فَاسْتَاْذِنْ لِي عَلَى اُمِّكَ فَخَرَجْتُ حَتَّى جِئْتُهَا، فَاَخْبَرْتُهَا وَ قُلْتُ: قَالَ لِي: اِسْتَاْذِنْ لِي عَلَى اُمِّكَ وَ هُوَ [ذَا هُوَ] خَلْفِي يُرِيدُكِ. قَالَتْ: اَنَا - وَ اللّٰهِ - اَدْرِي. فَاسْتَاْذَنَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَدَخَلَ، فَقَالَ: اَعْطِينِيَ الْكِتَابَ الَّذِي دَفَعَهُ اِلَيْكِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

---

[1] بصائر الدرجات: ۴۸

اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ، بِآيَةِ كَذَا وَ كَذَا. قَالَ عُمَرُ: كَأَنِّي - وَ اللهِ - أَنْظُرُ إِلَى أُمِّي، حِينَ قَامَتْ إِلَى تَابُوتٍ لَهَا كَبِيرٍ، فِي جَوْفِهِ تَابُوتٌ لَهَا صَغِيرٌ، فَاسْتَخْرَجَتْ مِنْ جَوْفِهِ كِتَاباً. فَدَفَعَتْهُ إِلَى عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ. ثُمَّ قَالَتْ لِي أُمِّي: يَا بُنَيَّ، اِلْزَمْهُ، فَوَاللهِ مَا رَأَيْتُ بَعْدَ نَبِيِّكَ إِمَاماً غَيْرَهُ..

۲۸۔ عمر بن اُم سلمہؓ نے اپنی والدہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مولا علی علیہ السلام کو اپنے گھر میں بٹھایا۔ پھر آپؐ نے بکری کی کھال منگوائی اور اُس پر کچھ لکھنے لگے۔ یہاں تک کہ اُس کے آخری حصّے تک تحریر فرما دیا۔ قبل اِس کے کہ کسی کو اُس تحریر کے بارے میں خبر ہوتی۔ آپؐ نے اُسے میرے حوالے کیا اور فرمایا: میرے بعد جو بھی شخص یہ یہ نشانیاں لے کر آئے یہ تحریر اُسے دے دینا۔

حضرت اُم سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ پھر میں وہاں سے اُٹھ گئی۔ وقت گزرتا رہا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دارِ فانی سے رخصت کی اور ابوبکر لوگوں کا حکمران بن گیا۔

عمر کہتا ہے کہ میری والدہ نے مجھے بھیجا کہ جا کر دیکھو کہ ابوبکر کیا کرتا ہے؟ چنانچہ میں آیا اور لوگوں کے ساتھ بیٹھ گیا۔ حتیٰ کہ ابوبکر نے لوگوں سے خطاب کیا۔ پھر منبر سے نیچے آیا اور اپنے گھر چلا گیا۔ اِس کے بعد میں بھی واپس آ گیا اور سارا ماجرا اپنی والدہ کو بتایا۔

پھر کچھ عرصہ گزرا اور اقتدار عمر کے قبضے میں آ گیا۔ اُس وقت بھی والدہ نے مجھے بھیجا۔ تو میں پہلے کی طرح گیا اور اُس نے بھی وہی کیا جو اُس سے پہلے نے کیا۔ میں نے واپس آ کر والدہ کو بتایا۔ پھر اُنہوں نے انتظار کیا یہاں تک کہ عثمان مسندِ اقتدار پہ براجمان ہوا۔ والدہ نے مجھے بھیجا اور میں حسبِ سابق گیا۔ اُس نے بھی وہی کچھ کیا جو اُس سے پہلے دو افراد نے کیا تھا۔ میں نے واپس آ کر اُس کے بارے میں بھی اپنی والدہ کو بتا دیا۔

پھر میری والدہ انتظار کرتی رہی یہاں تک کہ مولا علی علیہ السلام لوگوں کے حاکم بنے۔ ماں نے مجھے بھیجا کہ جا کر دیکھو کہ آپؑ کا طرزِ عمل کیا ہے؟ تو میں آ کر مسجد میں بیٹھ گیا۔ اتنے میں مولا امیر المومنین علیہ السلام تشریف لائے اور منبر پہ جا کر خطبہ دیا۔ جب آپؑ منبر سے نیچے اُترے اور لوگوں کے درمیان مجھے دیکھا تو فرمایا: گھر جاؤ اور والدہ سے اجازت لو۔ میں تمہارے گھر آ رہا

ہوں۔ چنانچہ میں مسجد سے نکلا اور والدہ کے پاس آکر کہا کہ مولا امیر المومنین علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا ہے کہ اپنی والدہ کو بتاؤ کہ میں تمہارے گھر آ رہا ہوں۔ آپؑ میرے پیچھے پیچھے تھے ابھی آتے ہی ہوں گے۔

یہ سن کر میری والدہ کہنے لگیں: اللہ کی قسم! مجھے پہلے ہی معلوم تھا۔ [۱] اتنے میں مولائے کائناتؑ جلوہ افروز ہوئے۔ آپؑ اجازت لے کر ہمارے گھر میں تشریف لے آئے اور میری والدہؓ سے کہا:

وہ تحریر میرے حوالے کیجیے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپؓ کو دی تھی۔ اُس کی نشانیاں یہ ہیں۔

عمرؓ کہتا ہے: اللہ کی قسم! وہ منظر اَب بھی میری نظروں کے گویا سامنے ہے کہ جب میری والدہ اُٹھ کر ایک بڑے سے صندوق کے پاس گئیں۔ اُس کے اندر ایک چھوٹا صندوق تھا۔ والدہ نے اُس میں سے ایک تحریر نکال کر مولا امیر المومنین علیہ السلام کے حوالے کی۔

اِس کے بعد میری والدہ نے مجھ سے فرمایا: اے میرے نورِ نظر! مولاؑ کا ہرگز ساتھ نہ چھوڑنا۔ اللہ کی قسم! میں نے نبیؐ کے بعد اِن کے علاوہ کسی کو امامت کا اہل نہیں پایا۔ [۲]

***

---

[۱] بروایت بصائر: اللہ کی قسم! میں بھی اُن سے ملنا چاہتی تھی۔

[۲] بصائر الدرجات: ۱۶۳۔ بحار الانوار: ۲۲/ ۲۲۳، ۲۶/ ۴۹، ۳۸/ ۱۳۲

باب: ۵

منصب امامت صرف امام حسینؑ کی نسل میں رہے گا

29 سَعْدٌ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُوسَى الْخَشَّابِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانَ الْوَاسِطِيِّ، عَنْ عَمِّهِ: عَبْدِ الرَّحْمَانِ بْنِ كَثِيرٍ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَا عَنَى اللهُ تَعَالَى بِقَوْلِهِ: إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً؟ قَالَ: نَزَلَتْ فِي النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ، وَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، وَ الْحَسَنِ، وَ الْحُسَيْنِ، (وَ فَاطِمَةَ) عَلَيْهِمُ السَّلَامُ. فَلَمَّا قَبَضَ (اللهُ) نَبِيَّهُ، كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ، ثُمَّ الْحَسَنُ، ثُمَّ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ. ثُمَّ وَقَعَ تَأْوِيلُ هٰذِهِ الْآيَةِ: وَ أُولُوا الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَى بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللهِ فَكَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، ثُمَّ جَرَتْ فِي الْأَئِمَّةِ مِنْ وُلْدِهِ الْأَوْصِيَاءِ، فَطَاعَتُهُمْ طَاعَةُ اللهِ وَ مَعْصِيَتُهُمْ مَعْصِيَةُ اللهِ.

۲۹۔ عبد الرحمٰن بن کثیر سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ یہ آیتِ کریمہ کس کے بارے میں ہے:

إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ﴿۳۳﴾

"اے اہلبیتؑ! بس اللہ کا ارادہ یہ ہے کہ تم سے ہر برائی کو دور رکھے اور تمہیں اس طرح پاک و پاکیزہ رکھے جیسے پاک و پاکیزہ رکھنے کا حق ہے۔"

صادق آلِ محمدؑ نے جواب دیا: یہ آیت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، مولا امیر المومنینؑ، امام حسنؑ، امام حسینؑ اور جنابِ سیدہؑ کی شان میں نازل ہوئی ہے۔

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِس جہان فانی سے پردہ فرمایا تو امیر المومنینؑ (آپؐ کے وصی اور) امام بنے۔ اُن کے بعد امام حسنؑ منصبِ امامت پر فائز ہوئے۔ اور اُن کے بعد مولا حسینؑ امام بنے۔

پھر اِس آیت کی تاویل واقع ہوئی:

وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ

"اور اللہ کی کتاب میں خون کے رشتے بعض، بعض کے ساتھ زیادہ قرابت رکھتے ہیں"۔ (۱)

اس لیے سرکارِ علی ابن الحسینؑ (مولا سجادؑ) امام بنے۔ پھر اِس آیت کی تاویل اُن آئمہؑ کے حق میں برقرار رہی کہ جو آپؑ کی اولاد سے اَوصیاء تھے۔ لہٰذا اُن کی اطاعت اللہ کی اطاعت اور اُن کی معصیت خدا کی معصیت ہے۔ (۲)

30 وَ عَنْهُ، عَنْ اَحْمَدَ وَ عَبْدِ اللّٰهِ اِبْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسٰى، عَنْ اَبِيْهِمَا، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اِبْنِ الْمُغِيْرَةِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْكَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحِيْمِ الْقَصِيْرِ: عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: سَاَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى: اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَ اَزْوَاجُهُ اُمَّهَاتُهُمْ، وَ اُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ، فِيْ مَنْ نَزَلَتْ؟ [قَالَ: نَزَلَتْ] فِي الْاِمْرَةِ، اِنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ جَرَتْ فِيْ وُلْدِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ بَعْدِهِ، فَنَحْنُ اَوْلٰى بِالْاَمْرِ وَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ، مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُهَاجِرِيْنَ فَقُلْتُ: اَلِوُلْدِ جَعْفَرٍ فِيْهَا نَصِيْبٌ؟ فَقَالَ: لَا. فَقُلْتُ: لِوُلْدِ الْعَبَّاسِ فِيْهَا نَصِيْبٌ؟ قَالَ: لَا. قَالَ: فَعَدَدْتُ عَلَيْهِ بُطُوْنَ بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، كُلَّ ذٰلِكَ يَقُوْلُ: لَا. وَ نَسِيْتُ وُلْدَ الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ، فَقُلْتُ: هَلْ لِوُلْدِ

---

(۱) سورۃ الاحزاب:۶

(۲) علل الشرائع: ص ۲۰۵

اَلْحَسَنِ فِيهَا نَصِيبٌ؟ فَقَالَ: لَا، يَا عَبْدَ الرَّحِيمِ مَا لِمُحَمَّدِيٍّ فِيهَا نَصِيبٌ غَيْرَنَا.

۳۰-عبدالرحیم بن قصیر سے روایت ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ یہ آیت کس کی شان میں نازل ہوئی:

اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ ۭ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مومنین کی جانوں پر اُن سے زیادہ حق رکھتے ہیں اور آپؐ کی بیویاں اُن کی مائیں ہیں اور کتابِ خدا میں کچھ خون کے رشتے کچھ رشتوں کے ساتھ زیادہ قرابت رکھتے ہیں''۔ (۱)

امامؑ نے جواب دیا کہ یہ آیت اِمارت وحاکمیت کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ اور اِس کی تاویل امام حسین علیہ السلام کے بعد اُن کی اولاد میں ظاہر ہوئی ہے۔ لہٰذا ہم باقی مومنوں اور مہاجروں کے مقابلے میں حکومت کے زیادہ اہل ہیں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ زیادہ قربت رکھتے ہیں۔

میں نے پوچھا: کیا حضرت جعفر طیارؓ کی اولاد کا اِس میں حصّہ ہے؟ امامؑ نے فرمایا: نہیں۔

میں نے عرض کی: کیا اولادِ عباسؓ کا اِس میں حصّہ ہے؟ امامؑ نے فرمایا: نہیں۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے اولادِ عبدالمطلبؑ کے ایک ایک خاندان کا نام لے کر پوچھا۔ تو امامؑ سب کے جواب میں ''نہیں'' کہتے رہے۔ اِس دوران میں امام حسن علیہ السلام کی اولاد کا نام لینا بھول گیا تھا۔ چنانچہ میں پھر آپؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا کہ کیا اِس میں امام حسن علیہ السلام کی اولاد کا کوئی حصّہ ہے؟ تو امامؑ نے جواب دیا: نہیں اے عبدالرحیم! ہمارے علاوہ آلِ محمدؐ میں سے کسی کا بھی اِس میں حصّہ نہیں۔ (۲)

31 سَعْدٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ

---

(۱) سورۃ الاحزاب: ٦

(۲) علل الشرائع: ۲۰۵

عَبْدِ الْاَعْلٰی بْنِ اَعْیَنَ ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ عَلَیْهِ السَّلَامُ، یَقُوْلُ: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ خَصَّ عَلِیّاً عَلَیْهِ السَّلَامُ بِوَصِیَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ آلِهٖ وَ مَا نَصَبَهٗ لَهٗ فَاَقَرَّ الْحَسَنُ وَ الْحُسَیْنُ لَهٗ بِذٰلِكَ. ثُمَّ وَصِیَّتِهٖ لِلْحَسَنِ، وَسَلَّمَ الْحُسَیْنُ اِلَی الْحَسَنِ عَلَیْهِمَا السَّلَامُ ذٰلِكَ حَتّٰی اُفْضِیَ الْاَمْرُ اِلَی الْحُسَیْنِ عَلَیْهِ السَّلَامُ لَا یُنَازِعُهٗ فِیْهَا اَحَدٌ لَهٗ مِنَ السَّابِقَةِ مِثْلُ مَا لَهٗ. فَاسْتَحَقَّهَا عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ عَلَیْهِ السَّلَامُ لِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی: وَ اُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰی بِبَعْضٍ فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ. فَلَا یَکُوْنُ بَعْدَ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ عَلَیْهِ السَّلَامُ اِلَّا فِی الْاَعْقَابِ وَ اَعْقَابِ الْاَعْقَابِ.

۳۱۔عبدالاعلیٰ بن اعین سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی زبانِ مبارک سے سنا۔آپؑ ارشاد فرمارہے تھے:

اللہ تعالیٰ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصی اور آپؐ کا جانشین مقرر ہونا مولا علیؑ کے لیے خاص کیا۔تو امام حسن اور امام حسین علیہما السلام نے اِس کا قرار کیا۔

پھر مولا امیر المومنین علیہ السلام نے امام حسن علیہ السلام کو اپنا وصی بنایا۔اور امام حسین علیہ السلام نے آپؑ کا وصیِ امیر المومنینؑ ہونا تسلیم کیا۔حتی کہ یہ سلسلۂ وصایت مولا حسین علیہ السلام تک پہنچ گیا اور کسی نے آپؑ کے ساتھ نزاع واختلاف نہ کیا۔آپؑ کو اپنے سے پہلے امام سے وہی نسبت تھی۔جو اُنہیں خود سے پہلے والے امام سے تھی۔

پھر امام حسینؑ نے اِس فرمانِ الٰہی کی روشنی میں امام علی زین العابدینؑ کو امامت کا مستحق قرار دیا۔

وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰی بِبَعْضٍ فِیْ کِتٰبِ اللّٰهِ [۱]

لہٰذا امام علی زین العابدینؑ کے بعد امامت کا منصب نسل در نسل جاری رہے گا۔ [۲]

---

[۱] اور کتاب خدا میں کچھ خون کے رشتے کچھ رشتوں کے ساتھ زیادہ قرابت رکھتے ہیں۔

[۲] علل الشرائع: ۲۰۷

32 عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ ، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَهْزِيَارَ ، عَنْ اَخِيهِ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ اَبِي سَلَّامٍ، عَنْ سَوْرَةَ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِي بَصِيرٍ : عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: وَ جَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِي عَقِبِهِ . قَالَ: فِي عَقِبِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، فَلَمْ يَزَلْ هٰذَا الْاَمْرُ - مُنْذُ اُفْضِيَ اِلَى الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ - يَنْتَقِلُ مِنْ وَالِدٍ اِلَى وَلَدٍ، لَا يَرْجِعُ اِلَى اَخٍ، وَلَا اِلَى عَمٍّ وَلَا يُعْلَمُ اَنَّ اَحَداً مِنْهُمْ اِلَّا وَ لَهُ وَلَدٌ. وَاِنَّ عَبْدَ اللهِ خَرَجَ مِنَ الدُّنْيَا وَلَا وَلَدَ لَهُ، وَ لَمْ يَمْكُثْ بَيْنَ ظَهْرَانَي اَصْحَابِهِ اِلَّا شَهْراً.

۳۲۔ حضرت ابو بصیرؒ سے مروی ہے۔ اُنہوں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے و جعلها كلمة باقية فى عقبه کی تفسیر میں نقل کیا ہے کہ اس سے مراد امام حسین علیہ السلام کی ذریت ہے۔

جب سے یہ امرِ امامت امام حسین علیہ السلام کے پاس آیا ہے۔ اُس کے بعد سے یہ اَمر ہمیشہ باپ سے بیٹے کی طرف منتقل ہوا۔ نہ بھائی کی طرف لوٹا، نہ چچا کی طرف اور نہ اُن میں سے کوئی اُسے جانتا تھا۔ مگر اُسی امام کا بیٹا (کہ جس نے بعد میں امامت کی ذمہ داریاں سنبھالنا تھیں۔)

حضرت عبداللہ (بن امام حسنؑ) جب دنیا سے گئے تو پیچھے اُن کا کوئی بیٹا نہ تھا۔ اور نہ ہی وہ اپنے اصحاب اور پیروکاروں کے درمیان ایک ماہ سے زیادہ عرصہ رہے۔ [1]

33 عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اِسْمَاعِيلَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيلَ عَنْ سَعْدَانَ، عَنْ بَعْضِ رِجَالِهِ: عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: لَمَّا عَلِقَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ، قَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: يَا فَاطِمَةُ ، اِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ قَدْ وَهَبَ لَكِ غُلَاماً اِسْمُهُ الْحُسَيْنُ، تَقْتُلُهُ اُمَّتِي. قَالَتْ: فَلَا حَاجَةَ لِي فِيهِ. قَالَ: اِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ قَدْ وَعَدَنِي فِيهِ اَنْ يَجْعَلَ الْاَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ مِنْ وُلْدِهِ. قَالَتْ: قَدْ رَضِيتُ يَا رَسُولَ اللهِ.

[1] علل الشرائع: جلد اول ص ۲۰۷

۳۳۔امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت منقول ہے کہ جب جناب سیدہؑ کو بچے کے آثار محسوس ہوئے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے فاطمہؑ! خدا آپؑ کو ایک بچہ عطا کرے گا۔ جس کا نام حسینؑ ہوگا۔ اور میری اُمت اُسے شہید کردے گی۔

یہ سن کر بی بیؑ نے عرض کی: پھر مجھے وہ بیٹا کس لیے ملے گا؟

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خدائے عزوجل نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ امام اُسی کی اولاد میں سے بنائے گا۔

تو بی بی نے کہا: یارسول اللہؐ! میں (خدا کے فیصلے پر) راضی ہوں۔ [1]

34 سَعْدٌ، عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ فُضَيْلٍ سُكَّرَةَ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى اَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَالَ: يَا فُضَيْلُ، اَتَدْرِي فِي اَيِّ شَيْءٍ كُنْتُ اَنْظُرُ قَبْلُ؟ قُلْتُ: لَا. قَالَ: كُنْتُ اَنْظُرُ فِي كِتَابِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ، فَلَيْسَ مَلِكٌ يَمْلِكُ اِلَّا وَ هُوَ مَكْتُوبٌ بِاسْمِهِ وَ اِسْمِ اَبِيهِ، فَمَا وَجَدْتُ لِوُلْدِ الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيهِ شَيْئاً.

۳۴۔فضیل سکرہ سے روایت ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں گیا۔ تو آپؑ نے فرمایا: اے فضیل! کچھ اندازہ کرسکتے ہو کہ اِس سے پہلے میں کیا دیکھ رہا تھا؟

میں نے عرض کی: جی نہیں۔

تو امامؑ نے فرمایا: میں کتابِ فاطمہؑ دیکھ رہا تھا۔ اُس میں ہونے والے ہر بادشاہ اور اُس کے باپ کا نام لکھا ہے۔ وہاں میں نے اولادِ امام حسنؑ کا کوئی ذکر نہیں دیکھا۔ [2]

35 وَ عَنْهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اِسْمَاعِيلَ بْنِ عِيسَى، وَ اَيُّوبَ بْنِ نُوحٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنِ الْعِيصِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ

---

[1] علل الشرائع: جلد اول ص ۲۰۵

[2] علل الشرائع: جلد اول ص ۲۰۷

قَالَ: قَالَ اَبُو عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَا مِنْ نَبِيٍّ وَلَا وَصِيٍّ وَلَا مَلِكٍ، اِلَّا وَ هُوَ فِي كِتَابٍ عِنْدِي، لَا وَ اللهِ مَا لِمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَسَنِ فِيهِ اِسْمٌ.

۳۵۔ معلی بن خنیس سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: کوئی نبی، وصی یا بادشاہ ایسا نہیں ہے کہ جس کا ذکر میرے پاس موجودہ کتاب میں نہ ہو۔ مگر خدا کی قسم! مجھے اُس میں محمد بن عبداللہ بن حسن کا نام نہیں ملا۔ [۱]

36 وَ عَنْهُ، عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ اُذَيْنَةَ، عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ وَ بُرَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ وَ زُرَارَةَ: اَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ اَعْيَنَ قَالَ لِاَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: اِنَّ الزَّيْدِيَّةَ وَ الْمُعْتَزِلَةَ قَدْ اَطَافَتْ لِمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَسَنِ، فَهَلْ لَهُ سُلْطَانٌ؟ فَقَالَ: وَ اللهِ اِنَّ عِنْدِي لَكِتَاباً فِيهِ تَسْمِيَةُ كُلِّ نَبِيٍّ، وَ كُلِّ مَلِكٍ يَمْلِكُ، وَلَا وَ اللهِ، مَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ فِي وَاحِدٍ مِنْهُمَا.

۳۶۔ جناب فضیل بن یسار، برید اور زرارہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ عبدالملک بن اعین نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا: (آج کل) زیدیہ اور معتزلہ محمد بن عبداللہ بن حسنؑ کے گرد چکر لگا رہے ہیں۔ کیا اُن کے پاس بادشاہت آنے کا کوئی امکان ہے؟ تو صادق آلِ محمدؑ نے جواب دیا: اللہ کی قسم! میرے پاس ایک کتاب ہے۔ جس میں ہر نبی اور ہونے والے ہر بادشاہ کا نام لکھا ہے۔ مگر خدا کی قسم! محمد بن عبداللہ کا نام اِن دونوں میں نہیں۔ [۲]

37 حَمْزَةُ بْنُ الْقَاسِمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَبِيبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا تَمِيمُ بْنُ بُهْلُولٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَسَّانَ الْوَاسِطِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَانِ بْنِ كَثِيرٍ الْهَاشِمِيِّ، قَالَ: قُلْتُ لِاَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ، مِنْ اَيْنَ جَاءَ لِوُلْدِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

---

[۱] بصائر الدرجات: ص ۱۴۹

[۲] الکافی: ۱/۲۴۲

اَلْفَضْلُ عَلٰی وُلْدِ الْحَسَنِ عَلَیْهِ السَّلَامُ، وَ هُمَا یَجْرِیَانِ فِی شَرْعٍ وَاحِدٍ؟
فَقَالَ: لَا اَرَاكُمْ تَأْخُذُونَ بِهِ. اِنَّ جَبْرَئِیلَ عَلَیْهِ السَّلَامُ نَزَلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَ آلِهِ - وَ مَا وُلِدَ الْحُسَیْنُ عَلَیْهِ السَّلَامُ بَعْدُ -
فَقَالَ: یُولَدُ لَكَ غُلَامٌ تَقْتُلُهُ اُمَّتُكَ مِنْ بَعْدِكَ!
فَقَالَ: یَا جَبْرَئِیلُ، لَا حَاجَةَ لِی فِیهِ. فَخَاطَبَهُ ثَلَاثاً، ثُمَّ دَعَا عَلِیّاً عَلَیْهِ السَّلَامُ، فَقَالَ لَهُ: اِنَّ جَبْرَئِیلَ عَلَیْهِ السَّلَامُ یُخْبِرُنِی عَنِ اللهِ تَعَالٰی اَنَّهُ یُولَدُ لَكَ غُلَامٌ تَقْتُلُهُ اُمَّتُكَ مِنْ بَعْدِكَ. (فَقُلْتُ: لَا حَاجَةَ لِی فِیهِ) . فَقَالَ عَلِیٌّ عَلَیْهِ السَّلَامُ: لَا حَاجَةَ لِی فِیهِ یَا رَسُولَ اللهِ، فَخَاطَبَ عَلِیّاً ثَلَاثاً، ثُمَّ قَالَ: اِنَّهُ یَكُونُ فِیهِ وَ فِی وُلْدِهِ الْاِمَامَةُ وَ الْوِرَاثَةُ وَ الْخِزَانَةُ. فَاَرْسَلَ اِلٰی فَاطِمَةَ عَلَیْهَا السَّلَامُ: اَنَّ اللهَ یُبَشِّرُكِ بِغُلَامٍ تَقْتُلُهُ اُمَّتِی مِنْ بَعْدِی! قَالَتْ فَاطِمَةُ عَلَیْهَا السَّلَامُ: لَا حَاجَةَ لِی فِیهِ. فَخَاطَبَهَا فِیهِ ثَلَاثاً، ثُمَّ اَرْسَلَ اِلَیْهَا: لَا بُدَّ مِنْ اَنْ یَكُونَ، وَ یَكُونُ فِیهِ الْاِمَامَةُ وَ الْوِرَاثَةُ وَ الْخِزَانَةُ. فَقَالَتْ لَهُ: رَضِیتُ عَنِ اللهِ. فَعَلِقَتْ وَ حَمَلَتْ بِالْحُسَیْنِ عَلَیْهِ السَّلَامُ، فَحَمَلَتْهُ سِتَّةَ اَشْهُرٍ، ثُمَّ وَضَعَتْهُ، وَ لَمْ یَعِشْ مَوْلُودٌ - قَطُّ - لِسِتَّةِ اَشْهُرٍ غَیْرُ الْحُسَیْنِ عَلَیْهِ السَّلَامُ، وَ عِیسَی بْنِ مَرْیَمَ، فَكَفَلَتْهُ اُمُّ سَلَمَةَ. وَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَ آلِهِ یَأْتِیهِ فِی كُلِّ یَوْمٍ فَیَضَعُ لِسَانَهُ فِی فَمِ الْحُسَیْنِ، فَیَمَصُّهُ حَتّٰی یَرْوٰی، فَاَنْبَتَ اللهُ لَحْمَهُ مِنْ لَحْمِ رَسُولِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَ آلِهِ، وَلَمْ یَرْضَعْ مِنْ فَاطِمَةَ عَلَیْهَا السَّلَامُ وَلَا مِنْ غَیْرِهَا لَبَناً قَطُّ.

فَاَنْزَلَ اللهُ تَعَالٰی فِیهِ: حَمْلُهُ وَ فِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْراً حَتّٰی اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهُ وَ بَلَغَ اَرْبَعِینَ سَنَةً قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِی اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِی اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَ عَلٰی وَالِدَیَّ، وَ اَنْ اَعْمَلَ صَالِحاً تَرْضَاهُ وَ اَصْلِحْ لِی فِی ذُرِّیَّتِی فَلَوْ

قَالَ: اَصْلِحْ لِی ذُرِّیَّتِی لَكَانُوا كُلُّهُمْ اَئِمَّةً، وَلٰكِنْ خَصَّ هٰكَذَا.

۳۷۔عبد الرحمٰن بن کثیر ہاشمی سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی: قربان جاؤں! یہ امام حسینؑ کی اولاد کو امام حسنؑ کی اولاد پہ فضیلت و برتری کیسے ملی جب کہ دونوں نسلیں ایک ہی شریعت پہ چلتی ہیں؟!

تو امامؑ نے فرمایا: لگتا نہیں کہ تم اِس بات کو قبول کرو۔

بات یہ ہے کہ حضرت جبرائیلؑ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئے۔ اُس وقت اُبھی امام حسینؑ دنیا میں نہیں آئے تھے۔

حضرت جبرائیلؑ نے آپؐ کو بتایا کہ خدا آپؐ کو ایک بیٹا عطا کرے گا۔ جسے آپؐ کے بعد آپکی اُمت شہید کردے گی۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے جبرائیلؑ! میں ایسے بچے کا کیا کروں گا؟ [1]

آپؐ نے تین مرتبہ حضرت جبرائیلؑ کو مخاطب کیا۔ پھر مولا امیر المومنین علیہ السلام کو بلا کر کہا کہ حضرت جبرائیلؑ مجھے خدا کی طرف سے خبر دے رہے ہیں کہ آپؑ کا ایک بیٹا پیدا ہوگا جسے آپؑ کی اُمت شہید کردے گی۔ تو میں نے کہا کہ میں ایسے بیٹے کا کیا کروں گا؟!

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات سن کر مولا امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: یارسولؐ اللہ! مجھے ایسے بیٹے کی کیا ضرورت ہے؟! تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مولا امیر المومنینؑ کے سامنے اِس بات کا تین دفعہ تکرار کیا۔ پھر فرمایا: بے شک اُس کی اولاد میں امامت، وراثت اور خزانہ ہوگا۔

پھر آپؐ نے جناب سیدہؑ کی طرف پیغام بھیجا کہ خدا آپؑ کو ایک بچے کی بشارت دیتا ہے جسے میرے دنیا سے جانے کے بعد اُمت شہید کرے گی۔

تو بی بیؑ نے عرض کی: مجھے ایسے بیٹے کی بھلا کیا ضرورت؟! [2]

---

[1] واضح رہے کہ یہ عطیہ خدا پر ناشکری نہیں، بلکہ اولاد کی مصیبت کو برداشت کرنے کی مشکل کی طرف کنایہ ہے۔ (از مترجم)

[2] اصولِ کافی بَابُ مَوْلِدِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ علیہما السلام اور دیگر مصادر مانند تفسیر قمی، علل الشرائع وغیرہ میں منقول اس روایت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت فاطمہ زہراء علیہا السلام کا یہ فرمانا کہ لا حاجة لي فيه، یعنی ←

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپؑ سے تین دفعہ اِس بات کا تکرار کیا۔ پھر کہلا بھیجا کہ ایسا ہو کر رہے گا۔ اور اُس کی نسل میں امامت، وراثت اور خزانہ ہوگا۔

تو بی بیؑ نے کہا: میں خدا کے فیصلے پر راضی ہوں۔

پھر آپؑ کے یہاں امام حسین علیہ السلام کی ولادت کے آثار ظاہر ہوئے۔ اور چھ مہینے حمل کے گزرنے کے بعد آپؑ کی ولادت ہوئی۔ مولا امام حسینؑ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کے علاوہ کوئی بھی مولود چھ مہینے کا زندہ نہیں بچا۔ آپؑ کی کفالت حضرت اُم سلمہؓ نے کی۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر روز امام حسینؑ کے پاس تشریف لاتے اور اپنی زبان آپؑ کے منہ دیتے۔ آپؑ اُسے چوستے رہتے یہاں تک کہ سیر ہو جاتے۔ خدا نے آپؑ کا گوشت رسولِ خدا

← مجھے اس کی ضرورت نہیں' درواقع سے مراد ذات امام حسین علیہ السلام یا خدا تعالیٰ کی قضاء وقدر سے انکار یا اعتراض نہیں بلکہ امت کے ہاتھوں امامؑ کے قتل پر طبعی کراہت و ناراضگی کا اظہار ہے، جیسا کہ خود امام جعفر صادق علیہ السلام کے ارشاد میں وارد ہوا ہے: 'کیا تم نے کبھی ماں کو دیکھا ہے کہ وہ بیٹے کو جنم دے اور ناپسند کرے؟ پس کراہت اس کے قتل کی وجہ سے تھی، نہ کہ اس کی ذات کی۔ (کامل الزیارات، ص122)

محدث جلیل شیخ صدوق علیہ الرحمہ کی 'علل الشرائع' میں اسی مفہوم کو بیان کیا اور تصریح ہوئی ہے کہ لا حاجة لی کا معنی یہ نہیں کہ معصومینؑ کو علم نہ تھا، بلکہ یہ قتل پر فطری ملال اور انسانی جذبہ تھا، جس کے باوجود انہوں نے رضا بالقضاء الٰہی کا اظہار فرمایا۔ (علل الشرائع، ص205-206)

علامہ باقر مجلسی قدس سرہ نے اس کی حکمت یہ بیان کی کہ امام حسینؑ کی شہادت اور عظیم قربانی ہی کے بدلے میں ان کی نسل میں امامت، وصایت اور خلافتِ دین و دنیا کے تسلسل کا اجراء ہوا (بحار الانوار، ج43، ص245)۔ نیز اس روایت کی سند پر بھی کلام ہوا ہے کہ اس میں بعض مجاہیل اور غیر موثق روایت پائے جاتے ہیں جو اس کے امکان صدور کو کم کرتا ہے۔ مزید یہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، علیؑ، فاطمہؑ اور خود حسینؑ سب کے علم میں تھا کہ امامت و وصایت انہی کے نسب میں جاری ہے، مگر مستقبل میں جو مصیبت اور قتل کا پہلو لازم تھا، اس کے وقوع پر کراہت اور فطری حزن تھا، جیسا کہ قرآن میں بھی حمل اور وضع کو کرھًا، یعنی سختی اور ناگواری کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ (الاحقاف: ۱۵)

پس یہ کلمات از باب انکار و اعتراض نہیں بلکہ تسلیم و رضاء سے پہلے کی ایک فطری اور بامعنی کیفیت ہے، جو قربانی کے عظیم مقام کو مزید اجاگر کرتی ہے۔ چنانچہ اہل بیتؑ نے آخرش خدا تعالیٰ کے فیصلے پر رضایت کا اظہار فرمایا ہے جیسا کہ روایت میں ہے: رضیتُ و سلّمتُ لما رضی اللہ و سلّم۔ (محشی: علی اصدق)

کے گوشت سے پیدا کیا۔ اور آپؑ نے جناب سیدہؑ یا کسی دوسری عورت کا ہرگز دودھ نہیں پیا۔ آپؑ کی شان میں خدا نے یہ آیت نازل فرمائی:

وَحَمْلُهُ وَفِصٰلُهُ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ۭ حَتّٰٓي اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۙ قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰي وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ ۚ اِنِّىْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّىْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ⑮

اور اس کے حمل اور دودھ چھڑائی کا کل زمانہ تیس مہینے کا ہے یہاں تک کہ جب وہ توانائی کو پہنچ گیا اور چالیس برس کا ہو گیا تو اس نے دعا کی کہ پروردگار مجھے توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکریہ ادا کروں جو تو نے مجھے اور میرے والدین کو عطا کی ہے اور ایسا نیک عمل کروں کہ تو راضی ہو جائے اور میری ذریت میں سے بھی اصلاح فرما۔ (سورۃ الاحقاف)

اگر امام حسین علیہ السلام دعا میں اصلح لی ذریتی کہتے۔ تو آپؑ کی اولاد کے تمام افراد امام ہوتے۔ لیکن آپؑ نے (فی ذریتی کہہ کر) اِسے خاص کر دیا۔ [1]

***

---

[1] علل الشرائع: جلد ۱ ص ۲۰۵، البرہان فی تفسیر القرآن: جلد ۴ ص ۱۷۳

باب ٦

امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کی امامت کا بیان

38 سَعْدٌ، عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ الْيَمَانِيِّ، عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ: عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ، (عَنْ آبَائِهِ) قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَسَلَّمَ، لِاَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: اُكْتُبْ مَا اُمْلِي عَلَيْكَ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ، وَ تَخَافُ عَلَيَّ النِّسْيَانَ؟ فَقَالَ: لَسْتُ اَخَافُ عَلَيْكَ النِّسْيَانَ، وَ قَدْ دَعَوْتُ اللهَ لَكَ اَنْ يُحَفِّظَكَ وَ لَا يُنْسِيَكَ، وَ لَكِنْ اُكْتُبْ لِشُرَكَائِكَ، قَالَ: قُلْتُ: وَ مَنْ شُرَكَائِي يَا نَبِيَّ اللهِ؟! قَالَ: الْاَئِمَّةُ مِنْ وُلْدِكَ، بِهِمْ تُسْقَى اُمَّتِي الْغَيْثَ، وَ بِهِمْ يُسْتَجَابُ دُعَاؤُهُمْ، وَ بِهِمْ يَصْرِفُ اللهُ عَنْهُمُ الْبَلَاءَ، وَ بِهِمْ يُنْزِلُ الرَّحْمَةَ مِنَ السَّمَاءِ، وَ هَذَا اَوَّلُهُمْ، وَ اَوْمَى اِلَى الْحَسَنِ، ثُمَّ اَوْمَى اِلَى الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، ثُمَّ قَالَ: الْاَئِمَّةُ مِنْ وُلْدِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

۳۸۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے اپنے آباءِ کرامؑ کے سلسلہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مولائے کائناتؑ سے فرمایا:

میں جو املاء کرانے لگا ہوں اسے لکھ لیجیے۔

مولاؑ نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا آپؐ کو اندیشہ ہے کہ میں بھول جاؤں گا؟

تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نہیں! مجھے آپؑ کے حوالہ سے بھولنے اور نسیان کا شکار ہونے کا اندیشہ نہیں۔ میں نے آپؑ کے حق میں خدا سے دعا کی ہے کہ وہ آپؑ کو قوتِ حافظہ عطا کرے اور نسیان سے بچائے۔ اس لیے آپؑ اپنے ساتھ شریک افراد کی خاطر لکھ لیجیے۔

میں نے پوچھا: یا نبیؐ اللہ! میرے ساتھ شریک افراد کون ہیں؟

رسالت مآبؐ نے فرمایا: آپؑ کی اولاد سے ہونے والے آئمہؑ۔ اُن کی برکت سے میری اُمت کو بارش نصیب ہوگی۔ اُن کے وسیلہ سے میری اُمت کی دعائیں مستجاب ہوں گی۔ اُن کے طفیل خدا میری اُمت کو بلاؤں اور مصیبتوں سے محفوظ رکھے گا۔ اور اُنہی کے ذریعہ آسمان سے نزولِ رحمت ہوگا۔

پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امام حسن علیہ السلام کی طرف اِشارہ کر کے فرمایا: آپؑ اُن میں سے پہلے امام ہیں۔

پھر آپؐ نے امام حسین علیہ السلام کی طرف اِشارہ کیا۔ اور فرمایا: (باقی) آئمہؑ آپؑ کی نسل سے ہوں گے۔ [1]

***

[1] امالی شیخ صدوق: ص ۳۲۸، اکمال الدین جلد ا ص ۲۰۶، امام شیخ طوسی: جلد ۲ ص ۵۶

باب ۷

حسنین شریفینؑ دونوں بھائیوں کی امامت کا بیان

39 مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ مَرْوَانَ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ الْحُرِّ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ: عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: نَزَلَ أَمْرُ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ مَعاً، فَتَقَدَّمَهُ الْحَسَنُ بِالْكِبَرِ

۳۹۔ حضرت ابو بصیرؓ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:
امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کی امامت کا حکم ایک ساتھ آیا۔ مگر امام حسن علیہ السلام بڑے ہونے کی وجہ سے پہلے امام ہوئے۔

***

باب ۸

بعد از حسنین کریمینؑ امامت کا تسلسل

40 مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْمِنْقَرِيِّ: (وَ) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ الْوَاسِطِيِّ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَانِ، عَنِ (الْحُسَيْنِ بْنِ ثُوَيْرِ بْنِ) أَبِي فَاخِتَةَ: عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: لَا تَكُونُ الْإِمَامَةُ فِي أَخَوَيْنِ بَعْدَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَهِيَ جَارِيَةٌ فِي الْأَعْقَابِ، فِي عَقِبِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

۴۰- ابو فاختہ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کے بعد امامت کا منصب کبھی دو بھائیوں میں نہیں ہوگا۔ اس لیے یہ سلسلہ امام حسین علیہ السلام کی اولاد میں نسل در نسل جاری رہے گا۔ [1]

41 سَعْدٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ: عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: أَبَى اللهُ أَنْ يَجْعَلَهَا فِي أَخَوَيْنِ بَعْدَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ.

۴۱- یونس بن یعقوب سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی زبانِ مبارک سے سنا۔ آپؑ فرما رہے تھے:

خدا کی مشیت یہ ہے کہ امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کے بعد امامت کا منصب کبھی دو بھائیوں میں نہ آئے۔ [2]

---

[1] علل الشرائع: جلد ا ص ۲۰۸

[2] غیبت طوسی: ص ۱۳۵

42 وَ عَنْهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْخَطَّابِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ جَعْفَرٍ الْجَعْفَرِيِّ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى الْجُهَنِيِّ: عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ قَالَ: لَا تَجْتَمِعُ الْإِمَامَةُ فِي أَخَوَيْنِ بَعْدَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، إِنَّمَا هِيَ فِي الْأَعْقَابِ، وَ أَعْقَابِ الْأَعْقَابِ.

۴۲۔ حماد بن عیسیٰ جہنی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کے بعد امامت کا عہدہ کبھی دو بھائیوں میں نہیں آئے گا۔ بلکہ یہ (امام حسینؑ کی) اولاد میں رہے گا اور نسل در نسل چلے گا۔ [1]

43 عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ الْبَغْدَادِيِّ، عَنْ عَمِّهِ: مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَارِثَةَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ، عَنْ رَجُلٍ: عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: أَبَى اللهُ أَنْ يَجْعَلَهَا فِي أَخَوَيْنِ بَعْدَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ.

۴۳۔ یونس بن یعقوب نے ایک شخص واسطہ سے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے۔ وہ کہتا ہے کہ میں نے امام صادقؑ کی زبان مطہر سے یہ قول سنا:
یہ بات خدا کی مشیت میں نہیں کہ امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کے بعد کبھی امامت کا منصب دو بھائیوں میں آئے۔

44 وَ عَنْهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَانِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْجَعْفَرِيِّ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ رَجُلٍ: عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: لَا تَكُونُ الْإِمَامَةُ فِي أَخَوَيْنِ بَعْدَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، وَ إِنَّهَا فِي الْأَعْقَابِ وَ أَعْقَابِ الْأَعْقَابِ.

۴۴۔ حماد بن عیسیٰ نے ایک شخص کے واسطہ سے نقل کیا ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کے بعد امامت کا منصب کبھی دو بھائیوں میں نہیں آئے گا۔ بلکہ یہ آنے والی نسل میں ہوگا اور پشت در پشت چلے گا۔

---

[1] غیبت، طوسی: ص ۱۳۶

45 وَ عَنْهُ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ، عَنْ بَعْضِ رِجَالِهِ: عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: لَا تَكُونُ الْإِمَامَةُ فِي أَخَوَيْنِ بَعْدَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ.

۴۵۔علی بن یقطین نے ایک شخص کے واسطہ سے صادق آلِ محمدؑ سے نقل کیا ہے کہ امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کے بعد امامت کا عہدہ کبھی دو بھائیوں میں نہیں ہوگا۔

***

باب ۹

امامؑ کے بعد کے اُس کا بیٹا ہی امام بن سکتا ہے

46 سَعْدٌ ، عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، وَ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ : عَنْ اَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ : اَنَّهُ سُئِلَ اَوْ قِيلَ لَهُ : اَتَكُونُ الْإِمَامَةُ فِي عَمٍّ اَوْ خَالٍ؟ فَقَالَ : لَا ، فَقَالَ : فَفِي اَخٍ؟ قَالَ : لَا ، قَالَ : فَفِي مَنْ؟ قَالَ : فِي وُلْدِي ، وَهُوَ يَوْمَئِذٍ لَا وَلَدَ لَه

۴۶۔ محمد بن اسماعیل بن بزیع امام رضا علیہ الصلوۃ والسلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپؑ سے سوال ہوا کہ کیا امامت کا منصب چچا یا ماموں کو منتقل ہوگا؟ امامؑ نے جواب دیا: نہیں۔

پوچھا گیا: کیا بھائی میں ہوگا؟ فرمایا: نہیں۔

تو سوال ہوا کہ پھر یہ عہدہ کس میں رہے گا؟ امام رضا علیہ السلام نے جواب دیا: میری اولاد میں۔

اُس وقت ابھی امامؑ کے یہاں اولاد نہیں ہوئی تھی۔ [1]

***

[1] الکافی: ۱/۲۸۶

باب ۱۰

سید الساجدینؑ کی امامت اور حجرِ اسود کی گواہی

47 اَحْمَدُ بْنُ اِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مَعْرُوفٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ، قَالَ: سَاَلْتُ اَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ: هَلْ كَانَ اِمَاماً؟ قَالَ: لَا، وَ لٰكِنَّهُ كَانَ مَهْدِيّاً.

۴۷۔ حنان بن سدیر سے مروی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا: کیا جناب محمد بن حنفیہؑ امام تھے؟ تو آپؑ نے جواب دیا: نہیں۔ وہ مہدی (یعنی ایک خاص امر کی ہدایت پہ مامور) تھے۔

48 مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ اَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ: عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: مَا مَاتَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَنَفِيَّةِ حَتّٰى آمَنَ بِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

۴۸۔ ہشام بن سالم نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ حضرت محمد بن حنفیہؑ دنیا سے رخصت ہونے سے قبل مولا سید الساجدینؑ کی امامت پہ ایمان رکھتے تھے۔

49 وَ عَنْهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ اَبِي الْخَطَّابِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ، عَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ وَ زُرَارَةَ: عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: لَمَّا قُتِلَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ، اَرْسَلَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَنَفِيَّةِ اِلٰى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَخَلَا بِهِ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: يَا ابْنَ اَخِي قَدْ عَلِمْتَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ كَانَ جَعَلَ الْوَصِيَّةَ وَ الْاِمَامَةَ مِنْ بَعْدِهِ لِعَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ، ثُمَّ

إِلَى ٱلْحَسَنِ، ثُمَّ إِلَى ٱلْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا ٱلسَّلَامُ. وَ قَدْ قُتِلَ أَبُوكَ عَلَيْهِ ٱلسَّلَامُ وَلَمْ يُوصِ، وَ أَنَا عَمُّكَ، وَ صِنْوُ أَبِيكَ وَ وِلَادَتِي مِنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ ٱلسَّلَامُ. فِي سِنِّي وَ قِدَمِي أَحَقُّ بِهَا مِنْكَ فِي حَدَاثَتِكَ. فَلَا تُنَازِعْنِي ٱلْوَصِيَّةَ وَ ٱلْإِمَامَةَ وَ لَا تُخَالِفْنِي. فَقَالَ لَهُ عَلِيُّ بْنُ ٱلْحُسَيْنِ عَلَيْهِ ٱلسَّلَامُ: يَا عَمِّ، اِتَّقِ اللهَ، وَ لَا تَدَّعِ مَا لَيْسَ لَكَ بِحَقٍّ، إِنِّي أَعِظُكَ أَنْ تَكُونَ مِنَ ٱلْجَاهِلِينَ يَا عَمِّ. إِنَّ أَبِي صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ أَوْصَى إِلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَتَوَجَّهَ إِلَى ٱلْعِرَاقِ، وَ عَهِدَ إِلَيَّ مِنْ (فِي/خ) ذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ يُسْتَشْهَدَ بِسَاعَةٍ، وَ هٰذَا سِلَاحُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ عِنْدِي، فَلَا تَعَرَّضْ لِهٰذَا، فَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكَ نَقْصَ ٱلْعُمُرِ، وَ تَشَتُّتَ ٱلْحَالِ. إِنَّ اللهَ - تَعَالَى - لَمَّا صَنَعَ مَعَ مُعَاوِيَةَ مَا صَنَعَ، بَدَا لِلّٰهِ فَأَبَى أَنْ لَا يَجْعَلَ ٱلْوَصِيَّةَ وَ ٱلْإِمَامَةَ إِلَّا فِي عَقِبِ ٱلْحُسَيْنِ عَلَيْهِ ٱلسَّلَامُ. فَإِنْ أَرَدْتَ أَنْ تَعْلَمَ ذٰلِكَ، فَانْطَلِقْ إِلَى ٱلْحَجَرِ ٱلْأَسْوَدِ حَتَّى نَتَحَاكَمَ إِلَيْهِ، وَ نَسْأَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ. قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ٱلسَّلَامُ: وَ كَانَ ٱلْكَلَامُ بَيْنَهُمَا وَ هُمَا يَوْمَئِذٍ بِمَكَّةَ ، فَانْطَلَقَا حَتَّى أَتَيَا ٱلْحَجَرَ . فَقَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ ٱلسَّلَامُ لِمُحَمَّدٍ: إِبْدَأْ - فَابْتَهِلْ إِلَى اللهِ، وَ سَلْهُ أَنْ يُنْطِقَ (ٱلْحَجَرَ) لَكَ، ثُمَّ سَلْهُ. فَابْتَهَلَ مُحَمَّدٌ فِي ٱلدُّعَاءِ، وَ سَأَلَ اللهَ، ثُمَّ دَعَا ٱلْحَجَرَ ، فَلَمْ يُجِبْهُ. فَقَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ ٱلسَّلَامُ: أَمَا إِنَّكَ - يَا عَمِّ - لَوْ كُنْتَ وَصِيّاً وَ إِمَامًا لَأَجَابَكَ. فَقَالَ لَهُ مُحَمَّدٌ: فَادْعُ أَنْتَ، يَا ابْنَ [أَخِي] وَ سَلْهُ. فَدَعَا اللهَ عَلِيُّ بْنُ ٱلْحُسَيْنِ عَلَيْهِ ٱلسَّلَامُ بِمَا أَرَادَ، ثُمَّ قَالَ: أَسْأَلُكَ بِٱلَّذِي جَعَلَ فِيكَ مِيثَاقَ ٱلْعِبَادِ، وَ مِيثَاقَ ٱلْأَنْبِيَاءِ وَ ٱلْأَوْصِيَاءِ، لَمَّا أَخْبَرْتَنَا بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُبِينٍ: مَنِ ٱلْوَصِيُّ وَ ٱلْإِمَامُ بَعْدَ ٱلْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ ٱلسَّلَامُ؟! فَتَحَرَّكَ ٱلْحَجَرُ حَتَّى كَادَ أَنْ يَزُولَ مِنْ مَوْضِعِهِ، ثُمَّ أَنْطَقَهُ اللهُ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُبِينٍ ، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ إِنَّ ٱلْوَصِيَّةَ وَ ٱلْإِمَامَةَ بَعْدَ

اَلْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ، اِلٰى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، اِبْنِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ، اِبْنَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ. فَانْصَرَفَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ -اِبْنُ الْحَنَفِيَّةِ وَهُوَ يَتَوَلّٰى عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

۴۹۔ ابوعبیدہ اور جنابِ زرارہ رضی اللہ عنہما نے امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ جب امام حسین علیہ السلام کی شہادت ہوئی۔ تو جناب محمد بن حنفیہؒ امام علی زین العابدین علیہ السلام کے پاس گئے اور اُنہیں علیحدگی میں لے جا کر کہا: اے بھتیجے! آپؑ جانتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے بعد مولا امیر المومنین علیہ السلام کو وصی و امام بنایا۔ پھر یہ منصب امام حسن علیہ السلام کو منتقل ہوا اور اُن کے بعد امام حسین علیہ السلام اِس منصب پر فائز ہوئے۔

اَب آپؑ کے بابا شہید ہو گئے ہیں اور اُنہوں نے کسی کو اپنا وصی نہیں بنایا۔ میں آپؑ کا چچا اور آپؑ کے باباؑ کا بھائی ہوں۔ میری ولادت مولا امیر المومنینؑ سے ہے۔ میری بزرگی اور بڑے ہونے کا تقاضا ہے کہ میں آپؑ سے زیادہ اِس منصب کا مستحق قرار پاؤں۔ جب کہ آپؑ (میرے مقابلے میں) ابھی نوعمر ہیں۔ لہٰذا منصبِ امامت و وصایت میں میرے ساتھ منازعہ واختلاف نہ کریں۔

اُن کی باتیں سن کر امام علی زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا:

چچا! خدا کا خوف کیجیے اور جو آپؑ کا حق نہیں اُس کا دعوی مت کریں۔ میں آپؑ کو نصیحت کرتا ہوں کہ انجان لوگوں کی طرح نہ ہوں۔

چچا جانؒ! میرے باباؑ نے عراق کی جانب عازم سفر ہونے سے پہلے ہی مجھے وصیت فرما دی تھی۔ اور اپنی شہادت سے ایک ساعت پہلے یہ منصب میرے حوالے کیا۔ دیکھیے یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہتھیار (وراثتِ نبوت کے طور پر) میرے پاس ہیں۔ لہٰذا آپؑ اِس کے پیچھے مت پڑیں۔ ورنہ آپؑ کی عمر کم ہو جائے گی اور حالات زندگی پراگندہ و منتشر ہو جائیں گے۔ جب خدا نے طاغیہ ہشام کو اُس کے انجام کو پہنچایا۔ تو اُس نے فیصلہ کیا اور قسم کھائی کہ امامت و وصایت امام حسین علیہ السلام کی اولاد میں ہی رکھے گا۔ اگر آپؑ مزید تشفی چاہتے ہیں تو آئیں حجر اسود کے پاس جا کر اُس سے فیصلہ لیتے ہیں اور اُس سے حق بات پوچھتے ہیں۔

امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں۔ جب اُن کے درمیان یہ باتیں ہوئیں تو اُس وقت وہ مکہ میں تھے۔ لہٰذا وہ حجرِ اسود کے پاس چلے گئے۔

وہاں پہنچ کر امام علی زین العابدین علیہ السلام نے حضرت محمد بن حنفیہ علیہ السلام سے کہا: خدا سے دعا کریں کہ وہ آپؑ کے لیے حجرِ اسود میں بولنے کی طاقت پیدا کر دے۔ [1] پھر آپؑ اُس سے پوچھ لیں۔ چنانچہ جناب محمد بن حنفیہ علیہ السلام نے خدا کے حضور دعا و زاری کی اور اُس کے آگے اپنا سوال رکھا۔ اِس کے بعد اُنہوں نے حجرِ اسود کو بلایا تو وہ اُس نے جواب نہیں دیا۔

---

[1] اس روایت کے الفاظ 'وہ امام نہیں مگر ہدایت یافتہ تھے' سے واضح ہوتا ہے کہ محمد بن حنفیہ کا دعویِ امامت باطل تھا، تاہم معتبر روایات سے ان کا رجوع ثابت ہے۔ امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے: ما مات محمد بن الحنفية حتى أقر بإمامة علي بن الحسين؏ 'یعنی محمد بن حنفیہ اس وقت تک وفات نہ پائے جب تک امام زین العابدینؑ کی امامت کا اقرار نہ کر لیا۔ نیز امام محمد باقرؑ نے ان کے بارے میں فرمایا: إنه كان مهدياً، یعنی وہ ہدایت یافتہ تھے۔ یہی روایت اس جملے پر تمام ہوتی ہے کہ 'وہ امامؑ سے محبت رکھتے ہوئے لوٹے'۔ یہ سب قرائن اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ ان کا انجام خیر پر تھا اور وہ حق کی طرف پلٹ آئے۔ قابلِ التفات امر ہے کہ اگر وہ واقعی مدعیِ امامت ہوتے، تو اس قدر سہولت سے اپنے دعوے سے دستبردار نہ ہوتے، خاص طور پر جب کچھ لوگ ان کی امامت کے قائل بھی تھے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ ممکن ہے محمد بن حنفیہ ذاتی طور پر امام سجادؑ کی امامت کے قائل تھے اور ان سے مناظرہ صرف ان افراد پر حجت تمام کرنے کے لیے کیا ہو جو انہیں امام مانتے تھے۔ چنانچہ علامہ مازندرانی 'شرحِ اصولِ کافی' میں لکھتے ہیں: يحتمل أن تكون هذه المناظرة لأجل إثبات الحق لعلي بن الحسين عليهما السلام لتعلم الشيعة أنه الإمام لا هو، 'یعنی ممکن ہے کہ یہ مناظرہ امام سجادؑ کی امامت کو ظاہر کرنے کے لیے ہوا ہو تا کہ محمد بن حنفیہ کے ماننے والے جان لیں کہ امام وہ ہیں، نہ کہ محمد بن حنفیہ۔ (شرح اُصول الکافی، ج6، ص290)

اس ضمن میں بعض علماء نے یہ توجیہ بھی بیان کی ہے کہ نہ صرف محمد بن حنفیہ بلکہ دیگر بعض امام زادگان نے بھی بظاہر ادعائے امامت کیا یا اس کی نفی نہیں کی، حالانکہ وہ خود حقیقی امامِ وقت کی امامت کے قائل اور اس کے معتقد تھے۔ ان کا یہ رویہ محض سیاسی حکمتِ عملی کے تحت تھا تاکہ اموی یا عباسی حکومت کی توجہ اصل امامِ وقت سے ہٹ جائے اور وہ ان کو اذیت یا قید و بند کا نشانہ نہ بنائیں۔ چنانچہ بعض مواقع پر ایسے مناظرات یا خاموشی کا یہی مقصد تھا کہ عوام پر حجت تمام ہو، اور حکومت کی سختی سے حقیقی امام کو بچایا جا سکے۔ (محشی: سید علی اصدق نقوی)

اِس پر مولا سید الساجدین علیہ السلام نے فرمایا: چچا جانؑ! یاد رکھیے اگر آپؑ وصی اور امام ہوتے تو حجرِ اُسود ضرور آپؑ کو جواب دیتا۔ تو جناب محمد بن حنفیہؑ نے کہا: اچھا تو ! اَب آپؑ خدا سے دعا کریں اور اِس سے پوچھیں۔

چنانچہ امام سید الساجدین علیہ السلام نے خدا سے دعا کی اور حجرِ اُسود سے مخاطب ہو کر فرمایا : میں تجھے اُس ذاتِ احدیت کا واسطہ دیتا ہوں کہ جس نے تجھ میں عام لوگوں کے ساتھ ساتھ انبیاء واوصیاءؑ کے میثاق رکھے ہیں۔ ہمیں فصیح عربی زبان میں بتا کہ امام حسین علیہ السلام کے بعد وصی کون ہے؟

امامؑ کا خطاب سن کر حجرِ اُسود میں حرکت پیدا ہوئی اور یوں لگتا تھا کہ وہ اپنی جگہ سے ہٹ جائے گا۔ پھر خدا نے اُسے یوں فصیح عربی زبان میں گویا کیا: میں خدا کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ امام حسین علیہ السلام کے بعد اُن کے وصی اور امام حضرت علی بن حسین علیہ السلام ہیں جو جنابِ سیدہ فاطمہ دخترِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹے ہیں۔ اِس کے بعد جناب محمد بن حنفیہ علیہ السلام واپس چلے گئے۔ اور امام علی زین العابدین علیہ السلام کو اپنا امام مان لیا۔ [1]

***

---

[1] بصائر: ص ۵۰۲

باب ۱۱

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی امامت

50 سَعْدٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ: عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَسَأَلَهُ عَنِ الْأَئِمَّةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ، فَسَمَّاهُمْ حَتَّى انْتَهَى إِلَى ابْنِهِ، ثُمَّ قَالَ: وَ الْأَمْرُ هٰكَذَا يَكُونُ، وَ الْأَرْضُ لَا تَصْلُحُ إِلَّا بِإِمَامٍ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: (مَنْ مَاتَ لَا يَعْرِفُ إِمَامَهُ، مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

۵۰ - جناب اسماعیل بن جعفر علیہ السلام نے نقل کیا ہے کہ ایک شخص مولا صادق آلِ محمدؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؑ سے آئمہ طاہرینؑ کے متعلق سوال کیا۔ تو آپؑ نے ایک ایک کر کے تمام آئمہؑ کے نام لیے۔ یہاں تک کہ اپنے بیٹے کا نام بھی لیا۔ اُس کے بعد فرمایا: یہ اَمر اِسی طرح چلتا رہے گا۔ کیونکہ زمین امامؑ کے وجود کے بغیر باقی نہیں رہ سکتی۔ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین بار تکرار کے ساتھ ارشاد فرمایا: ''جو شخص اِس حال میں مرے کہ اُسے اپنے زمانے کے امامؑ کی معرفت نہ ہو تو وہ جاہلیت کی موت مرا''۔

51 أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ: عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: إِنَّ حُسَيْناً عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا حَضَرَهُ (الَّذِي حَضَرَهُ) دَعَا ابْنَتَهُ الْكُبْرَى فَاطِمَةَ ابْنَةَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَدَفَعَ إِلَيْهَا كِتَاباً مَلْفُوفاً، وَ وَصِيَّةً ظَاهِرَةً، وَ وَصِيَّةً بَاطِنَةً. وَ كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَبْطُوناً مَعَهُمْ، لَا يَرَوْنَ إِلَّا أَنَّهُ لِمَا بِهِ. فَدَفَعَتْ فَاطِمَةُ الْكِتَابَ إِلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ

السَّلَامُ. ثُمَّ صَارَ ذٰلِكَ الْكِتَابُ - وَاللهِ - اِلَيْنَا. فَقُلْتُ: مَا فِي ذٰلِكَ الْكِتَابِ؟ جَعَلَنِيَ اللهُ فِدَاكَ. فَقَالَ: فِيهِ - وَاللهِ - جَمِيعُ مَا احْتَاجَ اِلَيْهِ وُلْدُ آدَمَ اِلٰى اَنْ تَفْنَى الدُّنْيَا.

۵۱۔ ابوالجارود نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ جب امام حسین علیہ السلام کا وقتِ شہادت قریب آیا تو آپؑ نے اپنی بڑی بیٹی جنابِ فاطمہ سلام اللہ علیہا کو بلا کر ایک بند کتاب، ایک ظاہری وصیت اور ایک باطنی وصیت اُن کے حوالہ کی۔ اُس وقت امام علی زین العابدین علیہ السلام اُن کے ساتھ خیام میں پوشیدہ تھے۔ اور اہل بیتؑ یہی سمجھتے تھے کہ یہ چیزیں آپؑ سے متعلق ہیں۔ لہٰذا جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا نے وہ امانتیں مولا سجاد علیہ السلام کے حوالہ کر دیں۔

پھر خدا کی قسم! وہ کتاب ہمارے پاس آ گئی۔

راوی کہتا ہے: میں نے عرض کی: قربان جاؤں! اُس کتاب میں کیا درج ہے؟

تو امامؑ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اُس میں دنیا کے فنا ہونے تک اولادِ آدمؑ کی ضرورت کی تمام چیزیں تحریر ہیں۔ (1)

52 اَلْحَسَنُ بْنُ اَحْمَدَ الْمَالِكِيُّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُؤَمَّلِ: عَنْ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: اِسْمُ جَدِّي اَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي التَّوْرَاةِ: بَاقِرٌ.

۵۲۔ علی بن مؤمل نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: میرے جد ابوجعفرؑ کا اسم گرامی تورات میں ''باقر'' لکھا ہے۔

53 حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ - يَرْفَعُ الْحَدِيثَ - قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: اِذَا مَضَى الْغُلَامَانِ مِنْ وُلْدِي، جَعْفَرٌ وَ اَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ طُوِيَتْ طِنْفِسَةُ الْعِلْمِ.

۵۳۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب میری اولاد سے دو افراد جعفر اور ابوجعفر (امام محمد باقر) علیہما السلام گزر جائیں تو علم کی بساط لپیٹ دی جائے گی۔

***

(1) بصائر: ص ۱۴۸

باب ۱۲

صادق آلِ محمدؑ کی امامت کی بیان

54 مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْخَطَّابِ ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنِ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ زُرَارَةَ : عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: مَا مَضَى أَبُو جَعْفَرٍ حَتَّى صَارَتِ الْكُتُبُ إِلَيَّ.

۵۴۔ حضرت زرارہؓ نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے دنیا سے جانے سے قبل کتابیں (اور مواریثِ انبیاء وآئمہؑ) میرے حوالے کیں۔ [۱]

55 وَعَنْهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ فُضَيْلٍ، عَنْ طَاهِرٍ ، قَالَ: كُنْتُ قَاعِداً عِنْدَ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَأَقْبَلَ جَعْفَرٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَالَ: هٰذَا خَيْرُ الْبَرِيَّةِ.

۵۵۔ طاہر سے مروی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں موجود تھا کہ وہاں صادق آلِ محمدؑ تشریف لائے۔ تو امامؑ نے فرمایا: یہ (میرے بعد) تمام مخلوق سے افضل (یعنی اُن کے آقا وامام) ہیں۔ [۲]

***

---

[۱] بصائر: ص ۱۶۷

[۲] الکافی جلد اول ص ۳۰۷

باب ۱۳

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی امامت کا بیان

56 مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَهْزِيَارَ ، عَنْ أَخِيهِ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الضَّرِيرِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ عِنْدَهُ إِسْمَاعِيلُ ابْنُهُ ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ قَبَالَةِ الْأَرْضِ ، فَأَجَابَنِي فِيهَا . فَقَالَ لَهُ إِسْمَاعِيلُ : يَا أَبَتِ ، إِنَّكَ لَمْ تَفْهَمْ مَا قَالَ لَكَ ! قَالَ : فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَيَّ ، لِأَنَّا كُنَّا يَوْمَئِذٍ نَأْتَمُّ بِهِ بَعْدَ أَبِيهِ ، فَقَالَ : إِنِّي كَثِيراً مَا أَقُولُ لَكَ : (الْزَمْنِي ، وَ خُذْ مِنِّي) فَلَا تَفْعَلُ . قَالَ : فَطَفِقَ إِسْمَاعِيلُ وَ خَرَجَ ، وَ دَارَتْ بِيَ الْأَرْضُ ، فَقُلْتُ : إِمَامٌ يَقُولُ لِأَبِيهِ : (إِنَّكَ لَمْ تَفْهَمْ) وَ يَقُولُ لَهُ أَبُوهُ : (إِنِّي كَثِيراً مَا أَقُولُ لَكَ أَنْ تَقْعُدَ عِنْدِي ، وَ تَأْخُذَ مِنِّي ، فَلَا تَفْعَلُ !) قَالَ : فَقُلْتُ : بِأَبِي أَنْتَ وَ أُمِّي ، وَ مَا عَلَى إِسْمَاعِيلَ أَنْ لَا يَلْزَمَكَ وَ لَا يَأْخُذَ عَنْكَ ، إِذَا كَانَ ذٰلِكَ وَ أَفْضَتِ الْأُمُورُ إِلَيْهِ ، عَلِمَ مِنْهَا مِثْلَ الَّذِي عَلِمْتَهُ مِنْ أَبِيكَ حِينَ كُنْتَ مِثْلَهُ ! ؟ قَالَ : فَقَالَ : إِنَّ إِسْمَاعِيلَ لَيْسَ مِنِّي كَأَنَا مِنْ أَبِي . قَالَ : قُلْتُ : إِنَّا لِلّٰهِ وَ إِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ، ثُمَّ إِنَّا لِلّٰهِ وَ إِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ، فَمَنْ بَعْدَكَ ؟ - بِأَبِي أَنْتَ وَ أُمِّي - فَقَدْ كَانَتْ فِي يَدِي بَقِيَّةٌ مِنْ نَفْسِي ، وَ قَدْ كَبِرَتْ سِنِّي ، وَ دَقَّ عَظْمِي ، وَ جَاءَ أَجَلِي ، وَ أَنَا أَخَافُ أَنْ أَبْقَى بَعْدَكَ . قَالَ : فَرَدَدْتُ عَلَيْهِ هٰذَا الْكَلَامَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، وَ هُوَ سَاكِتٌ لَا يُجِيبُنِي ، ثُمَّ نَهَضَ فِي الثَّالِثَةِ ، وَ قَالَ : لَا تَبْرَحْ . فَدَخَلَ بَيْتاً كَانَ يَخْلُو فِيهِ ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ

يُطِيلُ فِيهِمَا، وَ دَعَا فَاطَالَ الدُّعَاءَ. ثُمَّ دَعَانِي، فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ. فَبَيْنَا
انَا عِنْدَهُ، إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ الصَّالِحُ، وَهُوَ غُلَامٌ حَدَثٌ، وَبِيَدِهِ دِرَّةٌ،
وَهُوَ يَبْتَسِمُ ضَاحِكاً. فَقَالَ لَهُ ابُوهُ: بِأَبِي انْتَ وَ اُمِّي، مَا هٰذِهِ الْمِخْفَقَةُ
الَّتِي اَرَاهَا بِيَدِكَ؟ فَقَالَ: كَانَتْ مَعَ اِسْحَاقَ يَضْرِبُ بِهَا بَهِيمَةً لَهُ،
فَاَخَذْتُهَا مِنْهُ. فَقَالَ: اُدْنُ مِنِّي. فَالْتَزَمَهُ، وَ قَبَّلَهُ، وَ اَقْعَدَهُ اِلٰى جَانِبِهِ،
ثُمَّ قَالَ: اِنِّي لَاَجِدُ بِابْنِي هٰذَا مَا كَانَ يَعْقُوبُ يَجِدُ بِيُوسُفَ. قَالَ:
فَقُلْتُ: بِاَبِي اَنْتَ وَ اُمِّي، زِدْنِي. فَقَالَ: مَا نَشَا فِينَا - اَهْلَ الْبَيْتِ -
نَاشِئٌ مِثْلُهُ. قَالَ: فَقُلْتُ: زِدْنِي. قَالَ: فَقَالَ: تَرَى ابْنِي هٰذَا؟ اِنِّي لَاَجِدُ
بِهِ كَمَا كَانَ اَبِي يَجِدُ بِي. قَالَ: قُلْتُ: يَا سَيِّدِي زِدْنِي. قَالَ: اِنَّ اَبِي كَانَ
اِذَا دَعَا، فَاَحَبَّ اَنْ يُسْتَجَابَ لَهُ، وَقَّفَنِي عَنْ يَمِينِهِ، ثُمَّ دَعَا وَ اَمَّنْتُ،
وَ اِنِّي لَاَفْعَلُ ذٰلِكَ بِابْنِي هٰذَا، وَ لَقَدْ ذَكَرْتُكَ اَمْسِ فِي الْمَوْقِفِ
فَدَعَوْتُ لَكَ كَمَا كَانَ اَبِي يَدْعُولِي - وَابْنِي هٰذَا يُؤَمِّنُ، وَاِنِّي لَا اَحْتَشِمُ
مِنْهُ كَمَا كَانَ اَبِي لَا يَحْتَشِمُ مِنِّي. قَالَ: فَقُلْتُ: يَا سَيِّدِي زِدْنِي. قَالَ: اَ
تَرَى ابْنِي هٰذَا؟ اِنِّي لَاَئْتَمِنُهُ عَلٰى مَا كَانَ اَبِي يَأْتَمِنُنِي عَلَيْهِ. فَقُلْتُ: يَا
مَوْلَايَ، زِدْنِي. فَقَالَ: اِنَّ اَبِي كَانَ اِذَا خَرَجَ اِلٰى بَعْضِ اَرْضِهِ، اَخْرَجَنِي
مَعَهُ فَرَآنِي اَنْعُسُ فِي الطَّرِيقِ، اَمَرَنِي فَاَدْنَيْتُ رَاحِلَتِي مِنْ رَاحِلَتِهِ،
ثُمَّ وَسَّدَنِي ذِرَاعَهُ، وَ نَاقَتَانَا مُقْتَرِنَانِ مَا يَفْتَرِقَانِ، فَنَكُونُ كَذٰلِكَ
اللَّيْلَتَيْنِ وَ الثَّلَاثَ، وَ اِنَّ ابْنِي يَصْنَعُ هٰذَا، عَلٰى مَا تَرٰى مِنْ حَدَاثَةِ
سِنِّهِ، كَمَا كُنْتُ اَصْنَعُ. قَالَ: قُلْتُ: يَا مَوْلَايَ، زِدْنِي. قَالَ: اِنَّ اَبِي كَانَ
يَأْتَمِنُنِي عَلٰى كُتُبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ بِخَطِّ عَلِيِّ بْنِ اَبِي
طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَاِنِّي لَاَئْتَمِنُ ابْنِي هٰذَا عَلَيْهِ، فَهِيَ عِنْدَهُ الْيَوْمَ.
قَالَ: قُلْتُ: يَا مَوْلَايَ، زِدْنِي. قَالَ: قُمْ فَخُذْ بِيَدِهِ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَهُوَ
مَوْلَاكَ وَاِمَامُكَ مِنْ بَعْدِي، لَا يَدَّعِيهَا فِيمَا بَيْنِي وَ بَيْنَهُ - اَحَدٌ اِلَّا كَانَ

مُفْتَرِیاً. یَا فُلَانُ، اِنْ اَخَذَ النَّاسُ یَمِیناً وَ شِمَالاً، فَخُذْ مَعَهُ، فَاِنَّهُ مَوْلَاكَ وَ صَاحِبُكَ، اَمَا اِنَّهُ لَمْ یُؤْذَنْ لِی فِی اَوَّلِ مَا كَانَ مِنْكَ. قَالَ: فَقُمْتُ اِلَیْهِ، فَاَخَذْتُ بِیَدِهِ، فَقَبَّلْتُهَا وَ قَبَّلْتُ رَأْسَهُ، وَ سَلَّمْتُ عَلَیْهِ، وَ قُلْتُ: اَشْهَدُ اَنَّكَ مَوْلَایَ وَ اِمَامِی. قَالَ: فَقَالَ لِی: اَجَلْ، صَدَقْتَ، وَ اَصَبْتَ، وَ قَدْ وُفِّقْتَ، اَمَا اِنَّهُ لَمْ یُؤْذَنْ لِی فِی اَوَّلِ مَا كَانَ مِنْكَ. قَالَ: قُلْتُ لَهُ: بِاَبِی اَنْتَ وَ اُمِّی، اُخْبِرُ بِهٰذَا؟ قَالَ: نَعَمْ، فَاَخْبِرْ بِهِ مَنْ تَثِقُ بِهِ، وَ اَخْبِرْ بِهِ فُلَاناً وَ فُلَاناً - رَجُلَیْنِ مِنْ اَهْلِ الْكُوفَةِ - وَ ارْفُقْ بِالنَّاسِ، وَ لَا تُلْقِیَنَّ بَیْنَهُمْ اَذًی. قَالَ: فَقُمْتُ فَاَتَیْتُ فُلَاناً وَ فُلَاناً، وَ هُمَا فِی الرَّحْلِ، فَاَخْبَرْتُهُمَا الْخَبَرَ. وَ اَمَّا فُلَانٌ: فَسَلَّمَ وَ قَالَ: سَلَّمْتُ وَ رَضِیتُ، وَ اَمَّا فُلَانٌ: فَشَقَّ جَیْبَهُ وَ قَالَ: لَا وَ اللّٰهِ، لَا اَسْمَعُ وَ لَا اُطِیعُ وَ لَا اُقِرُّ حَتّٰی اَسْمَعَ مِنْهُ. ثُمَّ نَهَضَ مُسْرِعاً مِنْ فَوْرِهِ - وَ كَانَتْ فِیهِ اَعْرَابِیَّةٌ - وَ تَبِعْتُهُ، حَتّٰی اِنْتَهٰی اِلٰی بَابِ اَبِی عَبْدِ اللّٰهِ عَلَیْهِ السَّلَامُ. قَالَ: فَاسْتَأْذَنَّا، فَاَذِنَ لِی قَبْلَهُ، ثُمَّ اَذِنَ لَهُ، فَدَخَلَ. فَقَالَ لَهُ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ عَلَیْهِ السَّلَامُ: یَا فُلَانُ (اَ یُرِیدُ كُلُّ امْرِءٍ مِنْكُمْ اَنْ یُؤْتٰی صُحُفاً مُنَشَّرَةً)؟ اِنَّ الَّذِی اَتَاكَ بِهِ فُلَانٌ اَلْحَقُّ، فَخُذْ بِهِ. قَالَ: فَقُلْتُ: بِاَبِی اَنْتَ وَ اُمِّی، اَنَا اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهُ مِنْ فِیكَ. فَقَالَ: اِبْنِی مُوسٰی (عَلَیْهِ السَّلَامُ) اِمَامُكَ وَ مَوْلَاكَ (مِنْ - خ) بَعْدِی، لَا یَدَّعِیهَا اَحَدٌ فِیمَا بَیْنِی وَ بَیْنَهُ اِلَّا كَاذِبٌ وَ مُفْتَرٍ. قَالَ: فَالْتَفَتَ اِلَیَّ - وَ كَانَ رَجُلاً لَهُ قَبَالَاتٌ یَتَقَبَّلُ بِهَا، وَ كَانَ یُحْسِنُ كَلَامَ النَّبَطِیَّةِ - فَالْتَفَتَ اِلَیَّ فَقَالَ: (رزقه) قَالَ: فَقَالَ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ: اِنَّ (رزقه) بِالنَّبَطِیَّةِ: خُذْ هٰذَا، اَجَلْ خُذْهَا.

۵۶ - ابوجعفر ضریر نے اپنے والد سے نقل کیا ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں موجود تھا۔ میں نے آپؑ سے پوچھا کہ زمین کے مقابل کیا ہے اور آپؑ نے مجھے اُس کا جواب دیا۔

تو اسماعیل کہنے لگا: بابا جانؑ! شاید آپؑ نے اِس شخص کا سوال نہیں سمجھا؟

یہ سن کر مجھے شاق ہوا کہ ہم تو اِسے اپنے باباؑ کے بعد اپنا امام سمجھتے تھے۔

امامؑ نے اُن سے فرمایا: میں اُکثر تم سے کہتا ہوں کہ میرے پاس بیٹھو اور مجھ سے سیکھو مگر تم توجہ نہیں دیتے۔

اِس کے بعد اسماعیل وہاں سے چلا گیا اور میں حیران و پریشان دیکھتا رہ گیا۔ میں اِسی خیال میں ڈوبا ہوا تھا کہ ہمارا (بعد میں ہونے والا) امام اپنے باباؑ سے کہتا ہے کہ آپؑ نے بات سمجھی نہیں۔ اور امامؑ اُس سے فرماتے ہیں کہ میں تمہیں اُکثر کہتا ہو کہ میرے پاس بیٹھا کرو اور مجھ سے سیکھو مگر تم توجہ نہیں کرتے۔

بالآخر مجھ سے رہا نہ گیا اور میں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپؑ پر قربان جائیں! کیا وجہ ہے کہ جنابِ اسماعیلؑ آپؑ کے پاس بیٹھ کر نہیں سیکھتے؟ اگر وہ آپؑ کے پاس بیٹھیں اور آپؑ اپنے علوم و اسرار انہیں ودیعت فرمائیں۔ تو وہ آپؑ سے اُن کا چیزوں کا علم حاصل کر لیں گے جو آپؑ نے اپنے باباؑ سے سیکھی ہیں۔ کہ جب آپؑ اُن کی طرح تھے؟!

تو امامؑ نے فرمایا: اسماعیل میرے بعد امامت کا وارث نہیں کہ جیسے میں اپنے باباؑ کے بعد منصبِ امامت کا وارث بنا ہوں۔

یہ سن کر میں نے بے اختیار دو مرتبہ انا للہ و انا الیہ راجعون کہا۔ اُس کے بعد میں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپؑ پر قربان! میری آخری سانسیں قریب ہیں، عمر زیادہ ہوگئی ہے، ہڈیوں میں توانائی باقی نہیں اور موت کو بہت قریب دیکھ رہا ہوں۔ مجھے ڈر ہے کہ کہیں آپؑ کے بعد امامؑ (کی معرفت) کے بغیر ہی نہ رہ جاؤں؟

میں نے تین بار اپنی بات کا تکرار کیا۔ مگر امامؑ خاموش رہے اور کوئی جواب نہیں دیا۔ تیسری بار عرض کرنے پر امامؑ اپنی جگہ سے اُٹھے اور فرمایا کہ یہیں ٹھہرو۔

پھر امامؑ نے اپنے حجرے میں تشریف لے گئے جہاں خلوت میں خدا سے راز و نیاز میں مشغول ہوتے تھے۔ اندر جا کر امامؑ نے دو رکعتیں پڑھیں جو کافی طویل تھیں۔ اِس کے بعد دعا و مناجات میں مشغول ہو گئے اور خدا سے خوب راز و نیاز کیا۔ پھر امامؑ مجھے اپنے پاس

بلایا تو میں آپؑ کی خدمت میں چلا گیا۔ میں ابھی آپؑ کے پاس ہی تھا کہ عبد صالح (امام موسیٰ کاظم علیہ السلام) وہاں تشریف لائے۔ وہ اُس وقت نو عمر تھے۔ اُن کے دستِ مبارک میں ایک کوڑا تھا اور وہ تبسم فرما رہے تھے۔

امام صادقؑ نے اُن سے فرمایا: میرے ماں باپ آپؑ پر قربان! اِس کوڑے کی حقیقت کیا ہے جو آپؑ نے ہاتھ میں لیا ہوا ہے۔

اُنہوں نے فرمایا: یہ جناب اسحاق (بن امام جعفر صادقؑ) کے پاس تھا اور وہ اِس سے حیوان کو مار رہے تھے۔ تو میں نے اُن سے لے لیا۔

امامؑ نے اُن سے فرمایا: میرے قریب آئیں۔ پھر امامؑ نے اُنہیں سینے سے لگایا، پیار کیا اور اپنے پہلو میں بٹھا لیا۔ پھر فرمایا: میں اپنے اس بیٹے کو ایسا پاتا ہوں جیسے حضرت یعقوب علیہ السلام جناب یوسفؑ کو پاتے تھے۔

میں نے عرض: میرے ماں باپ آپؑ پر قربان! مزید ارشاد فرمائیے۔

امامؑ نے فرمایا: ہم اہل بیتؑ میں کوئی بھی اِن (امام موسیٰ کاظمؑ) کی مانند پروان نہیں چڑھا۔

میں نے عرض کی: مزید فرمائیے۔

امامؑ نے فرمایا: میرے اِس بیٹے کو دیکھ رہے ہو۔ میں اِسے ویسا ہی پاتا ہوں۔ جیسے میرے باباؑ مجھے پاتے تھے۔

میں نے کہا: میرے آقاؑ! کچھ اور ارشاد فرمائیے۔

امامؑ نے فرمایا: جب میرے باباؑ دعا کرنے لگتے اور چاہتے کہ اُن کی دعا قبول ہو تو مجھے اپنے دائیں کھڑا کر دیتے۔ اِس کے بعد میرے باباؑ دعا کرتے اور میں آمین کہتا۔ اب میں یہی کام اپنے اِس بیٹے کے ساتھ کرتا ہوں۔ کل مقام عرفہ پر میں نے تجھے یاد کیا اور تمہارے حق میں دعا کی۔ جیسے میرے باباؑ میرے لیے دعا کیا کرتے تھے۔ (میں دعا کرتا) اور میرا یہ بیٹا آمین کہتا۔ میں اس سے پردہ نہیں رکھتا جیسے میرے باباؑ مجھ سے پردہ نہیں رکھتے تھے۔

میں نے درخواست کی: میرے مولاؑ! مزید ارشاد فرمائیے۔

توامامؑ نے فرمایا: میرے اِس بچے کو دیکھتے ہو۔ میں وہ (تمام اسرارِ امامت ومواریث نبوت) اِس کے حوالہ کروں گا جو میرے باباؑ نے میرے سپرد کیے تھے۔

میں نے عرض کی: مولاؑ! مزید ارشاد کیجیے۔

امامؑ نے فرمایا: میرے بابا گھر سے اپنی کسی زمین پر گئے تو مجھے بھی اپنے ہمراہ لے گئے۔ میں نے دیکھا کہ راستے میں باباؑ پر نیند کی کیفیت طاری ہوگئی۔ اُنہوں نے مجھے حکم فرمایا تو میں اُن کے پاس چلا گیا اور اُن کے لیے بازو کا تکیہ بنا دیا۔ ہماری اونٹنیاں مل کر چلتی رہیں اور ایک دوسرے سے جدا نہ ہوئیں۔ ہم دو راتیں اور تین دن اُس سفر پہ رہے۔ میرا یہ بیٹا بھی میرے ساتھ ایسا پیار ہی کرتا ہے جیسے میں اپنے باباؑ کے ساتھ پیار کرتا تھا۔ حالانکہ یہ ابھی کم سن ہے۔

میں نے عرض کی: مولاؑ! مزید ارشاد کیجیے۔

امامؑ نے فرمایا: میرے باباؑ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ کتابیں میرے حوالہ کیں جو مولا امیر المومنینؑ کے دستِ مبارک سے لکھی ہوئی تھیں۔ اَب میں وہ اپنے اِس بیٹے کے حوالہ کروں گا۔ اور وہ آج بھی اِسی کے پاس ہیں۔

میں نے عرض کی: مولاؑ! مزید ارشاد فرمائیے۔

مولاؑ نے فرمایا: اُٹھو اور اُن کا دستِ مبارک تھام کر اُنہیں سلام کرو کہ وہ میرے بعد تمہارے مولا و امام ہیں۔ میرے اور اُن کے درمیان جو بھی امام ہونے کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے۔ اے شخص! اگر لوگ دائیں بائیں ہو بھی جائیں۔ تو تم اُن لوگوں کی پرواہ نہ کرنا اور میرے اِس بیٹے کے دامن کو تھامے رکھنا۔ بے شک یہ تمہارے مولا و آقا ہیں۔ پہلے جب تم میرے پاس آئے تو مجھے اجازت نہیں تھی کہ میں اِس حقیقت کو تم پہ منکشف کردوں۔ [1]

---

[1] اسماعیلیہ کا موقف ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی یہ روایت 'إنہ من نفسي' اصل میں اسماعیل بن جعفر علیہ السلام کے بارے میں تھی، جیسا کہ بعض قدیم نسخوں میں إن إسماعیل من نفسی کے الفاظ موجود ہیں (حاشیہ الامامہ والتبصرہ عربی)۔ ان کے مطابق بعد میں اسماعیلؑ کا نام حذف کر کے 'إنہ' رکھ دیا گیا تا کہ مفہوم مشتبہ ہو جائے۔ وہ یہ بھی دلیل دیتے ہیں کہ روایت میں عبد اللہ افطح اور اس کے بھائی کے والدین ایک ہی ہونے کا ذکر ہے، جو اسماعیلؑ کے حق میں قرینہ ہے، کیونکہ امام کاظمؑ کی والدہ مختلف تھیں۔ ←

یہ سن کر میں اُٹھا اور امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے دستِ مبارک کا بوسہ لیا۔ پھر میں نے آپؑ کا سر چوما اور سلام کہہ کر یوں اپنے ایمان کا اظہار کیا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ میرے مولا و امام ہیں۔

تو امامؑ موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: ٹھیک ہے، تم سچ کہتے ہو اور بالکل صحیح کہہ رہے ہو۔ تمہیں توفیقِ خاص ملی ہے۔ اِس سے پہلے مجھے اجازت نہیں تھی کہ تمہیں میرے متعلق بتایا جائے۔

میں نے پوچھا: میرے ماں باپ آپؑ پر قربان جائیں! کیا میں یہ خبر دوسروں تک پہنچادوں؟

تو امامؑ نے فرمایا: ہاں، جس پر تمہیں اعتماد ہوا ُسے اِس خبر سے آگاہ کردو۔ پھر امامؑ نے اہلِ کوفہ میں سے دو افراد کے نام لے کر فرمایا کہ اُنہیں بھی بتا دو۔ (پھر نصیحت کی کہ) لوگوں کے ساتھ نرمی اور محبت سے پیش آنا اور اُن کے درمیان اختلاف و نزاع سے اجتناب کرنا۔

اِس کے بعد میں نے امامؑ سے رخصت چاہی اور اُن دو افراد کے پاس آ گیا۔ وہ دونوں کہیں سفر پہ جانے لگے تھے۔ جب میں نے اُنہیں یہ خبر سنائی۔ تو ایک نے میری بات کو مان لیا اور کہا: میں قبول کرتا ہو اور اِس پر راضی ہو۔

مگر دوسرے شخص نے یہ خبر سنتے ہی گریبان چاک کر دیا اور کہا: خدا کی قسم! جب تک میں یہ بات خود امامؑ کی زبانِ مبارک سے نہ سن لو۔ اِسے ہرگز قبول نہیں کروں گا اور نہ ہی اطاعت واقرار کروں گا۔

← دوسری طرف، بعض علماء نے اسے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی امامت پر نص قرار دیا ہے۔ علامہ مازندرانی علیہ الرحمہ نے 'شرح اصول کافی' میں لکھا کہ إنه من نفسي سے مراد ہے کہ وہ روحانی و جسمانی دونوں نسبتوں سے امامؑ کے ساتھ ہے اور صفات میں کامل مشابہت رکھتا ہے۔ (شرح اُصول الکافی، ج6، ص64) علامہ مجلسی قدس سرہ نے بھی 'مرآۃ العقول' میں یہی مفہوم بیان کرتے ہوئے اسے امامت امام کاظم علیہ السلام پر نص قرار دیا۔ (مرآۃ العقول، ج3، ص239)

البتہ بعض ناقدین نے روایت کی سند پر کلام کیا ہے کیونکہ اس میں 'فضیل بن زبیر' اور 'طاہر' جیسے مجہول راوی موجود ہیں، اس لیے عقائد کے باب میں اسے معتبر نہیں مانا جاتا۔ (محشی: سیّد علی اصدق نقوی)

پھر وہ جلدی سے اُٹھا اور فوراً امامؑ کی طرف روانہ ہو گیا۔ اُس کے مزاج میں تھوڑا بدو پن تھا۔ بہر حال میں بھی اُس کے پیچھے چلا گیا۔ وہ امام صادق علیہ السلام کے دروازے پر پہنچا۔ اور ہم دونوں نے اندر آنے کی اجازت چاہی۔ تو امامؑ نے اُس سے پہلے مجھے اجازت دی۔ پھر اُسے اجازت دے دی اور وہ بھی اندر آ گیا۔ امام صادق علیہ السلام نے اُس فرمایا: اے شخص! کیا تم میں سے ہر کوئی یہ چاہتا ہے کہ اُسے کھلی کتابیں دی جائیں؟! یہ شخص تمہارے پاس جو خبر لے کر آیا وہ حق ہے اُسے قبول کرو۔

یہ سن کر وہ کہنے لگا: میرے ماں باپ آپؑ پر قربان جائیں! میں آپؑ کی زبان مبارک سے خود سننا چاہتا تھا۔ تو صادق آلِ محمدؑ نے فرمایا: میرا بیٹا موسیٰ کاظم علیہ السلام میرے بعد آپ کا امام اور مولا ہے۔ میرے اور اِن کے درمیان جو بھی امامت کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا اور افتراء کرنے والا ہے۔

پھر وہ میری طرف متوجہ ہوا۔ وہ میرے ساتھ ایک مخصوص انداز میں بات کرتا تھا۔ وہ نبطی زبان بہت اچھی بولتا تھا۔ اُس نے میری طرف دیکھ کر کہا: رزقہ (یعنی میں اِس کی بات مان لوں۔)

تو صادق آلِ محمدؑ نے فرمایا: نبطی زبان میں رزقہ کا مطلب ہے: میں اِس کی بات مان لوں؟

ہاں (میں بھی کہتا ہوں:) اِس نے جو کہا ہے اُسے تسلیم کرلو۔ [1]

57 مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ ، قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَوْماً ، وَ نَحْنُ عِنْدَهُ لِعَبْدِ اللهِ : اِذْهَبْ فِي حَاجَةِ كَذَا وَ كَذَا ، فَقَالَ لَهُ: وَجِّهْ فُلَاناً ، فَإِنَّهُ لَا يُمْكِنُنِي ، وَ نَحْوَ ذٰلِكَ ، قَالَ: فَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، وَ هُوَ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ الْعَنْهُ ، أَبَى اللهُ أَنْ لَا يُعْبَدَ ، وَ إِنْ رَغِمَ أَنْفُكَ ، يَا فَاجِرُ . ثُمَّ دَعَا أَبَا الْحَسَنِ

[1] اثبات الوصیۃ: ۱۸۷، بصائر الدرجات: ۳۳۶، الکافی: جلد ۱ ص ۳۰۹؛

مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَالَ لَنَا: عَلَيْكُمْ بِهَذَا بَعْدِي، فَهُوَ - وَ اللهِ - صَاحِبُكُمْ..

۵۷۔ جناب سلیمان بن خالد سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: ایک دن میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں موجود تھا۔ تو آپؑ نے عبداللہ سے کہا کہ جاؤ فلاں فلاں کام کر کے آؤ۔

اُس نے کہا: اگر آپؑ فلاں کو اِس کام کے لیے بھیج دیتے (تو اچھا ہوتا) مجھ سے یہ کام ہونے والا نہیں۔

اُس کا یہ کہنا تھا کہ امامؑ کے چہرے پر غضب کے آثار نمودار ہوئے اور آپؑ یہ کہہ رہے تھے: خدایا! اِس پر لعنت بھیج۔

اے فاجر! خدا تمہاری کوئی بھی عبادت قبول نہیں کرے گا۔ چاہے تم اپنی ناک رگڑتے رہ جاؤ۔

پھر آپؑ نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو بلا کر فرمایا: تم لوگوں پر واجب ہے کہ میرے بعد اِن کی اتباع کرو۔ خدا کی قسم! یہ تمہارے آقا و مولا ہیں۔ [1]

58 وَ عَنْهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَمْزَةَ الْقُمِّيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْقُرَشِيِّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الْبِلَادِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ، يَقُولُ: لَعَنَ اللهُ عَبْدَ اللهِ، فَلَقَدْ كَذَبَ عَلَى أَبِي عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَادَّعَى أَمْراً كَانَ لِلَّهِ سَخَطاً فِي السَّمَاءِ.

۵۸۔ ابراہیم بن ابی البلاد سے مروی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی زبان مبارک سے سنا، آپؑ فرما رہے تھے:

خدا عبداللہ پر لعنت کرے! اُس نے میرے باباؑ کی طرف جھوٹی نسبت دیتے ہوئے ایسے اَمر کا دعویٰ کیا ہے۔ جو آسمان میں خدا کے غیظ و غضب کا سبب بنا ہے۔

***

---

[1] الکافی جلد ۱ ص ۳۱۰

باب ۱۴

حضرت اسماعیل بن جعفرؑ کا امام نہ ہونا

59حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ صَبِيحٍ قَالَ: جَاءَنِي رَجُلٌ فَقَالَ لِي تَعَالَ حَتَّى أُرِيَكَ ابْنَ الرَّجُلِ قَالَ فَذَهَبْتُ مَعَهُ قَالَ فَجَاءَ بِي إِلَى قَوْمٍ يَشْرَبُونَ فِيهِمْ إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ فَخَرَجْتُ مَغْمُوماً فَجِئْتُ إِلَى الْحَجَرِ فَإِذَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ مُتَعَلِّقٌ بِالْبَيْتِ يَبْكِي قَدْ بَلَّ أَسْتَارَ الْكَعْبَةِ بِدُمُوعِهِ قَالَ فَخَرَجْتُ أَشْتَدُّ فَإِذَا إِسْمَاعِيلُ جَالِسٌ مَعَ الْقَوْمِ فَرَجَعْتُ فَإِذَا هُوَ آخِذٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ قَدْ بَلَّهَا بِدُمُوعِهِ قَالَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لَقَدِ ابْتُلِيَ ابْنِي بِشَيْطَانٍ يَتَمَثَّلُ فِي صُورَتِهِ.

۵۹۔ ولید بن صبیح سے روایت ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص میرے پاس آیا اور کہنے لگا: آؤ میں تجھے دکھاتا ہوں کہ مرد (یعنی امام) کہاں ہے؟

میں اُس کی بات سن کر اُس کے ساتھ چل پڑا۔ وہ مجھے ایسے لوگوں کے پاس لے گیا جو شراب پی رہے تھے۔ اور اُن میں اسماعیل بن جعفر بھی موجود تھے۔

یہ منظر دیکھ کر مجھے بہت دکھ ہوا۔ اور میں پریشانی کے عالم میں حجرِ اسود کے پاس آ گیا۔ وہاں دیکھا تو جناب اسماعیل خانہ کعبہ سے لپٹ کر رو رہے ہیں۔ اور اُن کے آنسوؤں سے غلافِ کعبہ تر ہو گیا ہے۔

میں واپس چلا گیا۔ مگر وہاں جا کر دیکھا تو پھر وہی منظر ہے اور جناب اسماعیل شرابیوں کے پاس بیٹھے ہیں۔

میں حیران و پریشان دوبارہ حرمِ الٰہی میں آ گیا۔ اور دیکھتا ہوں کہ اُنہوں نے غلاف کعبہ کو پکڑا ہوا ہے اور وہ اُن کے آنسوؤں سے بھیگ چکا ہے۔

جب میں نے یہ واقعہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو سنایا تو آپؑ نے فرمایا:

میرے بیٹے کو شیطان کے ذریعہ آزمایا گیا ہے۔ اُس نے اُن کی شکل اختیار کی ہوئی تھی۔ [1]

***

[1] اکمال جلد ا ص ۷۰

باب ۱۵

عبداللہ بن جعفر کی امامت کا ابطال

60عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُمْرَانَ أَوْ غَيْرِهِ: عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ: قَالَ: قُلْتُ لَهُ: أَ كَانَ عَبْدُ اللهِ إِمَاماً؟ فَقَالَ: لَمْ يَكُنْ كَذٰلِكَ، وَ لَا أَهْلٌ لِذٰلِكَ، وَ لَا مَوْضِعُ ذَاكَ.

۶۰۔ محمد بن حمران یا کسی اور صحابی سے مروی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام موسی کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ کیا عبداللہ بن جعفر امام تھے؟

تو امامؑ نے جواب دیا: وہ امام نہیں تھے۔ وہ نہ اس منصب کے اہل تھے اور نہ ہی اس کا موضع و محل تھے۔

61وَ عَنْهُ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، قَالَ: لَمَّا مَضَى أَبُو عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، ارْتَحَلْتُ إِلَى الْمَدِينَةِ ، وَ النَّاسُ يَدْخُلُونَ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ ، فَدَخَلْتُ إِلَيْهِ، فَقُلْتُ: أَنْتَ الْإِمَامُ بَعْدَ أَبِيكَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ. فَقُلْتُ: إِنَّ النَّاسَ قَدْ كَتَبُوا عَنْ أَبِيكَ أَحَادِيثَ كَثِيرَةً، وَ يَسْأَلُونَكَ؟ فَقَالَ لِي: سَلْ. فَقُلْتُ: أَخْبِرْنِي كَمْ فِي مِائَتَيْ دِرْهَمٍ مِنْ زَكَاةٍ؟ قَالَ: خَمْسَةُ دَرَاهِمَ. فَقُلْتُ: فَفِي مِائَةٍ؟ فَقَالَ: دِرْهَمَيْنِ وَ نِصْفٌ. فَخَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهِ، وَ دَخَلْتُ مَسْجِدَ الرَّسُولِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ، وَ أَبُو الْحَسَنِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ جَالِسٌ، فَجَلَسْتُ مُقَابِلَهُ، وَ أَنَا أَقُولُ فِي نَفْسِي: إِلَى أَيْنَ؟ إِلَى أَيْنَ؟ إِلَى الْمُرْجِئَةِ ؟ إِلَى الْقَدَرِيَّةِ ؟ إِلَى الْحَرُورِيَّةِ ؟ فَقَالَ أَبُو الْحَسَنِ عَلَيْهِ

السَّلَامُ: اِلَیَّ لَا اِلَی الْمُرْجِئَةِ ، وَلَا اِلَی الْقَدَرِیَّةِ ، وَلَا اِلَی الْحَرُوْرِیَّةِ .
فَقُمْتُ، وَقَبَّلْتُ رَأْسَهٗ..

٦١۔ ھشام بن سالم سے روایت ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ جب امام جعفر صادق علیہ السلام کی شہادت ہوئی تو میں (تعزیت کے لیے) مدینہ گیا۔ وہاں جا کر دیکھا کہ لوگ عبداللہ بن جعفر کے پاس جا رہے ہیں۔ لہٰذا میں بھی اُس کے پاس چلا گیا۔ میں نے اُس سے پوچھا کہ کیا آپ اپنے باباؑ کے بعد امام ہیں؟

اُس نے کہا: جی ہاں۔

میں نے کہا: لوگوں نے آپ کے باباؑ کی بہت سی احادیث نقل کی ہوئی ہیں۔ اور وہ آپؑ سے سوال کرنا چاہتے ہیں؟

اُس نے کہا: پوچھو۔

میں نے کہا: مجھے بتائیے کہ دو سو درہم میں زکوٰۃ کتنی بنتی ہے؟ اُس نے جواب دیا: پانچ درہم۔

میں نے کہا: تو سو درہم میں کتنی ہوگی؟ اُس نے کہا: اڑھائی درہم۔

اس کے بعد میں وہاں سے نکلا اور مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں چلا گیا۔ وہاں دیکھا تو امام موسیٰ کاظم علیہ السلام تشریف فرما ہیں۔ میں اُن کے سامنے بیٹھ گیا اور دل میں کہہ رہا تھا: نہیں معلوم اَب کہاں آ گیا ہوں؟ یہ لوگ مرجئہ ہیں، یا قدریہ، یا حروریہ؟!

تو امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: تم میرے پاس آئے ہو۔ یہاں نہ مرجئہ ہیں، نہ قدریہ اور نہ ہی حروریہ۔

یہ سن کر میں اُٹھا اور میں نے امامؑ کے سرِ اقدس کا بوسہ لیا۔ [1]

62 وَعَنْهُ ، عَنْ اَبِیْهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ عُمَیْرٍ ، عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِنَا ، قَالَ:
قُلْتُ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ : اَنْتَ اِمَامٌ؟ فَقَالَ: نَعَمْ. فَقُلْتُ: اِنَّ الشِّیْعَةَ تَرْوِیْ: اَنَّ صَاحِبَ هٰذَا الْاَمْرِ یَکُوْنُ عِنْدَهٗ سِلَاحُ رَسُوْلِ اللهِ

---

[1] اثبات الوصیۃ، ص ۱۸۸

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ، فَمَا عِنْدَكَ مِنْهُ؟ فَقَالَ: عِنْدِي رُمْحُهُ. وَلَمْ يُعْرَفْ لِرَسُولِ اللهِ رُمْحٌ.

۶۲۔ محمد بن ابی عمیر نے کسی شیعہ راوی سے روایت نقل کی ہے۔ وہ کہتا ہے کہ میں نے عبداللہ بن جعفر سے پوچھا کہ کیا تم امام ہو؟

اُس نے جواب دیا: جی ہاں۔

میں نے کہا کہ شیعہ روایت کرتے ہیں کہ جو بھی منصبِ امامت پر فائز ہو اُس کے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہتھیار ہوتے ہیں۔ تو تمہارے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کونسی چیز ہے؟

اُس نے کہا: میرے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نیزہ ہے۔

جب کہ آپؐ کے ہتھیاروں میں نیزہ تھا ہی نہیں۔

63 مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ فُضَيْلٍ، عَنْ طَاهِرٍ: عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: كَانَ يَلُومُ عَبْدَ اللهِ، وَيُعَاتِبُهُ، وَيَعِظُهُ وَيَقُولُ: مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَكُونَ مِثْلَ أَخِيكَ؟ فَوَاللهِ، إِنِّي لَأَعْرِفُ النُّورَ فِي وَجْهِهِ. فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: أَلَيْسَ أَبِي وَأَبُوهُ وَاحِداً، وَأُمِّي وَأُمُّهُ وَاحِدَةً؟ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّهُ مِنْ نَفْسِي، وَأَنْتَ ابْنِي.

۶۳۔ طاہر سے روایت نقل ہوئی ہے۔ وہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ آپؑ عبداللہ کو ملامت کرتے، اُس کی سرزنش کرتے اور اُسے نصیحت کرتے ہوئے کہتے:

تمہیں کیا مانع ہے؟ کیوں اپنے بھائی کی طرح نہیں ہو جاتے؟ اللہ کی قسم! میں اُس کے چہرے پر نور دیکھتا ہوں۔

اِس پر عبداللہ نے کہا: کیا اُس کا اور میرا باپ ایک نہیں؟ کیا میری اور اُس کی ماں ایک نہیں؟!

اِس کے جواب میں امامؑ نے فرمایا: وہ میری جان ہے اور تم میرے بیٹے ہو۔ [1]

64 وَعَنْهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ وُهَيْبِ بْنِ حَفْصٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ

[1] الکافی جلد ۱ ص ۳۱۰

، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، جَالِساً بِمِنًى، فَسَأَلْتُهُ عَنْ مَسْأَلَةٍ، وَ عَبْدُ اللهِ جَالِسٌ عِنْدَهُ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا أَبَا بَصِيرٍ، هِيهِ الْآنَ. فَلَمَّا قَامَ عَبْدُ اللهِ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: تَسْأَلُنِي، وَ عَبْدُ اللهِ جَالِسٌ؟! فَقَالَ أَبُو بَصِيرٍ: وَ مَا لِعَبْدِ اللهِ؟ قَالَ: مُرْجِئٌ صَغِيرٌ..

۶۴۔ حضرت ابو بصیرؒ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں منیٰ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ میں نے آپؑ سے ایک مسئلہ پوچھا اور اُس وقت عبداللہ بھی آپؑ کے پاس تھا۔ تو امامؑ نے فرمایا: ابو بصیرؒ! ابھی نہ پوچھو۔

جب عبداللہ اُٹھ کر چلا گیا تو امامؑ نے فرمایا: تم عبداللہ کی موجودگی میں مجھ سے یہ مسئلہ پوچھنے لگے تھے؟

میں نے کہا: عبداللہ کو کیا مسئلہ ہے؟ (اُس کی موجودگی میں سوال کس لیے نہیں کرنا تھا؟)

تو امامؑ نے فرمایا: وہ چھوٹا مرجئی ہے۔

65 وَ عَنْهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ صَفْوَانَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْكَانَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَالَ: كُفُّوا عَمَّا تَسْأَلُونَ. فَأَمَرَنَا بِالسُّكُوتِ، حَتَّى قَامَ عَبْدُ اللهِ وَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهِ، فَقَالَ لَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّهُ لَيْسَ عَلَى شَيْءٍ مِمَّا أَنْتُمْ عَلَيْهِ، وَ إِنِّي لَبَرِيءٌ مِنْهُ، بَرِءَ اللهُ مِنْهُ!.

۶۵۔ جناب سلیمان بن خالد سے مروی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس موجود تھے۔ تو آپؑ نے فرمایا: اپنے سوال روک دو۔

یہ کہہ کر آپؑ نے ہمیں خاموش ہونے کا حکم دیا۔ یہاں تک کہ عبداللہ وہاں سے اُٹھ کر چلا گیا۔ تو امامؑ نے فرمایا: اِس کا وہ عقیدہ نہیں جو تم لوگوں کا ہے۔ میں اِس سے بری اور خدا بھی اِس سے بری ہے۔

***

باب ۱۶

واقفی مذہب کے وجود میں آنے کی علت

66 اَحْمَدُ بْنُ اِدْرِیْس ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِیسَی ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِیمَ ، عَنْ اَحْمَدَ بْنِ الْفَضْلِ ، عَنْ یُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَانِ ، قَالَ: مَاتَ اَبُو الْحَسَنِ عَلَیْهِ السَّلَامُ ، وَ لَیْسَ مِنْ قُوَّامِهِ اَحَدٌ اِلاَّ وَ عِنْدَهُ الْمَالُ الْکَثِیرُ ، فَکَانَ ذٰلِكَ سَبَبَ وُقُوفِهِمْ وَ جُحُودِهِمْ مَوْتَهُ ، وَ کَانَ عِنْدَ زِیَادٍ الْقَنْدِیِّ سَبْعُونَ اَلْفَ دِینَارٍ ، وَ عِنْدَ عَلِیِّ بْنِ اَبِی حَمْزَةَ ثَلَاثُونَ اَلْفَ دِینَارٍ ، وَ کَانَ اَحَدُ الْقُوَّامِ عُثْمَانَ بْنَ عِیسَی وَ کَانَ یَکُونُ بِمِصْرَ ، وَ کَانَ عِنْدَهُ مَالٌ کَثِیرٌ ، وَ سِتٌّ مِنَ الْجَوَارِی . قَالَ: فَبَعَثَ اِلَیْهِ اَبُو الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَیْهِ السَّلَامُ فِیهِنَّ وَ فِی الْمَالِ . فَکَتَبَ اِلَیْهِ: اِنَّ اَبَاكَ لَمْ یَمُتْ . فَکَتَبَ الیه: اِنَّ اَبِی قَدْ مَاتَ ، وَ قَدِ اقْتَسَمْنَا مِیرَاثَهُ ، وَ قَدْ صَحَّتِ الْاَخْبَارُ بِمَوْتِهِ وَ احْتَجَّ عَلَیْهِ . فَکَتَبَ اِلَیْهِ: اِنْ لَمْ یَکُنْ اَبُوكَ مَاتَ فَلَیْسَ لَكَ مِنْ ذٰلِكَ شَیْءٌ ، وَ اِنْ کَانَ مَاتَ فَلَمْ یَاْمُرْنِی بِدَفْعِ شَیْءٍ اِلَیْكَ ، وَ قَدْ اَعْتَقْتُ الْجَوَارِیَ وَ تَزَوَّجْتُهُنَّ ..

۶۶۔ جناب یونس بن عبد الرحمن سے روایت ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ جب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی شہادت ہوئی تو اُس وقت آپؑ کے جتنے بھی نائبین تھے۔ سب کے پاس بہت سا مال تھا۔ اِس لیے وہ واقفی ہوئے اور آپؑ کی موت کا انکار کر دیا۔

زیاد کندی کے پاس ستر ہزار دینار تھے۔ علی بن ابی حمزہ کے پاس تیس ہزار دینار تھے۔ آپؑ کا ایک نائب عثمان بن عیسیٰ تھا۔ جو مصر میں آپؑ کی نیابت کے اُمور انجام دیتا تھا۔ اُس کے پاس بھی کافی سارا مال اور چھے کنیزیں تھیں۔

جب امام علی رضا علیہ السلام نے اُسے کنیزوں اور مال کے بارے میں پیغام بھیجا۔

تو اُس نے جواب میں لکھا: آپؑ کے باباؑ کی وفات نہیں ہوئی۔

امامؑ نے اُسے دوبارہ خط لکھا کہ میرے باباؑ دنیا سے پردہ فرما چکے ہیں۔ ہم نے اُن کی میراث تقسیم کرلی ہے۔ اوراُن کی وفات کے بارے میں خبریں درست ہیں۔

اِس خط کے جواب میں اُس نے لکھا:

جب آپؑ کے بابا کی وفات ہی نہیں ہوئی۔ تو آپؑ اِس مطالبہ کے حق دار نہیں۔ اور اگر آپؑ کے باباؑ کی وفات ہو بھی گئی ہے۔ تو اُنہوں نے مجھے یہ چیزیں آپؑ کے سپرد کرنے کی وصیت نہیں کی تھی۔ باقی جہاں تک کنیزوں کی بات ہے۔ تو میں نے اُنہیں آزاد کر کے اُن کے ساتھ نکاح کرلیا ہے۔ [1]

***

[1] علل الشرائع جلد ۱ ص ۲۳۵

باب ۱۷

امام علی رضا علیہ السلام کی امامت کا بیان

67 اَحْمَدُ بْنُ اِدْرِيْس ، عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ النَّجَاشِيِّ الْاَسَدِيِّ ، قَالَ: قُلْتُ لِلرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ: اَنْتَ صَاحِبُ هٰذَا الْاَمْرِ؟ قَالَ: اِيْ - وَ اللهِ - عَلَى الْاِنْسِ وَ الْجِنِّ.

۶۷۔ عباس بن نجاشی اسدی سے مروی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے دریافت کیا کہ کیا اِس امر (دین و دنیا) کے مالک آپؑ ہیں۔ تو اُنہوں نے جواب دیا: ہاں! خدا کی قسم! میں تمام انسانوں اور جنوں کا امام ہوں۔ [1]

68 مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الشَّامِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُوسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَسْبَاطٍ، عَنِ الْحَسَنِ مَوْلَى اَبِي عَبْدِ اللهِ، عَنْ اَبِي الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ الْجَعْفَرِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ سَلِيطٍ الزَّيْدِيِّ ، قَالَ : لَقِينَا اَبَا عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ ، وَ نَحْنُ جَمَاعَةٌ، فَقُلْتُ لَهُ: بِاَبِي اَنْتَ وَ اُمِّي، اَنْتُمُ الْاَئِمَّةُ الْمُطَهَّرُونَ، وَ الْمَوْتُ لَا يَعْرَى مِنْهُ اَحَدٌ فَاَحْدِثْ اِلَيَّ شَيْئاً اُلْقِيهِ اِلَى مَنْ يَخْلُفُنِي. فَقَالَ لِي: نَعَمْ هٰؤُلَاءِ وُلْدِي، وَ هٰذَا سَيِّدُهُمْ - وَ اَشَارَ اِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ اِبْنِهِ -. وَ فِيهِ عِلْمُ الْحُكْمِ، وَ الْفَهْمُ، وَ السَّخَاءُ، وَ الْمَعْرِفَةُ بِمَا يَحْتَاجُ النَّاسُ اِلَيْهِ فِيمَا اخْتَلَفُوا - مِنْ اَمْرِ دِينِهِمْ -. وَ فِيهِ حُسْنُ الْخُلُقِ، وَ حُسْنُ الْجِوَارِ، وَ هُوَ بَابٌ مِنْ اَبْوَابِ اللهِ، وَ فِيهِ اُخْرَى هِيَ خَيْرٌ مِنْ هٰذَا كُلِّهِ. فَقَالَ اَبِي: مَا هِيَ بِاَبِي اَنْتَ وَ اُمِّي؟ قَالَ:

[1] بحار الانوار: جلد ۴۹ص ۱۰۶

يُخرِجُ اللهُ مِنهُ غَوثَ هٰذِهِ الْأُمَّةِ وَ غِيَاثَهَا، وَ عَلَمَهَا، وَ نُورَهَا، وَ فَهْمَهَا، وَ حِكْمَتَهَا، خَيْرَ مَوْلُودٍ، خَيْرَ نَاشِيءٍ، يَحْقُنُ اللهُ بِهِ الدِّمَاءَ، وَ يُصْلِحُ بِهِ ذَاتَ الْبَيْنِ، وَ يَلُمُّ بِهِ الشَّعْثَ، وَ يَشْعَبُ بِهِ الصَّدْعَ، وَ يَكْسُو بِهِ الْعَارِيَ، وَ يُشْبِعُ بِهِ الْجَائِعَ، وَ يُؤْمِنُ بِهِ الْخَائِفَ، وَ يُنْزِلُ بِهِ الْقَطْرَ، وَ يُؤْمِنُ بِهِ الْعِبَادَ. خَيْرَ كَهْلٍ، وَ خَيْرَ نَاشِيءٍ، تُسَرُّ بِهِ عَشِيرَتُهُ قَبْلَ أَوَانِ حُلُمِهِ، قَوْلُهُ حُكْمٌ، وَ صَمْتُهُ عِلْمٌ، يُبَيِّنُ لِلنَّاسِ مَا يَخْتَلِفُونَ فِيهِ. قَالَ: فَقَالَ أَبِي: بِأَبِي أَنْتَ وُلِدَ بَعْدُ؟ قَالَ: نَعَمْ. ثُمَّ قَطَعَ الْكَلَامَ. قَالَ يَزِيدُ: ثُمَّ لَقِيتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَعْدُ، فَقُلْتُ لَهُ: بِأَبِي أَنْتَ وَ أُمِّي، إِنِّي أُرِيدُ أَنْ تُخْبِرَنِي بِمِثْلِ مَا أَخْبَرَنِي بِهِ أَبُوكَ. قَالَ: فَقَالَ: كَانَ أَبِي فِي زَمَنٍ لَيْسَ هٰذَا زَمَانَهُ. قَالَ يَزِيدُ: فَقُلْتُ: مَنْ يَرْضَ مِنْكَ بِهٰذَا، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ! قَالَ: فَضَحِكَ، ثُمَّ قَالَ: أُخْبِرُكَ يَا أَبَا عُمَارَةَ: أَنِّي خَرَجْتُ مِنْ مَنْزِلِي، فَأَوْصَيْتُ بِالظَّاهِرِ إِلَى بَنِيَّ، وَ أَشْرَكْتُهُمْ مَعَ عَلِيٍّ ابْنِي، وَ أَفْرَدْتُهُ بِوَصِيَّتِي فِي الْبَاطِنِ. وَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فِي الْمَنَامِ، وَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَعَهُ، وَ مَعَهُ خَاتَمٌ وَ سَيْفٌ وَ عَصًا وَ كِتَابٌ وَ عِمَامَةٌ. قُلْتُ لَهُ: مَا هٰذَا؟ فَقَالَ: أَمَّا الْعِمَامَةُ: فَسُلْطَانُ اللهِ. وَ أَمَّا السَّيْفُ: فَعِزَّةُ اللهِ. وَ أَمَّا الْكِتَابُ: فَنُورُ اللهِ. وَ أَمَّا الْعَصَا: فَقُوَّةُ اللهِ. وَ أَمَّا الْخَاتَمُ: فَجَامِعُ هٰذِهِ الْأُمُورِ. ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ: وَ الْأَمْرُ يَخْرُجُ إِلَى عَلِيٍّ - عَلَيْهِ السَّلَامُ ابْنِكَ. قَالَ: ثُمَّ قَالَ: يَا يَزِيدُ، إِنَّهَا وَدِيعَةٌ عِنْدَكَ، فَلَا تُخْبِرْهَا إِلَّا عَاقِلاً، أَوْ عَبْداً اِمْتَحَنَ اللهُ قَلْبَهُ، أَوْ صَادِقاً، وَ لَا تَكْفُرْ نِعَمَ اللهِ. وَ إِنْ سُئِلْتَ عَنِ الشَّهَادَةِ، فَأَدِّهَا، فَإِنَّ اللهَ - تَبَارَكَ وَ تَعَالَى - يَقُولُ: إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا وَ قَالَ: وَ مَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهُ مِنَ اللهِ فَقُلْتُ: وَ اللهِ مَا كُنْتُ لِأَفْعَلَ

ذٰلِكَ اَبَداً. قَالَ: ثُمَّ قَالَ اَبُو الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: ثُمَّ وَصَفَهُ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ، فَقَالَ: عَلِيٌّ اِبْنُكَ الَّذِي يَنْظُرُ بِنُورِ اللهِ، وَ يَسْمَعُ بِفَهْمِهِ وَ يَنْطِقُ بِحِكْمَتِهِ، يُصِيبُ فَلَا يُخْطِئُ، وَ يَعْلَمُ فَلَا يَجْهَلُ، يَعْلَمُ حُكْماً وَ عِلْماً. وَ مَا اَقَلَّ مُقَامَكَ مَعَهُ، اِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ كَاَنْ لَمْ يَكُنْ، فَاِذَا رَجَعْتَ مِنْ سَفَرِكَ، فَاَوْصِ وَ اَصْلِحْ اَمْرَكَ، وَ اُفْرُغْ مِمَّا اَرَدْتَ، فَاِنَّكَ مُنْتَقِلٌ عَنْهُ وَ مُجَاوِرٌ غَيْرَهُ فَاجْمَعْ وُلْدَكَ، وَ اَشْهِدِ اللهَ عَلَيْهِمْ جَمِيعًا، وَ كَفَى بِاللهِ شَهِيداً ثُمَّ قَالَ: يَا يَزِيدُ، اِنِّي اُؤْخَذُ فِي هَذِهِ السَّنَةِ، وَ الْاَمْرُ اِلَى اِبْنِي عَلِيٍّ، سَمِيِّ عَلِيٍّ وَ عَلِيٍّ: اَمَّا عَلِيٌّ الْاَوَّلُ: فَعَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ وَ اَمَّا عَلِيٌّ الْآخَرُ: فَعَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ. اُعْطِيَ فَهْمَ الْاَوَّلِ، وَ حِكْمَتَهُ، وَ بَصَرَهُ وَ وُدَّهُ، وَ دِينَهُ وَ مِحْنَةَ الْآخِرِ، وَ صَبْرَهُ عَلَى مَا يَكْرَهُ. وَ لَيْسَ لَهُ اَنْ يَتَكَلَّمَ اِلَّا بَعْدَ هَارُونَ بِاَرْبَعِ سِنِينَ، فَاِذَا مَضَتْ اَرْبَعُ سِنِينَ، فَاسْاَلْهُ عَمَّا شِئْتَ يُجِبْكَ اِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى. ثُمَّ قَالَ: يَا يَزِيدُ، فَاِذَا مَرَرْتَ بِهَذَا الْمَوْضِعِ، وَ لَقِيتَهُ، وَ سَتَلْقَاهُ، فَبَشِّرْهُ، اَنَّهُ سَيُولَدُ لَهُ غُلَامٌ اَمْرُهُ مَيْمُونٌ مُبَارَكٌ. وَ سَيُعْلِمُكَ: اَنَّكَ لَقِيتَنِي، فَاَخْبِرْهُ عِنْدَ ذٰلِكَ: اَنَّ الْجَارِيَةَ الَّتِي يَكُونُ مِنْهَا هَذَا الْغُلَامُ جَارِيَةٌ مِنْ اَهْلِ بَيْتِ مَارِيَةَ الْقِبْطِيَّةِ، جَارِيَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ، وَ اِنْ قَدَرْتَ اَنْ تُبَلِّغَهَا عَنِّي السَّلَامَ فَافْعَلْ ذٰلِكَ. قَالَ يَزِيدُ: فَلَقِيتُ بَعْدَ مُضِيِّ اَبِي اِبْرَاهِيمَ - عَلِيّاً عَلَيْهِ السَّلَامُ -. فَبَدَاَنِي، فَقَالَ لِي: يَا يَزِيدُ، مَا تَقُولُ فِي الْعُمْرَةِ؟ فَقُلْتُ: فِدَاكَ اَبِي وَ اُمِّي، ذٰلِكَ اِلَيْكَ، وَ مَا عِنْدِي نَفَقَةٌ. فَقَالَ: سُبْحَانَ اللهِ، مَا كُنَّا نُكَلِّفُكَ وَ لَا نَكْفِيكَ. فَخَرَجْنَا حَتَّى اِذَا اِنْتَهَيْنَا اِلَى ذٰلِكَ الْمَوْضِعِ، اِبْتَدَاَنِي فَقَالَ: يَا يَزِيدُ، اِنَّ هَذَا الْمَوْضِعَ لَكَثِيرًا مَا لَقِيتَ فِيهِ خَيْراً. فَقُلْتُ: نَعَمْ، ثُمَّ قَصَصْتُ عَلَيْهِ الْخَبَرَ. فَقَالَ لِي: اَمَّا الْجَارِيَةُ فَلَمْ تَجِئْ بَعْدُ، فَاِذَا دَخَلَتْ اَبْلَغْتُهَا مِنْكَ

اَلسَّلَامُ. فَانْطَلَقَتْ اِلٰی مَکَّةَ وَ اِشْتَرَاهَا فِیْ تِلْكَ السَّنَةِ، فَلَمْ تَلْبَثْ اِلَّا قَلِیْلاً حَتّٰی حَمَلَتْ، فَوَلَدَتْ ذٰلِكَ الْغُلَامَ. قَالَ یَزِیْدُ: وَ اِنْ کَانَ اِخْوَةُ عَلِیٍّ یَرْجُوْنَ اَنْ یَرِثُوْهُ فَعَادُوْنِیْ مِنْ غَیْرِ ذَنْبٍ. فَقَالَ لَهُمْ اِسْحَاقُ بْنُ جَعْفَرٍ: وَ اللّٰهِ، لَقَدْ رَاَیْتُهُ وَ اِنَّهُ لَیَقْعُدُ مِنْ اَبِیْ اِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ الْمَجْلِسَ الَّذِیْ لَا اَجْلِسُ فِیْهِ اَنَا..

۶۸۔ یزید بن سلیط زیدی سے روایت ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ مکہ کے راستے پر ہماری ملاقات امام جعفر صادق علیہ السلام سے ہوئی۔ ہم ایک جماعت کی صورت میں تھے۔تو میں نے امامؑ کی خدمت میں عرض کی: میرے ماں باپ آپؑ پر قربان جائیں! بے شک آپؑ ہی آئمہ طاہرینؑ ہیں۔لیکن موت سے فرار ممکن نہیں۔لہٰذا مجھے کوئی ایسی بات بتایئے جو میں اُن لوگوں تک پہنچادوں جنہیں میں پیچھے (اپنے علاقے میں) چھوڑ آیا۔

تو صادق آلِ محمدؑ نے مجھ سے فرمایا: ہاں تو سنو وہ میرے بیٹے ہیں۔پھر آپؑ نے اپنے بیٹے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی طرف اشارہ کرکے فرمایا:

یہ اُن سب کے سیدو آقا ہیں۔یہ علم وحکمت، فہم وفراست، جودوسخا اور اُن تمام چیزوں کی معرفت رکھتے ہیں۔جن کی لوگوں کو ضرورت ہے اور جو اِن کے دین سے متعلق ہیں۔ اِن میں حسنِ اخلاق اور حسنِ ہمسائیگی ہے۔یہ خدا کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہیں۔ اِس کے علاوہ اِن میں ایک ایسی صفت موجود ہے۔جو مذکورہ تمام صفات سے اَعلیٰ ہے۔

میرے والد نے پوچھا: میرے ماں باپ آپؑ پر قربان! وہ کون سی صفت ہے؟

تو امام صادق علیہ السلام نے جواب دیا: اِن کے وجودِ پاک سے اِس اُمت کا غوث ، اِس کی برسات، اِس اُمت کا علم، اس اُمت کا نور، اِس اُمت کا فہم اور اِس اُمت کی حکمت جلوہ گر ہو گی۔وہ (اپنے زمانے کے) سب سے افضل مولود اور مخلوق میں سب سے بلند مرتبے والے ہوں گے۔اُن کے ذریعہ خدا لوگوں کے خون ضائع ہونے سے بچائے گا۔لوگوں کے درمیان صلح وصفائی قائم کرے گا۔انتشار کو اتحاد سے بدلے گا اور خلا پر کرے گا۔بے لباس کو لباس دے گا۔بھوکے کا پیٹ بھرے گا۔خائف کو اَمان دے گا۔بارش نازل کرے گا اور لوگوں کو

اُمن وسلامتی عطا فرمائے گا۔

وہ سب سے افضل بزرگ اور مخلوق میں سب سے عالی مرتبہ ہوں گے۔اُن کا خاندان اُن کے جوان ہونے سے پہلے ہی اُن سے خوش وآسودہ حال ہوگا۔اُن کا بات کرنا حکمت اور خاموش رہنا علم ہوگا۔وہ لوگوں کے لیے اُن چیزوں کو واضح کریں گے۔جن میں وہ آپس میں اختلاف کررہے ہوں گے۔

میرے والد نے پوچھا: میرے ماں آپؑ پر قربان جائیں! کیا وہ ابھی دنیا میں نہیں آئے۔اور اُن کی ولادت باسعادت بعد میں ہوگی؟

تو امامؑ نے فرمایا: جی ہاں۔

یہ کہہ کر امامؑ نے اپنا کلام روک دیا۔

یزید کہتا ہے کہ پھر (کچھ عرصہ گزرنے کے بعد) میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے پاس گیا اور عرض کی: میرے ماں باپ آپؑ پر قربان ہوں۔میں چاہتا ہوں کہ آپؑ مجھے ویسے ہی خبر دیں جیسے آپؑ کے باباؑ نے دی تھی۔

تو امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: میرے باباؑ ایک وقت میں یہ باتیں کررہے تھے۔اور اب اِن باتوں کا وقت نہیں۔

میں نے کہا: جو آپؑ کے اِس جواب پر راضی ہوجائے (اور مزید سوال نہ کرے) اُس پر خدا کی لعنت ہو۔

اِس پر امام مسکرائے اور فرمایا: اے ابوعمارہؒ! (صبر کرو) میں تمہیں بتاتا ہوں۔ میں اپنے گھر سے نکلا تو اپنے تمام بیٹوں کو ایک ظاہری وصیت کی۔اور اُن کے ساتھ اپنے بیٹے امام علی رضا علیہ السلام کو بھی شامل کیا۔پھر اُنہیں باقی بھائیوں سے الگ کرکے اپنی باطنی وصیت کی۔

میں نے عالمِ خواب میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ امیر المومنین علیہ السلام آپؐ کے ساتھ ہیں۔اور اُن کے پاس ایک انگوٹھی، ایک تلوار، ایک عصا، ایک کتاب اور ایک عمامہ ہے۔

میں نے پوچھا: یہ کیا ہے؟

تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''عمامہ'' سے مراد خدا کی حکومت ہے۔''تلوار'' سے مراد

خدا کا غلبہ ہے۔ ''کتاب'' سے مراد خدا کا نور ہے۔ ''عصا'' سے مراد خدا کی قوت ہے۔ اور ''انگوٹھی'' اِن تمام چیزوں کو اپنے اندر محفوظ کیے ہوئے ہے۔

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اِس کے بعد اَمر امامت تمہارے بیٹے علی بن موسی الرضا علیہ السلام کو منتقل ہوگا۔

یہ خواب سنا کر امام موسی کاظم علیہ السلام نے مجھے مخاطب کیا اور فرمایا: اے یزید! یہ راز تمہارے پاس امانت ہے۔ یہ اُسی کے سامنے بیان کرنا جو عاقل ہو، یا جس کے دل کو خدا (ہماری محبت واطاعت پر) آزما چکا ہو، یا جو صادق ہو۔ اور دیکھو خدا کی نعمتوں کا کفر نہ کرنا۔

اگر تجھ سے اِس شہادت کے متعلق تقاضا کیا جائے تو اِسے ادا کر دینا۔ بے شک خدائے بزرگ و برتر فرماتا ہے:

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا ۙ

''بلاشبہ خدا تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں اُن کے اہل تک پہنچا دو۔'' (۱)

ایک دوسرے مقام پر فرماتا ہے:

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ

''اُس شخص سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اُس شہادت کو چھپائے کہ جو اُس کے پاس خدا کی طرف سے موجود ہو۔'' (۲)

تو میں نے عرض کی: اللہ کی قسم! میں آپؑ کے حکم کی پوری طرح تعمیل کروں گا۔

پھر امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے میرے بیٹے (امام رضاؑ) کی یہ صفات بیان کی ہیں:

''آپؑ کے فرزند امام علی رضا علیہ الصلوٰۃ والسلام خدا کے نور سے دیکھتے ہیں۔ خدا کے فہم سے سنتا ہیں۔ خدا کی حکمت کے ساتھ کلام کرتے ہیں۔ صحیح بات کہتا ہیں اور خطا نہیں کرتے۔ جانتے ہیں، بے خبر نہیں رہتے۔ اور علم وحکمت سے معمور ہیں۔

---

(۱) سورۃ النساء: ۵۸

(۲) سورۃ البقرہ: ۱۴۰

اَب آپؑ اُن کے ساتھ بہت کم عرصہ رہیں گے۔ گویا نہ ہونے کے برابر۔ لہٰذا جب آپؑ سفر سے واپس آئیں تو وصیت کریں اور اپنے معاملات کی اصلاح کریں۔ جس کام کا ارادہ کیا ہوا ہے اُسے فوری طور پر انجام دیں۔ آپؑ یہاں سے انتقال کر کے اُن کے غیر کے جوار و ہمسایگی میں جا رہے ہیں۔ اِس لیے اپنے بیٹوں کو اکٹھا کریں اور اُن پر خدا کو گواہ بنائیں۔ بے شک خدا کا گواہ ہونا کافی ہے۔

اِس کے بعد امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: اے یزید! اِس سال کے اندر اندر مجھے واپس بلا لیا جائے گا۔ اور اَمر امامت میرے بیٹے علیؑ کو منتقل ہوگا کہ جو دو علیوںؑ کے ہم نام ہیں۔ پہلے مولا علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں اور دوسرے مولا علی بن الحسین (امام سجاد) علیہ السلام ہیں۔

اُنہیں پہلے علیؑ کا فہم، حکمت، نظر، محبت اور دین عطا ہوگا۔ جب کہ دوسرے علیؑ کی طرف سے امتحان اور ناخوش گوار حالات پر صبر کرنا۔ اُنہیں ہارون کے مرنے سے چار سال بعد تک کلام کرنے کی اجازت نہ ہوگی۔ لیکن جب اُسے واصل جہنم ہوئے چار سال ہو جائیں گے تو جو بات تمہارا جی چاہے اُن سے پوچھنا۔ وہ تمہیں ان شاء اللہ اُس کا جواب دیں گے۔

اِس کے بعد امامؑ نے فرمایا: جب تم یہاں سے گزرو تو وہ تمہیں ملیں گے۔ اور وہ ضرور ملیں گے۔ اُس وقت تم اُنہیں بشارت دینا کہ آپؑ کے یہاں ایک لڑکا پیدا ہوگا۔ جس کا معاملہ بہت ہی اچھا اور برکت والا ہوگا۔

وہ تم سے پوچھیں گے کہ کیا تم مجھ (یعنی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام) سے ملے ہو۔ تو اُنہیں بتانا کہ جس کنیز سے وہ لڑکا ہوگا وہ کنیز اہل بیت جناب ماریہ قبطیہ کی کنیز ہے۔ جو کہ خود رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کنیز تھیں۔ اگر ہو سکے تو اُسے میرا اسلام پہنچا دیں۔ یزید کہتا ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے (دنیا سے) جانے کے بعد میں امام رضا علیہ السلام سے ملا۔ تو آپؑ نے مجھ سے فرمایا: اے یزید! عمرہ کرنے کے بارے میں تمہارا کیا ارادہ ہے؟

میں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپؑ پر قربان! میرے پاس تو وسائل نہیں۔

امام رضاؑ نے فرمایا: سبحان اللہ! کیا یہ ممکن ہے کہ ہم تمہیں عمرہ پہ جانے کا کہیں اور تمہاری مدد نہ کریں؟!

چنانچہ ہم عمرہ کے لیے روانہ ہو گئے۔ جب ہم اُسی مقام پر پہنچے (جس جگہ امام موسیٰ کاظمؑ نے مجھے آپؑ کے حوالے سے بشارت دی تھی۔) تو اُنہوں نے مجھ سے فرمایا: اے یزید! اِس جگہ سے مجھے بہت خیر و برکت نصیب ہوئی ہے۔

میں نے کہا: جی ہاں۔ پھر میں نے پورا واقعہ آپؑ کو بتا دیا۔

اُسے سن کر امامؑ نے فرمایا: وہ کنیز تو ابھی تک میرے پاس نہیں آئی۔ اگر آئی تو میں اُسے تمہارا اسلام ضرور پہنچا دوں گا۔

اِس کے بعد ہم مکہ گئے اور امامؑ نے اُسی سال وہ کنیز خرید لی۔ تھوڑا ہی عرصہ گزرا تھا کہ وہ حاملہ ہوئی اور اُس کے یہاں وہ لڑکا پیدا ہو گیا۔ (جس کی امام کاظمؑ نے بشارت دی تھی۔)

یزید کہتا ہے کہ امام رضا علیہ السلام کے بھائی اُمید لگائے بیٹھے تھے کہ وہ (معاذ اللہ) آپؑ کے (دنیا سے جانے کے بعد آپؑ کے ترکہ کے) وارث بنیں گے۔ جب آپؑ کا بیٹا پیدا ہوا تو اُنہوں نے بلا وجہ میرے ساتھ دشمنی شروع کر دی۔ اِس پر جناب اسحاق بن جعفرؑ نے اُنہیں سمجھایا کہ اللہ کی قسم! میں نے یزید کو دیکھا ہے کہ وہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی صحبتِ خاص میں بیٹھتا تھا۔ جس میں میرے لیے بیٹھنا جائز نہیں تھا۔ [1]

***

[1] پہلے نسخہ میں یہاں سے آگے ذکر نہیں۔ اور اُس کی تقریباً ایک سطر رہ گئی ہے۔ (بحار: ۵۰، ص ۲۸)

باب ۱۸

امام کی معرفت کے بغیر موت جاہلیت والی ہے

69 ... اَلْحَذَّاءُ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ، يَقُولُ: مَنْ مَاتَ لَا يَعْرِفُ اِمَامَهُ، مَاتَ مِيتَةَ جَاهِلِيَّةٍ كُفْرٍ وَنِفَاقٍ وَضَلَالٍ.

۶۹ ۔۔۔ حذاء سے روایت ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کی زبان مبارک سے سنا۔ آپؑ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے امامؑ کی معرفت کے بغیر دنیا سے چلا جائے۔ تو اُس کی موت جاہلیت، کفر، نفاق اور گمراہی والی ہوگی۔

70 وَعَنْهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ، عَنْ اَبِي جَمِيلَةَ، عَنْ اَبِي بَكْرٍ الْحَضْرَمِيِّ: عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: مَنْ مَاتَ وَلَيْسَ لَهُ اِمَامٌ، مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً.

۷۰۔ ابوبکر حضرمی سے روایت ہے کہ صادق آلِ محمد علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: جو شخص اِس حال میں مرے کہ اُس کا کوئی امام نہ ہو۔ (یعنی وہ کسی کو امام نہ مانتا ہو) تو اُس کی موت جاہلیت والی ہے۔

71 وَعَنْهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْمُكَارِي، عَنْ عَمَّارٍ: عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَنْ مَاتَ وَلَيْسَ لَهُ اِمَامٌ، مَاتَ مِيتَةَ جَاهِلِيَّةٍ كُفْرٍ وَشِرْكٍ وَضَلَالٍ.

۷۱۔ عمار سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی زبان مبارک سے سنا، آپؑ ارشاد فرما رہے تھے: جو شخص اِس حال میں مرے کہ اُس کا کوئی امام نہ ہو۔ تو وہ جاہلیت، کفر، شرک اور گمراہی کی موت مرا۔ [1]

***

[1] اکمال الدین جلد ۱ ص ۴۱۲، بحار الانوار: جلد ۲۷، ص ۱۳۴

باب ۱۹

امام کی معرفت کا وقت

72 مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْخَطَّابِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ : عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، قَالَ: قُلْتُ: الْإِمَامُ مَتَى يَعْرِفُ إِمَامَتَهُ ، وَ يَنْتَهِي الْأَمْرُ إِلَيْهِ؟ قَالَ: آخِرَ دَقِيقَةٍ مِنْ حَيَاةِ الْأَوَّلِ.

۷۲۔ علی بن اسباط نے کسی صحابی سے نقل کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا: امام کی امامت کا پتہ کس وقت لگتا ہے اور کب اُمر امامت اُسے منتقل ہوتا ہے؟

تو امام صادق علیہ السلام نے جواب دیا: اُس سے پہلے والے امام کی زندگی کے بالکل آخری منٹ (مرحلے) میں۔ [1]

73 عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ : عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : قَالَ: قُلْتُ لَهُ: إِذَا مَضَى الْإِمَامُ ، يَعْلَمُ الَّذِي يَكُونُ مِنْ بَعْدِهِ ، أَنَّهُ قَدْ مَضَى؟ فَقَالَ: نَعَمْ.

۷۳۔ حفص بن بختری سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا: جب ایک امام دنیا سے پردہ کرتا ہے۔ تو کیا اُس کے بعد والے امام کو علم ہوتا ہے کہ پہلے والا امامؑ دنیا سے رخصت ہو گیا ہے؟

امامؑ نے فرمایا: جی ہاں۔

74 مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قُتَيْبَةَ ، عَنْ مُؤَدِّبٍ كَانَ لِأَبِي جَعْفَرٍ

---

[1] بصائر الدرجات: ص ۴۷۷، ۴۷۸

عَلَيْهِ السَّلَامُ، اَنَّهُ قَالَ: كَانَ بَيْنَ يَدَيَّ يَوماً يَقْرَأُ فِي اللَّوْحِ، اِذْ رَمَى اَللَّوْحَ مِنْ يَدِهِ، وَ قَامَ فَزِعاً، وَ هُوَ يَقُولُ: اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ، مَضَى - وَ اللهِ - اَبِي عَلَيْهِ السَّلَامُ. فَقُلْتُ: مِنْ اَيْنَ عَلِمْتَ؟ قَالَ: دَخَلَنِي مِنْ اِجْلَالِ اللهِ وَ عَظَمَتِهِ شَيْءٌ لَمْ اَعْهَدْهُ. فَقُلْتُ: وَ قَدْ مَضَى؟! فَقَالَ: دَعْ عَنْكَ ذَا، اِئْذَنْ لِي اَنْ اَدْخُلَ اَلْبَيْتَ وَ اَخْرُجَ اِلَيْكَ، وَ اِسْتَعْرِضْنِي اَيَّ اَلْقُرْآنِ شِئْتَ، اَفِ لَكَ بِحِفْظِهِ. فَدَخَلَ اَلْبَيْتَ، فَقُمْتُ، وَ دَخَلْتُ فِي طَلَبِهِ، اِشْفَاقاً مِنِّي عَلَيْهِ، فَسَأَلْتُ عَنْهُ، فَقِيلَ: دَخَلَ هٰذَا اَلْبَيْتَ وَ رَدَّ اَلْبَابَ دُونَهُ، وَ قَالَ: لَا تُؤْذِنُوا عَلَيَّ اَحَداً حَتّٰى اَخْرُجَ اِلَيْكُمْ. فَخَرَجَ مُغْبَرّاً، وَ هُوَ يَقُولُ: اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ، مَضَى - وَ اللهِ - اَبِي. فَقُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ، وَ قَدْ مَضَى؟ فَقَالَ: نَعَمْ وَ وُلِّيتُ غُسْلَهُ وَ تَكْفِينَهُ، وَ مَا كَانَ ذٰلِكَ لِيَلِيَ مِنْهُ غَيْرِي. ثُمَّ قَالَ لِي: دَعْ عَنْكَ هٰذَا، اِسْتَعْرِضْنِي اَيَّ اَلْقُرْآنِ شِئْتَ، اَفِ لَكَ بِحِفْظِهِ. فَقُلْتُ: اَلْاَعْرَافَ. فَاسْتَعَاذَ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، ثُمَّ قَرَأَ: بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ: وَ اِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَاَنَّهُ ظُلَّةٌ وَ ظَنُّوا اَنَّهُ وَاقِعٌ بِهِمْ. فَقُلْتُ: المص فَقَالَ: هٰذَا اَوَّلُ السُّورَةِ، وَ هٰذَا نَاسِخٌ، وَ هٰذَا مَنْسُوخٌ، وَ هٰذَا مُحْكَمٌ، وَ هٰذَا مُتَشَابِهٌ، وَ هٰذَا خَاصٌّ، وَ هٰذَا عَامٌّ، وَ هٰذَا مَا غَلِطَ بِهِ اَلْكُتَّابُ، وَ هٰذَا مَا اِشْتَبَهَ عَلَى النَّاسِ..

۴۷۔ امام محمد تقی جواد علیہ السلام کے ایک تربیت یافتہ شاگرد سے مروی ہے، وہ بیان کرتا ہے کہ ایک دن امامؑ میرے سامنے ایک لوح کا مطالعہ کررہے تھے۔ تو وہ آپؑ کے ہاتھ سے گری اور آپؑ ایک دم سے کھڑے ہوگئے اور کہا: انا اللہ و انا الیہ راجعون۔ خدا کی قسم! میرے بابا دنیا سے رخصت ہوگئے ہیں؟

راوی کہتا ہے: میں نے عرض کی کہ آپؑ کو کیسے معلوم ہوا؟

تو امامؑ نے فرمایا کہ ابھی میں نے خدا کی ایسی جلالت وعظمت کا مشاہدہ کیا ہے جو

اِس سے پہلے نہیں کیا تھا۔

میں نے کہا: کیا واقعی امامؑ دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں؟!

تو امامؑ نے فرمایا: اَبھی ٹھہرو، میں اندر سے ہو کر آتا ہوں۔ اِس کے بعد مجھے قرآن کا جو بھی حصّہ کہو گے میں تمہیں حفظ سنا دوں گا۔

یہ کہہ کر امامؑ گھر میں تشریف لے گئے۔ کچھ دیر بعد مجھ سے تحمل نہ ہوا اور میں محبت کی وجہ سے امامؑ کے پیچھے چلا گیا۔ جب میں نے امامؑ کے بارے میں پوچھا تو جواب ملا کہ امامؑ اندر تشریف لے گئے ہیں اور دروازہ بند کر دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ جب تک میں خود باہر نہ آؤں کسی کو میرے پاس مت آنے دے۔

کچھ دیر کے بعد امامؑ غبار آلود باہر تشریف لائے اور اِس طرح استرجاع پڑھ رہے تھے:

انا للہ و انا الیہ راجعون، خدا کی قسم! میرے باباؑ دنیا سے رخصت ہو گئے ہیں۔

میں نے کہا: قربان جاؤں! کیا واقعی امامؑ دنیا سے رخصت ہو گئے ہیں؟ تو امامؑ نے فرمایا: جی ہاں، مجھے آپؑ کے غسل وکفن کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ میرے علاوہ کوئی بھی آپؑ کے غسل وکفن کی ذمہ داری نہیں ادا کر سکتا۔

پھر امامؑ نے مجھ سے فرمایا: اچھا تم اِس بات کو چھوڑو۔ اور قرآن کوئی حصّہ مجھ پر پیش کرو تو میں تمہیں وہ حفظ ہی سنا دوں گا۔ میں نے کہا: الاعراف۔ تو امامؑ نے شیطانِ مردود سے شر سے خدا کی پناہ مانگی اور اُس کے بعد بسملہ پڑھ کر یہ آیت تلاوت فرمائی:

وَإِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ فَوْقَهُمْ كَأَنَّهُ ظُلَّةٌ وَظَنُّوا أَنَّهُ وَاقِعٌ بِهِمْ

اور جب ہم نے پہاڑ کو ان کے اوپر اس طرح اٹھایا کہ گویا وہ سائبان ہو اور وہ یہ گمان کرنے لگے کہ وہ اُن پر گرنے ہی والا ہے۔ [1]

پھر میں نے کہا: المص۔

تو امامؑ نے فرمایا: یہ اِسی سورت کا ابتدائی حصّہ ہے۔

***

---

[1] سورۃ الاعراف: ۱۷۱

باب ۲۰

ایک امامؑ کے دنیا سے جانے کے بعد لوگوں کی ذمہ داری

75 عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْحِمْيَرِيُّ ، عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْبَرْقِيِّ وَ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ جَمِيعاً: عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، قَالَ: قُلْتُ لِاَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: اَصْلَحَكَ اللّٰهُ، بَلَغَنَا شَكْوَاكَ، فَاَشْفَقْنَا، فَلَوْ اَعْلَمْتَنَا: مَنْ بَعْدَكَ؟ فَقَالَ: اِنَّ عَلِيّاً عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ عَالِماً، وَ الْعِلْمُ يُتَوَارَثُ، وَ لاَ يَهْلِكُ عَالِمٌ اِلاَّ بَقِيَ مِنْ بَعْدِهِ مَنْ يَعْلَمُ مِثْلَ عِلْمِهِ اَوْ مَا شَاءَ اللّٰهُ. قُلْتُ: اَفَيَسَعُ النَّاسَ - اِذَا مَاتَ الْعَالِمُ - اَنْ لاَ يَعْرِفُوا الَّذِي بَعْدَهُ؟! فَقَالَ: اَمَّا اَهْلُ الْبَلْدَةِ فَلاَ - يَعْنِي الْمَدِينَةَ - وَ اَمَّا غَيْرُهُمْ مِنَ الْبُلْدَانِ فَقَدْرَ مَسِيرِهِمْ، اِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ: فَلَوْ لاَ نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَ لِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوا اِلَيْهِمْ، لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ. قَالَ: قُلْتُ: اَرَاَيْتَ مَنْ مَاتَ فِي ذٰلِكَ؟ . فَقَالَ: هُوَ بِمَنْزِلَةِ: مَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِراً اِلَى اللّٰهِ وَ رَسُولِهِ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ، فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ. قَالَ: قُلْتُ: فَاِذَا قَدِمُوا، بِاَيِّ شَيْءٍ يَعْرِفُونَ صَاحِبَهُمْ؟ قَالَ: يُعْطَى السَّكِينَةَ وَ الْوَقَارَ وَ الْهَيْبَةَ.

۷۵۔ جنابِ محمد بن مسلمؒ سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کی: خدا آپؑ پر رحمت نازل کرے! ہمیں آپؑ کی بیماری کی خبر ملی تو ہم ڈر سے گئے۔ اچھا ہوتا کہ اگر آپ ہمیں بتا دیتے کہ آپؑ کے بعد امام کون ہے؟

تو امامؑ نے جواب دیا: مولا علی علیہ السلام عالم تھے۔اور علم وراثتاً منتقل ہوتا ہے۔جب ایک عالم (امام) دنیا سے جاتا ہے۔تو اُس کے بعد دوسرا موجود ہوتا ہے۔جو اُسی جیسا عالم ہوتا ہے، یا جتنا خدا چاہتا ہے اُس کے پاس علم ہوتا ہے۔

میں نے پوچھا: اگر امام دنیا سے چلا جائے تو کیا لوگوں کو اُس کے بعد والے امامؑ کی معرفت کے حوالہ سے کوئی رخصت ہے؟

امامؑ نے فرمایا: شہر (یعنی مدینہ منورہ) والوں کو تو نہیں۔لیکن باقی شہروں میں رہنے والے اپنی مسافت کے حساب سے عذر رکھتے ہیں۔بے شک خدا فرماتا ہے:

''پھر کیوں نہ ہر گروہ میں سے ایک جماعت نکلے تاکہ وہ دین کا فہم حاصل کرے اور جب اپنی قوم کی طرف واپس آئے تو انہیں تنبیہ کرے تاکہ وہ (ہلاکت خیز باتوں سے) بچے رہیں۔'' (سورۃ توبہ: ۱۲۲)

میں نے پوچھا کہ اگر کوئی شخص امامؑ کی معرفت کی راہ میں دنیا سے چل بسے۔اُس کے بارے میں آپؑ کیا ارشاد فرماتے ہیں؟

تو امامؑ نے فرمایا: وہ ایسے ہی ہے کہ جیسے وہ اپنے گھر سے خدا اور اُس کے رسولؐ کی طرف ہجرت کے لیے نکلے، پھر اُسے موت آجائے تو اُس کا اجر خدا کے ذمہ ہوتا ہے۔

میں نے عرض کی: اگر لوگ امامؑ کے پاس جائیں تو کس نشانی سے امامؑ کو پہچانیں گے؟

صادق آلِ محمدؐ نے فرمایا: امامؑ کو سکینہ، وقار اور ہیبت عطا کی جاتی ہے۔[1]

76 وَ عَنْهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، وَ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ، قَالَ: قُلْتُ لَهُ: إِذَا هَلَكَ اَلْإِمَامُ، فَبَلَغَ قَوْماً بِحَضْرَتِهِمْ؟. قَالَ: يَخْرُجُونَ فِي اَلطَّلَبِ، (فَإِنَّهُمْ لاَ يَزَالُونَ فِي عُذْرٍ مَا دَامُوا فِي اَلطَّلَبِ) . قُلْتُ: يَخْرُجُونَ كُلُّهُمْ، أَوْ يَكْفِيهِمْ أَنْ يَخْرُجَ بَعْضُهُمْ؟ (قَالَ): إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ: فَلَوْ لاٰ نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طٰائِفَةٌ

[1] علل الشرائع: ص۵۹۱؛ بحار الانوار: ۲۷/۲۹۵؛ الکافی: جلد ۱ ص ۳۷۹؛ البرہان: جلد ۲ ص ۱۷۱

لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ، وَ لِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ، لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ. قَالَ: فَهَؤُلَاءِ الْمُقِيمُونَ فِي سَعَةٍ، حَتَّى يَرْجِعَ إِلَيْهِمْ أَصْحَابُهُمْ.

۷۶۔ یعقوب بن شعیب سے مروی ہے، اُن کا بیان ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر ایک امامؑ کی وفات ہو جائے اور یہ خبر اُن لوگوں کو پہنچے کہ جو امامؑ کی وفات کے وقت وہاں موجود نہ ہوں؟ (تو وہ کیا کریں؟)

امامؑ نے جواب دیا: وہ بعد والے امامؑ کی معرفت کے لیے نکلیں۔ (جب تک وہ بعد والے امامؑ کی تلاش میں ہوں گے اُن کا عذر قابل قبول ہوگا۔)

میں نے عرض کی: کیا وہ سب امامؑ کی تلاش کے لیے جائیں، یا اُن میں سے کچھ افراد نکلنا ہی کافی ہے؟

تو امامؑ نے جواب دیا: بے شک خدائے عزوجل فرماتا ہے:

فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ، وَلِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ، لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ

"پھر کیوں نہ ہر گروہ میں سے ایک جماعت نکلے تاکہ وہ دین کا فہم حاصل کرے اور جب اپنی قوم کی طرف واپس آئے تو انہیں تنبیہ کرے تاکہ وہ (ہلاکت خیز باتوں سے) بچے رہیں۔" (سورۃ توبہ: ۱۲۲)

امامؑ نے فرمایا: جو لوگ پیچھے ٹھہرے ہوں اُن کا عذر اُس وقت تک قابل قبول ہے کہ جب تک اُن کے ساتھی واپس آ جائیں۔ [1]

77 وَ عَنْهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنْ بَلَغَنَا وَفَاةُ الْإِمَامِ، كَيْفَ نَصْنَعُ؟ قَالَ: عَلَيْكُمُ النَّفِيرُ، قُلْتُ: النَّفِيرُ جَمِيعاً؟ قَالَ: إِنَّ اللهَ يَقُولُ: فَلَوْ لَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ

[1] الکافی (ج 1 ص 378)؛ علل الشرائع: ص ۵۹۱؛ بحار الانوار (27/295)؛ تفسیر البرہان (2/172)

طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ الْآيَة . قُلتُ: نَفَرْنَا، فَمَاتَ بَعْضُهُمْ فِي الطَّرِيقِ؟ قَالَ: فَقَالَ: إِنَّ اللهَ يَقُولُ: وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِراً إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللهِ.

۷۷۔عبد الاعلیٰ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر ہمیں امامؑ کی وفات کی خبر ملے۔تو ہماری کیا ذمہ داری بنتی ہے؟

امامؑ نے جواب دیا: تم پر (اگلے امامؑ کی معرفت کے لیے) جانا واجب ہے۔

میں نے پوچھا: کیا ہم سب پر جانا واجب ہے؟

امامؑ نے فرمایا: (سب پر جانا واجب نہیں۔ بلکہ) خداوندِ عالم قرآن کریم میں فرماتا ہے: ''ایسا کیوں نہیں ہوتا ہے کہ ہر فرقہ سے ایک گروہ جائے تا کہ وہ دین کو سمجھیں۔'' (سورۃ توبہ: ۱۲۲)

میں نے عرض کی: اگر ہم امامؑ کی معرفت کے لیے جائیں اور ہم میں سے کچھ افراد راستے میں ہی مر جائیں تو اُن کا کیا بنے گا؟

امامؑ نے فرمایا: بے شک خدا فرماتا ہے:

'' جو شخص اپنے گھر سے اللہ اور اُس کے رسولؐ کی طرف ہجرت کرے اور راستے میں اُسے موت آجائے تو اُس کا اجر خدا کے ذمہ ہوتا ہے۔ [1]

***

---

[1] علل الشرائع: ص ۵۹۱

باب ۲۱

ایک امامؑ کا انکار گویا سب آئمہؑ کا انکار

78سَعۡدُ بۡنُ عَبۡدِ اللهِ ، عَنۡ مُحَمَّدِ بۡنِ عِيسَى ، عَنۡ إِسۡمَاعِيلَ بۡنِ مِهۡرَانَ عَنۡ مُحَمَّدِ بۡنِ سَعِيدٍ ، عَنۡ اَبَانِ بۡنِ تَغۡلِبَ ، قَالَ: قُلۡتُ لِأَبِي عَبۡدِ اللهِ عَلَيۡهِ السَّلَامُ: مَنۡ عَرَفَ الۡأَئِمَّةَ وَلَمۡ يَعۡرِفِ الۡإِمَامَ الَّذِي فِي زَمَانِهِ، أَمُؤۡمِنٌ هُوَ؟ قَالَ: لَا، قُلۡتُ: أَمُسۡلِمٌ؟ قَالَ: مُسۡلِمٌ.

۷۸۔ ابان بن تغلب سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ اگر کوئی شخص (گزشتہ) آئمہ معصومینؑ کی معرفت رکھتا ہو۔ مگر اُسے اپنے زمانے کے امامؑ کی معرفت نہ ہو تو کیا وہ مومن ہے؟

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: نہیں۔

میں نے پوچھا: کیا وہ مسلمان ہے؟

تو امامؑ نے فرمایا: (ہاں وہ) مسلمان ہے۔ [۱]

79وَعَنۡهُ عَنۡ مُحَمَّدِ بۡنِ عِيسَى، عَنۡ صَفۡوَانَ بۡنِ يَحۡيَى، عَنِ ابۡنِ مُسۡكَانَ: عَنۡ أَبِي عَبۡدِ اللهِ عَلَيۡهِ السَّلَامُ، قَالَ: مَنۡ أَنۡكَرَ وَاحِداً مِنَ الۡأَحۡيَاءِ، فَقَدۡ أَنۡكَرَ الۡأَمۡوَاتَ.

۷۹۔ یحییٰ بن مسکان سے روایت ہے، اُنھوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی ایک بھی زندہ امامؑ کا انکار کیا اُس نے سب آئمہؑ کا انکار کیا۔ [۲]

***

---

[۱] اکمال الدین

[۲] اکمال الدین، جلد ۲ ص ۴۱۰

باب ۲۲

غیر امام کو امامؑ کے ساتھ شریک کرنا

80 مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْخَطَّابِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ: عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، قَالَ: مَنْ أَشْرَكَ مَعَ إِمَامٍ - إِمَامَتُهُ مِنْ عِنْدِ اللهِ - مَنْ لَيْسَ إِمَامَتُهُ مِنْ عِنْدِ اللهِ كَانَ مُشْرِكاً بِاللهِ.

۸۰۔ طلحہ بن زید سے مروی ہے۔ اُنہوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام اور آپؑ نے اپنے بابا (سرکارِ باقر العلومؑ) سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: جو شخص خدا کے بنائے ہوئے امامؑ کے ساتھ کسی ایسے کو شریک کرے کہ جس کی امامت خدا کی طرف سے نہ ہو۔ تو وہ خدا کے ساتھ شریک ٹھہرانے کے گناہ کا مرتکب ہوا۔ [1]

***

[1] الکافی: جلد ۱ ص ۳۷۳

باب ۲۳

باب النوادر

81 عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْحِمْيَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَانِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِيهِ : عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : عَنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ : قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِرَسُولِ اللهِ : يَا رَسُولَ اللهِ، أَمِنَّا الْهُدَاةُ ؟ أَوْ مِنْ غَيْرِنَا ؟ قَالَ: بَلْ مِنَّا الْهُدَاةُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، بِنَا اسْتَنْقَذَهُمُ اللهُ مِنْ ضَلَالَةِ الشِّرْكِ، وَ بِنَا اسْتَنْقَذَهُمُ اللهُ مِنْ ضَلَالَةِ الْفِتْنَةِ، وَ بِنَا يُصْبِحُونَ إِخْوَاناً بَعْدَ ضَلَالَةِ الْفِتْنَةِ، كَمَا أَصْبَحُوا إِخْوَاناً بَعْدَ ضَلَالَةِ الشِّرْكِ، وَ بِنَا يَخْتِمُ اللهُ، كَمَا بِنَا فَتَحَ اللهُ..

۸۱۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے حارث بن نوفل سے نقل کیا ہے کہ مولائے کائنات امیر المومنین علیہ السلام نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی: یا رسول اللہؐ! کیا ہادیان برحق ہم میں سے ہوں گے یا دوسرے لوگوں میں سے؟

تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا: نہیں، ہادیان برحق ہم ہی میں سے ہوں گے۔ ہمارے ہی ذریعہ سے خدا لوگوں کو شرک کی گمراہی سے بچائے گا۔ ہمارے ہی سبب اُنہیں فتنوں کی ضلالت سے نجات دے گا۔ ہماری وجہ سے ہی لوگ فتنے کی گمراہی کے بعد بھائی بھائی بن جائیں گے۔ جیسا کہ وہ شرک کی گمراہی کے بعد ایک دوسرے کے بھائی بنے تھے۔ خدا نے جس طرح آغاز ہم سے کیا ہے تو اختتام بھی ہم پر ہی کرے گا۔ [1]

82 وَ عَنْهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ ، عَنْ

[1] اکمال الدین جلد ا ص ۲۳۰

مَنۡصُورِ بۡنِ یُونُسَ، عَنۡ جَلِیۡسٍ لَهُ، عَنۡ اَبِی حَمۡزَةَ: عَنۡ اَبِی جَعۡفَرٍ عَلَیۡهِ السَّلَامُ: قَالَ: قُلۡتُ لَهُ: قَوۡلُ اللهِ تَعَالَی: كُلُّ شَیۡءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجۡهَهُ؟ قَالَ: یَا فُلَانُ، فَیَهۡلِكُ كُلُّ شَیۡءٍ، وَ یَبۡقَی الۡوَجۡهُ؟ اللهُ اَعۡظَمُ مِنۡ اَنۡ یُوصَفَ وَلٰكِنۡ مَعۡنَاهَا: كُلُّ شَیۡءٍ هَالِكٌ اِلَّا دِیۡنَهُ، وَنَحۡنُ الۡوَجۡهُ الَّذِی یُؤۡتَی اللهُ مِنۡهُ لَنۡ یَزَالَ فِی عِبَادِ اللهِ مَا كَانَتۡ لَهُ فِیۡهِمۡ رَوِیَّةٌ فَاِذَا لَمۡ تَكُنۡ فِیۡهِمۡ رَوِیَّةٌ، رَفَعَنَا، فَصَنَعَ مَا اَحَبَّ

۸۲۔ حضرت ابوحمزہ ثمالی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اِس فرمانِ خدا کل شئی ھالك الا وجھه کے متعلق پوچھا۔

تو آپؑ نے فرمایا: اے شخص! تمہارے خیال میں کیا اِس فرمانِ خدا کا مطلب یہ ہے کہ ہر چیز فنا ہو جائے اور صرف خدا کا چہرہ باقی بچے گا؟! خدا کی شان تو اِس سے کہیں بلند و بالا ہے کہ (اعضاء و جوارح سے) اُس کا وصف بیان کیا جا سکے۔ بلکہ اِس آیت کا مطلب یہ ہے کہ ہر چیز فنا اور ختم ہو جائے سوائے خدا کے دین کے۔ ہم ہی خدا کا وہ چہرہ ہیں جس کے ذریعہ اُس تک پہنچا جاتا ہے۔ اور یہ چہرہ اُس وقت تک بندوں کے درمیان موجود رہے گا کہ جب تک اُنہیں اِس کی احتیاج ہوگی۔ مگر جب اُن کی احتیاج اور ضرورت ختم ہو جائے گی تو خدا ہمیں اُٹھا لے گا۔ پھر اُن کے ساتھ جو چاہے کرے گا۔ [1]

83 وَعَنۡهُ، عَنۡ مُحَمَّدِ بۡنِ عَمۡرٍو الۡكَاتِبِ، عَنۡ عَلِیِّ بۡنِ مُحَمَّدٍ الصَّیۡمُرِیِّ، عَنۡ عَلِیِّ بۡنِ مَهۡزِیَارَ: قَالَ: كَتَبۡتُ اِلَی اَبِی الۡحَسَنِ (صَاحِبِ الۡعَسۡكَرِ) عَلَیۡهِ السَّلَامُ: اَسۡاَلُهُ عَنِ الۡفَرَجِ؟ فَكَتَبَ: اِذَا غَابَ صَاحِبُكُمۡ عَنۡ دَارِ الظَّالِمِینَ، فَتَوَقَّعُوا الۡفَرَجَ.

۸۳۔ جناب علی بن مہز یارؒ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام حسن عسکری علیہ السلام کو خط لکھا اور پوچھا کہ ہمیں اِس گھٹن سے کب نجات ملے گی؟

تو امامؑ نے جواب میں لکھا: جب تمہارے امامؑ ظالموں کی سلطنت سے غائب ہو

---

[1] التوحید: ص ۱۴۹

جائیں تو آسودگی اور نجات کی اُمید رکھو۔ [1]

84 وَعَنْهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: فِي صَاحِبِ هَذَا الْأَمْرِ أَرْبَعَةُ سُنَنٍ مِنْ أَرْبَعَةِ أَنْبِيَاءَ: سُنَّةٌ مِنْ مُوسَى، وَسُنَّةٌ مِنْ عِيسَى، وَسُنَّةٌ مِنْ يُوسُفَ، وَسُنَّةٌ مِنْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: فَأَمَّا مِنْ مُوسَى: فَخَائِفٌ يَتَرَقَّبُ، وَأَمَّا مِنْ يُوسُفَ: فَالسِّجْنُ، وَأَمَّا مِنْ عِيسَى: فَقِيلَ: إِنَّهُ مَاتَ، وَلَمْ يَمُتْ، وَأَمَّا مِنْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: فَالسَّيْفُ.

۸۴۔ حضرت ابوبصیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام باقر علیہ السلام کی زبانِ مبارک سے سنا۔ آپؑ ارشاد فرما رہے تھے کہ صاحب الامر میں چار حالتیں چار نبیوںؑ والی ہوں گی۔ ایک حالت حضرت موسیٰؑ والی، ایک حضرت عیسیٰؑ والی، ایک حضرت یوسفؑ والی اور ایک حضرت محمدؐ والی۔ اُن میں حضرت موسیٰ علیہ السلام والی حالت یہ ہوگی کہ وہ خائف ہوں گے اور (حالات کی بہتری، یا اُمرِ الٰہی) کا انتظار کریں گے۔

اُن میں حضرت یوسف علیہ السلام کی سنت یہ ہوگی کہ وہ زندان میں قید ہوں گے۔

اُن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام والی حالت یہ ہوگی کہ اُن کے متعلق دو قسم کی باتیں کی جائیں گی۔ ایک وہ دنیا سے جا چکے ہیں، اور دوسری یہ کہ وہ ابھی زندہ ہیں۔ اور اُن میں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت یہ ہوگی کہ وہ تلوار کے ساتھ جہاد کریں گے۔ [2]

85 مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَذَّاءِ، قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ هَذَا الْأَمْرِ، مَتَى يَكُونُ؟ قَالَ: إِنْ كُنْتُمْ تُؤَمِّلُونَ أَنْ يَجِيئَكُمْ مِنْ وَجْهٍ، ثُمَّ جَاءَكُمْ مِنْ وَجْهٍ فَلَا تُنْكِرُونَهُ.

---

[1] بحارالانوار: جلد ۵۲ ص ۱۵۰؛ اکمال الدین جلد ا ص ۳۸۰

[2] بحارالانوار: جلد ۱۵، ص ۲۱۶؛ غیبتِ طوسی: ص ۲۶۱؛ اثبات الوصیۃ: ص ۲۵۷

۸۵۔ابوعبیدہ الحذاء سے مروی ہے۔وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اِس اَمر (یعنی ظہور امام مہدیؑ) کے متعلق سوال کیا کہ یہ کب ہوگا؟

تو امامؑ نے فرمایا: اگر تمہیں اُمید ہو کہ وہ کسی خاص سمت سے تشریف لائیں گے اور وہ تمہارے پاس کسی دوسری سمت سے آجائیں تو اُن کا انکار نہ کرنا۔ [1]

86 مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، وَ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ نَبِيٌّ وَعَدَهُ اللهُ أَنْ يَنْصُرَهُ إِلَى خَمْسَ عَشْرَةَ لَيْلَةً، فَأَخْبَرَ بِذٰلِكَ قَوْمَهُ. فَقَالُوا: وَ اللهِ إِذَا كَانَ، لَيَفْعَلَنَّ وَ لَيَفْعَلَنَّ. فَأَخَّرَهُ اللهُ إِلَى خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً. وَ كَانَ فِيهِمْ مَنْ وَعَدَهُ اللهُ النُّصْرَةَ إِلَى خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً. فَأَخْبَرَ بِذٰلِكَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَوْمَهُ. فَقَالُوا: مَا شَاءَ اللهُ. فَعَجَّلَهُ اللهُ لَهُمْ فِي خَمْسَ عَشْرَةَ لَيْلَةً.

۸۶۔جناب اسحاق بن عمارؒ نے صادق آلِ محمدؐ سے نقل کیا ہے کہ بنی اِسرائیل میں ایک نبیؑ تھے۔خدا نے اُن سے پندرہ دنوں میں مدد بھیجنے کا وعدہ کیا تھا۔اُنہوں نے اپنی قوم کو اُس کے بارے میں بتا دیا۔جب اُن لوگوں نے اپنے نبیؑ کی زبان سے سنا تو کہنے لگے کہ اگر خدا نے اپنے نبیؑ سے وعدہ کیا ہے۔تو وہ حتماً ایسا کرے گا مگر خدا نے اپنی نصرت کو پندرہ سال کے لیے مؤخر کر دیا۔اِسی طرح بنی اسرائیل میں ہی ایک نبیؑ تھا۔جس سے خدا نے پندرہ سالوں میں مدد بھیجنے کا وعدہ کیا تھا۔جب اُس نبیؑ نے اپنی قوم کو بتایا تو لوگوں نے کہا: خدا جو چاہے کرے گا۔

اِس پر خدا نے اُن کے اَمر میں تعجیل کرتے ہوئے پندرہ دنوں میں ہی اپنی مدد بھیج دی۔ [2]

87 مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ،

---

[1] بحارالانوار: جلد ۵۲، ص ۲۶۸

[2] بحارالانوار: جلد ۴، ص ۱۱۲

قَالَ: كُنتُ عِندَهُ، إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ مِهْزَمٌ ، فَقَالَ لَهُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ، أَخْبِرْنِي عَنْ هَذَا الْأَمْرِ الَّذِي نَنْتَظِرُهُ، مَتَى هُوَ؟ قَالَ: يَا مِهْزَمُ ، كَذَبَ الْوَقَّاتُونَ، وَهَلَكَ الْمُسْتَعْجِلُونَ، وَنَجَا الْمُسَلِّمُونَ، وَإِلَيْنَا يَصِيرُونَ.

۸۷۔ جناب محمد بن مسلمؒ مروی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں مولا امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں موجود تھا۔ اِسی اثنا میں جناب مہزمؒ وہاں تشریف فرما ہوئے۔ اور امامؑ سے عرض کی: قربان جاؤں! مجھے بتایئے کہ جس اَمر (یعنی ظہور امام مہدیؑ) کے ہم منتظر ہیں۔ وہ کب واقع ہوگا؟

تو امامؑ نے جواب دیا: اے مہزمؒ! جو اِس امر کا وقت مقرر کرتے ہیں وہ جھوٹے ہیں۔ جو اِس میں (خود سے) جلدی چاہتے ہیں وہ ہلاک ہونے والے ہیں۔ اور جو اِسے تسلیم کرتے ہیں وہ نجات پانے والے اور ہماری طرف پلٹنے والے ہیں۔ [1]

الحمد للہ! خدا کی توفیق اور مدد سے کتاب الامامة یہاں ختم ہوئی۔

وصلی اللہ علی خیر خلقه محمد و عترته الطاهرین

***

---

[1] بحار الانوار: جلد ۵۲، ص ۱۰۴

التبصرۃ من الحیرہ

باب ۲۴

امام محمد تقی اور امام علی نقی علیہما السلام کی امامت کا بیان

اِسی کتاب کی حدیث ۴۶ ملاحظہ کریں کہ جہاں امام علی رضا علیہ السلام نے اپنی اولاد کی امامت کا ذکر کیا ہے۔ اِسی طرح حدیث ۹۴ کا مطالعہ کریں۔ جو کہ حدیثِ لوح کے نام سے مشہور ہے۔ اُس حدیث میں ہے:

فِيهِ: وَ عَلِيٌّ وَلِيِّي وَ نَاصِرِي... لَأُقِرَّنَّ عَيْنَهُ بِمُحَمَّدٍ ابْنِهِ وَ خَلِيفَتِهِ مِنْ بَعْدِهِ فَهُوَ وَارِثُ عِلْمِي وَ مَعْدِنُ حِكْمَتِي وَ مَوْضِعُ سِرِّي وَ حُجَّتِي عَلَى خَلْقِي جَعَلْتُ الْجَنَّةَ مَثْوَاهُ وَ شَفَّعْتُهُ فِي سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ كُلُّهُمْ قَدِ اسْتَوْجَبُوا النَّارَ. وَ أَخْتِمُ بِالسَّعَادَةِ لِابْنِهِ عَلِيٍّ وَلِيِّي وَ نَاصِرِي وَ الشَّاهِدِ فِي خَلْقِي وَ أَمِينِي عَلَى وَحْيِي، أُخْرِجُ مِنْهُ الدَّاعِيَ إِلَى سَبِيلِي وَ الْخَازِنَ لِعِلْمِي الْحَسَنَ ثُمَّ أُكْمِلُ ذَلِكَ بِابْنِهِ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ... الخ.

"امام علی رضاؑ میرے ولی و ناصر ہیں۔۔۔ میں اُن کی آنکھیں اُن کے بیٹے (امام) محمد (تقی علیہ السلام) سے ٹھنڈی کروں گا۔ جو اُن کے بعد خلیفہ ہوں گے۔ وہ میرے علم کے وارث، میری حکمت کا معدن، میرے راز کا ظرف اور میری مخلوق پر حجت ہوں گے۔ میں اُن کا ٹھکانہ جنت بناؤں گا اور اُن کی شفاعت اُن کے گھر کے ایسے ستر افراد کے بارے میں قبول کروں گا کہ جو سب کے سب جہنم کے سزاوار ہوں گے۔

پھر میں اُن کے بیٹے (امام) علیؑ (نقی) کے ذریعہ اُن کا خاتمہ سعادت پر کروں گا۔ جو میرے ولی و ناصر، مخلوق میں میرے شاہد اور میری وحی پر امین ہیں۔ میں اُن کی ذریت

میں ایسا بیٹا عطا کروں گا۔ جو میرے راستے کی طرف بلانے والے اور میرے علم کے خازن ہوں گے۔اُن کا نام نامی (امام) حسنؑ (عسکری) ہوگا۔ پھر میں اِس سعادت کو اُن کے فرزند ؑ کے ذریعہ کامل کردوں گا کہ جو عالمین کے لیے رحمت ہوں گے۔۔ الخ

حدیث ۹۳ یعنی حدیثِ خضر میں ہے:

وَ اَشْهَدُ عَلٰی مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ اَنَّهُ اَلْقَائِمُ بِاَمْرِ عَلِيِّ بْنِ مُوسٰی وَ اَشْهَدُ عَلٰی عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّهُ اَلْقَائِمُ بِاَمْرِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِي وَ اَشْهَدُ عَلَی الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ اَنَّهُ اَلْقَائِمُ بِاَمْرِ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ...الخ

اور امام محمد تقی علیہ السلام پر گواہ رہنا کہ وہ امام رضا علیہ السلام کے اَمر کو قائم کرنے والے ہیں۔ اور امام علی نقی علیہ السلام پر گواہ رہنا کہ وہ امام محمد تقی علیہ السلام کے اَمر کو قائم کرنے والے ہیں۔ اور امام حسن عسکری علیہ السلام پر گواہ رہنا کہ وہ امام علی نقی علیہ السلام کے اَمر کو قائم کرنے والے ہیں۔۔ الخ

حدیث ۱۰۳ میں ہے:

بَعْدَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ فِي الْاَعْقَابِ بَعْدَ الْاَعْقَابِ

امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کے بعد امامت کا منصب نسل در نسل چلے گا۔

***

باب ۲۵

امام حسن عسکری علیہ السلام کی امامت کا بیان

88 عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْحِمْيَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحَاقَ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى مَوْلَانَا اَبِي مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْعَسْكَرِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَالَ: يَا اَحْمَدُ، مَا كَانَ حَالُكُمْ فِيمَا كَانَ فِيهِ النَّاسُ مِنَ الشَّكِّ وَ الْاِرْتِيَابِ؟ فَقُلْتُ لَهُ: يَا سَيِّدِي، لَمَّا وَرَدَ الْكِتَابُ لَمْ يَبْقَ مِنَّا رَجُلٌ وَلَا امْرَاَةٌ وَلَا غُلَامٌ بَلَغَ الْفَهْمَ، اِلَّا قَالَ بِالْحَقِّ، فَقَالَ: -اِحْمَدِ اللهَ عَلَى ذٰلِكَ - يَا اَحْمَدُ، اَمَا عَلِمْتُمْ اَنَّ الْاَرْضَ لَا تَخْلُو مِنْ حُجَّةٍ، وَ اَنَا ذٰلِكَ الْحُجَّةُ، اَوْ قَالَ: اَنَا الْحُجَّةُ.

۸۸۔ احمد بن اسحاق بیان کرتے ہیں کہ میں امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو امامؑ نے مجھ سے فرمایا: اُس معاملہ میں تم لوگوں کی حالت کیسی ہے۔ جس میں باقی لوگ شک و تردد کا شکار ہیں؟

میں نے عرض کی: جب آپؑ کی تحریر پہنچی تو ہم میں سے ہر مرد، عورت اور باتمیز بچے نے حق کو پالیا۔

یہ سن کر امامؑ نے فرمایا: اے احمدؒ! اِس پر خدا کا شکر کرو۔ کیا تم لوگ نہیں جانتے کہ زمین خدا کی حجت سے خالی نہیں رہ سکتی۔ اور (اِس وقت) وہ حجت میں ہوں۔ [1]

89 سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْ حَضَرَ مَوْتَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْعَسْكَرِيِّ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَ دَفْنَهُ مِمَّنْ لَا يُوقَفُ عَلَى اِحْصَاءِ عَدَدِهِمْ وَلَا يَجُوزُ عَلَى مِثْلِهِمُ التَّوَاطُؤُ بِالْكَذِبِ..

---

[1] اکمال الدین: جلد ا ص ۲۲۲۔ بحار الانوار: جلد ۲۳ ص ۳۸، ح ۶۷

۸۹۔سعد بن عبداللہ کہتے ہیں کہ جو لوگ امام حسن عسکری علیہ السلام کی وفات اور تدفین کے وقت حاضر تھے۔اُنہوں نے ہمیں بتایا ہے۔وہ تعداد میں اتنے زیادہ ہیں کہ اُن کا شمار مشکل ہے۔اور اتنے زیادہ افراد کسی جھوٹی اور غلط بات پر جمع نہیں ہو سکتے۔۔ [1]

***

[1] اکمال الدین: جلد ۱ ص ۴۰؛ بحار الانوار: جلد ۵۰ ص ۳۲۵؛ اعلام الوری: ۳۷۶؛ ارشاد القلوب: ۳۸۱

باب ۲۶

قائم آلِ محمدؑ کی امامت کا بیان

90 سَعْدٌ وَ الْحِمْيَرِيُّ مَعاً، عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَهْزِيَارَ، عَنْ اَخِيهِ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ اَيُّوبَ، عَنْ اَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنِ ابْنِ اَبِي عُمَيْرٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ اَبِي الْعَلَاءِ، عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: قُلْتُ لَهُ: تَكُونُ الْاَرْضُ بِغَيْرِ اِمَامٍ؟ قَالَ: لَا. قُلْتُ: اَفَيَكُونُ اِمَامَانِ فِي وَقْتٍ وَاحِدٍ؟ قَالَ: لَا، اِلَّا وَ اَحَدُهُمَا صَامِتٌ. قُلْتُ: فَالْاِمَامُ يَعْرِفُ الْاِمَامَ الَّذِي مِنْ بَعْدِهِ؟ قَالَ نَعَمْ. قَالَ: قُلْتُ الْقَائِمُ اِمَامٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، اِمَامٌ ابْنُ اِمَامٍ، قَدْ اُوتُمَّ بِهِ قَبْلَ ذٰلِكَ.

۹۰۔ حسین بن ابی العلاء سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا زمین امامؑ کے وجود کے بغیر رہ سکتی ہے؟ تو آپؑ نے فرمایا: نہیں۔

میں نے عرض کی: کیا ایک وقت میں دو امامؑ ہو سکتے ہیں؟ تو آپؑ نے فرمایا: نہیں، مگر یہ کہ اُن میں سے ایک خاموش ہو۔

میں نے کہا: کیا امامؑ جانتا ہے کہ اُس کے بعد کون امامؑ ہوگا؟ تو آپؑ نے فرمایا: جی ہاں۔

میں نے پوچھا: کیا قائم آل محمد (عجل اللہ فرجہ الشریف) امام ہوں گے؟

تو آپؑ نے جواب دیا: جی ہاں۔ وہ خود بھی امام ہوں گے اور اُن کے باباؑ بھی ہوں گے۔ اُنہیں پہلے سے امامؑ بنایا جا چکا ہے۔ (۱)

91 سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ اَبِي الْخَطَّابِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ، عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ

---

(۱) اکمال الدین: جلد ۱ ۲۲۳؛ بحار الانوار: جلد ۲۵ / ۱۰۷؛ غیبت نعمانی: ص ۱۳۸؛ الکافی: جلد ۱ ص ۱۸۷

السَّلَامُ: اَنَّهُ قَالَ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ: يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْساً اِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ . فَقَالَ: اَلْآيَاتُ هُمُ الْاَئِمَّةُ، وَ الْآيَةُ الْمُنْتَظَرَةُ هُوَ الْقَائِمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَوْمَئِذٍ لَا يَنْفَعُ نَفْساً اِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ قِيَامِهِ بِالسَّيْفِ، وَاِنْ آمَنَتْ بِمَنْ تَقَدَّمَهُ مِنْ آبَائِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ.

۹۱۔علی بن رئاب سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اِس آیتِ کریمہ

يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ [۱]

کے متعلق ارشاد فرمایا: آیات سے مراد آئمہ طاہرین علیہم السلام ہیں۔ اور آیتِ منتظرہ قائم آل محمد عجل اللہ فرجہ الشریف کی ذاتِ گرامی ہیں۔ (جس دن اُن کا ظہور ہوگا۔ تو) اُس دن کسی کو بھی (آپؑ پر) ایمان لانا فائدہ نہیں دے گا جو اُس سے پہلے ایمان نہ لایا ہو۔ [۲] آپؑ کا قیام تلوار کے ساتھ ہوگا۔ خواہ وہ آپؑ سے گزشتہ آباءِ کرام پر ایمان بھی رکھتا ہو۔ [۳]

***

---

[۱] جس دن اس کی بعض نشانیاں آجائیں گی اس دن جو نفس پہلے سے ایمان نہیں لایا ہے، یا اس نے ایمان لانے کے بعد کوئی بھلائی نہیں کی ہے اس کے ایمان کا کوئی فائدہ نہ ہوگا

[۲] یعنی اگر کوئی باقی سب آئمہ طاہرینؑ کی امامت پر ایمان رکھتا مگر اُسے قائم زمانہؑ کی معرفت اور آپؑ پر ایمان نہ ہو۔ تو اُسے باقی آئمہؑ پر ایمان بھی کوئی فائدہ نہیں دے گا۔ کیونکہ جو بارہ آئمہؑ میں سے کسی ایک کا بھی انکار کرے۔ تو اُس نے گویا تمام آئمہؑ کا انکار کیا ہے۔ (اعاذنا اللہ منہ)

[۳] اکمال الدین: جلد ا ص ۱۸؛ بحار الانوار: جلد ۵۱ ص ۵۱؛ اکمال الدین: جلد ۲ ص ۳۳۶

باب ۲۷

حدیث لوح، اورامام زمانہؑ امام حسن عسکریؑ کے بیٹے ہیں

92 سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَ عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْحِمْيَرِيُّ جَمِيعاً، عَنْ اَبِي الْحَسَنِ صَالِحِ بْنِ اَبِي حَمَّادٍ، وَ الْحَسَنِ بْنِ طَرِيفٍ جَمِيعاً: عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ اَبِي بَصِيرٍ، عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: قَالَ اَبِي عَلَيْهِ السَّلَامُ لِجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْاَنْصَارِيِّ: اِنَّ لِي اِلَيْكَ حَاجَةً، فَمَتَى يَخِفُّ عَلَيْكَ اَنْ اَخْلُوَ بِكَ فَاَسْاَلَكَ عَنْهَا؟ فَقَالَ لَهُ جَابِرٌ: فِي اَيِّ الْاَوْقَاتِ شِئْتَ، فَخَلَا بِهِ اَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ لَهُ: يَا جَابِرُ، اَخْبِرْنِي عَنِ اللَّوْحِ الَّذِي رَاَيْتَهُ فِي يَدِ (ى) اُمِّي فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَمَا اَخْبَرَتْكَ بِهِ اَنَّهُ فِي ذٰلِكَ اللَّوْحِ مَكْتُوباً. فَقَالَ جَابِرٌ: اَشْهَدُ بِاللهِ، اَنِّي دَخَلْتُ عَلَى اُمِّكَ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ اُهَنِّئُهَا بِوِلَادَةِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَرَاَيْتُ فِي يَدِهَا لَوْحاً اَخْضَرَ، ظَنَنْتُ اَنَّهُ مِنْ زُمُرُّدٍ، وَرَاَيْتُ فِيهِ كِتَابَةً بَيْضَاءَ شَبِيهَةً بِنُورِ الشَّمْسِ، فَقُلْتُ لَهَا: بِاَبِي اَنْتِ وَ اُمِّي، يَا بِنْتَ رَسُولِ اللهِ مَا هٰذَا اللَّوْحُ؟ فَقَالَتْ: هٰذَا اللَّوْحُ اَهْدَاهُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ اِلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فِيهِ اِسْمُ اَبِي، وَاِسْمُ بَعْلِي، وَاِسْمُ اِبْنَيَّ، وَ اَسْمَاءُ الْاَوْصِيَاءِ مِنْ وُلْدِي، فَاَعْطَانِيهِ اَبِي لِيَسُرَّنِي بِذٰلِكَ. قَالَ جَابِرٌ: فَاَعْطَتْنِيهِ اُمُّكَ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ، فَقَرَاْتُهُ وَ اِنْتَسَخْتُهُ، فَقَالَ لَهُ اَبِي عَلَيْهِ السَّلَامُ: فَهَلْ لَكَ - يَا جَابِرُ - اَنْ تَعْرِضَهُ عَلَيَّ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، فَمَشَى مَعَهُ

أَبِي عَلَيْهِ السَّلَامُ، حَتَّى اِنْتَهَى إِلَى مَنْزِلِ جَابِرٍ فَأَخْرَجَ إِلَى أَبِي صَحِيفَةً مِنْ رَقٍّ، فَقَالَ: يَا جَابِرُ، اُنْظُرْ أَنْتَ فِي كِتَابِكَ لِأَقْرَأَهُ أَنَا عَلَيْكَ. فَنَظَرَ جَابِرٌ فِي نُسْخَتِهِ فَقَرَأَهُ عَلَيْهِ أَبِي عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَوَ اللهِ مَا خَالَفَ حَرْفٌ حَرْفاً قَالَ جَابِرٌ: فَإِنِّي أَشْهَدُ بِاللهِ أَنِّي هَكَذَا رَأَيْتُهُ فِي اللَّوْحِ مَكْتُوباً:

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ؛ هَذَا كِتَابٌ مِنَ اللهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ لِمُحَمَّدٍ نُورِهِ وَ سَفِيرِهِ وَ حِجَابِهِ وَ دَلِيلِهِ، نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ مِنْ عِنْدِ رَبِّ الْعَالَمِينَ عَظِّمْ يَا مُحَمَّدُ أَسْمَائِي، وَ اُشْكُرْ نَعْمَائِي، وَ لَا تَجْحَدْ آلَائِي. إِنِّي أَنَا اللهُ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا ، قَاصِمُ الْجَبَّارِينَ (وَ مُبِيرُ الْمُتَكَبِّرِينَ) وَ مُذِلُّ الظَّالِمِينَ، وَ دَيَّانُ يَوْمِ الدِّينِ، إِنِّي أَنَا اللهُ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا ، فَمَنْ رَجَا غَيْرَ فَضْلِي أَوْ خَافَ غَيْرَ عَدْلِي، عَذَّبْتُهُ عَذَاباً لَا أُعَذِّبُهُ أَحَداً مِنَ الْعَالَمِينَ فَإِيَّايَ فَاعْبُدْ، وَ عَلَيَّ فَتَوَكَّلْ، إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ نَبِيّاً، فَأُكْمِلَتْ أَيَّامُهُ وَ انْقَضَتْ مُدَّتُهُ، إِلَّا جَعَلْتُ لَهُ وَصِيّاً، وَ إِنِّي فَضَّلْتُكَ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ، وَ فَضَّلْتُ وَصِيَّكَ عَلَى الْأَوْصِيَاءِ وَ أَكْرَمْتُكَ بِشِبْلَيْكَ بَعْدَهُ وَ بِسِبْطَيْكَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ ، وَ جَعَلْتُ حَسَناً مَعْدِنَ عِلْمِي بَعْدَ انْقِضَاءِ مُدَّةِ أَبِيهِ ، وَ جَعَلْتُ حُسَيْناً خَازِنَ وَحْيِي، وَ أَكْرَمْتُهُ بِالشَّهَادَةِ، وَ خَتَمْتُ لَهُ بِالسَّعَادَةِ فَهُوَ أَفْضَلُ مَنِ اسْتُشْهِدَ، وَ أَرْفَعُ الشُّهَدَاءِ دَرَجَةً، جَعَلْتُ كَلِمَتِيَ التَّامَّةَ مَعَهُ، وَ الْحُجَّةَ الْبَالِغَةَ عِنْدَهُ، بِعِتْرَتِهِ أُثِيبُ وَ أُعَاقِبُ، أَوَّلُهُمْ عَلِيٌّ سَيِّدُ الْعَابِدِينَ ، وَ زَيْنُ أَوْلِيَائِيَ الْمَاضِينَ، وَ ابْنُهُ سَمِيُّ جَدِّهِ الْمَحْمُودِ، مُحَمَّدٌ الْبَاقِرُ لِعِلْمِي وَ الْمَعْدِنُ لِحِكْمَتِي، سَيَهْلِكُ الْمُرْتَابُونَ فِي جَعْفَرٍ ، الرَّادُّ عَلَيْهِ كَالرَّادِّ عَلَيَّ، حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّي لَأُكْرِمَنَّ مَثْوَى جَعْفَرٍ ، وَ لَأَسُرَّنَّهُ فِي أَوْلِيَائِهِ وَ أَشْيَاعِهِ وَ أَنْصَارِهِ، وَ انْتُجِبَتْ بَعْدَ مُوسَى فِتْنَةٌ عَمْيَاءُ حِنْدِسٌ، لِأَنَّ خَيْطَ فَرْضِي لَا يَنْقَطِعُ، وَ حُجَّتِي لَا تَخْفَى، وَ أَنَّ أَوْلِيَائِي لَا يَشْقَوْنَ أَبَداً، أَلَا وَ

مَنْ جَحَدَ وَاحِداً مِنْهُمْ فَقَدْ جَحَدَ نِعْمَتِي، وَ مَنْ غَيَّرَ آيَةً مِنْ كِتَابِي فَقَدِ افْتَرَى عَلَيَّ، وَ وَيْلٌ لِلْمُفْتَرِينَ الْجَاحِدِينَ عِنْدَ انْقِضَاءِ مُدَّةِ عَبْدِي مُوسَى وَ حَبِيبِي وَ خِيَرَتِي، أَلَا إِنَّ الْمُكَذِّبَ بِالثَّامِنِ مُكَذِّبٌ بِكُلِّ أَوْلِيَائِي، وَ عَلِيٌّ وَلِيِّي وَ نَاصِرِي، وَ مَنْ أَضَعُ عَلَيْهِ أَعْبَاءَ النُّبُوَّةِ، وَ أَمْتَحِنُهُ بِالِاضْطِلَاعِ، يَقْتُلُهُ عِفْرِيتٌ مُسْتَكْبِرٌ، يُدْفَنُ بِالْمَدِينَةِ الَّتِي بَنَاهَا الْعَبْدُ الصَّالِحُ ذُو الْقَرْنَيْنِ، إِلَى جَنْبِ شَرِّ خَلْقِي، حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّي لَأُقِرَّنَّ عَيْنَهُ بِمُحَمَّدٍ ابْنِهِ وَ خَلِيفَتِهِ مِنْ بَعْدِهِ، فَهُوَ وَارِثُ عِلْمِي وَ مَعْدِنُ حِكْمَتِي وَ مَوْضِعُ سِرِّي وَ حُجَّتِي عَلَى خَلْقِي، جَعَلْتُ الْجَنَّةَ مَثْوَاهُ وَ شَفَّعْتُهُ فِي سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ كُلُّهُمْ قَدِ اسْتَوْجَبُوا النَّارَ، وَ أَخْتِمُ بِالسَّعَادَةِ لِابْنِهِ عَلِيٍّ وَلِيِّي وَ نَاصِرِي، وَ الشَّاهِدِ فِي خَلْقِي، وَ أَمِينِي عَلَى وَحْيِي، أُخْرِجُ مِنْهُ الدَّاعِيَ إِلَى سَبِيلِي، وَ الْخَازِنَ لِعِلْمِي الْحَسَنَ، ثُمَّ أُكْمِلُ ذَلِكَ بِابْنِهِ، رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ، عَلَيْهِ كَمَالُ مُوسَى، وَ بَهَاءُ عِيسَى وَ صَبْرُ أَيُّوبَ، سَتَذِلُّ أَوْلِيَائِي فِي زَمَانِهِ، وَ يَتَهَادَوْنَ رُؤُوسَهُمْ كَمَا تَهَادَى رُؤُوسُ التُّرْكِ وَ الدَّيْلَمِ، فَيُقْتَلُونَ وَ يُحْرَقُونَ، وَ يَكُونُونَ خَائِفِينَ مَرْعُوبِينَ وَجِلِينَ، تُصْبَغُ الْأَرْضُ مِنْ دِمَائِهِمْ، وَ يَفْشُو الْوَيْلُ وَ الرَّنِينُ فِي نِسَائِهِمْ، أُولَئِكَ أَوْلِيَائِي حَقّاً، بِهِمْ أَدْفَعُ كُلَّ فِتْنَةٍ عَمْيَاءَ حِنْدِسٍ، وَ بِهِمْ أَكْشِفُ الزَّلَازِلَ، وَ أَرْفَعُ عَنْهُمُ الْآصَارَ وَ الْأَغْلَالَ أُولَئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَ رَحْمَةٌ وَ أُولَئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ. قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَالِمٍ: قَالَ أَبُو بَصِيرٍ: لَوْ لَمْ تَسْمَعْ فِي دَهْرِكَ إِلَّا هَذَا الْحَدِيثَ لَكَفَاكَ، فَصُنْهُ إِلَّا عَنْ أَهْلِهِ..

۹۲۔عبدالرحمٰن بن سالم سے مروی ہے۔انہوں نے حضرت ابوبصیرؓ کے واسطہ سے امام جعفر صادق علیہ السلام سے یہ حدیث نقل کی ہے۔

امامؑ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میرے بابا سرکارِ باقر العلوم علیہ السلام نے حضرت جابر بن

عبداللہ انصاریؓ سے فرمایا: مجھے آپ سے ایک کام ہے۔ اگر آپؓ کے لیے ممکن ہو تو میں آپؓ سے علیحدگی میں ملنا چاہتا ہوں۔ پھر میں آپؓ سے اُس کام کے بارے میں بات کروں گا۔

حضرت جابرؓ نے عرض کی: آپؑ جس وقت چاہیں میں آپ کی خدمت کے لیے حاضر ہوں۔

چنانچہ ایک دن میرے باباؑ انہیں علیحدگی میں ملے اور کہا: اے جابرؓ! مجھے اس لوح کے بارے میں بتائیے جو آپؓ نے جناب سیدہؑ کے دست مبارک میں دیکھی۔ نیز یہ بھی بتائیے کہ میری جدہ نے آپؓ کو اُس کے حوالہ سے کیا بتایا کہ اُس میں کیا لکھا ہوا ہے؟

تو جناب جابرؓ نے کہا: میں خدا کو گواہ بنا کر کہتا ہوں جس کا کوئی شریک نہیں۔ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حینِ حیات میں آپؑ کی والدہ جناب سیدہؑ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور انہیں امام حسینؑ علیہ السلام کی ولادت کی مبارک دی۔ جب میں نے ان کے دستِ مبارک میں سبز رنگ کی ایک لوح دیکھی تو سمجھا کہ شاید یہ زمرد کی ہے۔ میں نے اس میں سفید رنگ کی (نورانی) تحریر دیکھی جس کی چمک سورج کی مانند تھی۔ میں نے عرض کی: میرے ماں باپ آپؑ پر قربان! اس لوح کی کیا حقیقت ہے؟!

تو انہوں نے فرمایا:

یہ لوح خداوند متعال نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہدیہ کی ہے۔ اس میں میرے بابا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، میرے سرتاج، اور میری اولاد میں سے ہونے والے اوصیاءؑ کے اسماء مبارکہ لکھے ہوئے ہیں۔ میرے بابا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے بشارت دینے کے لیے یہ لوح میرے سپرد کی۔ پھر انہوں نے وہ لوح مجھے دی۔ تو میں نے اسے پڑھا اور لکھ کر اپنے پاس محفوظ کر لیا۔

میرے باباؑ نے فرمایا: اے جابرؓ! کیا اَب بھی وہ تحریر آپ کے پاس ہے اور آپؑ مجھے دکھا سکتے ہیں؟ انہوں نے عرض کی: جی! میرے آقا۔

چنانچہ میرے باباؑ ان کے ہمراہ ان کے گھر تشریف لے گئے۔ اور (اپنے پاس موجود) باریک چمڑے کی ایک دستاویز نکال کر فرمایا: اے جابر! اپنے لکھے ہوئے کی طرف دیکھو۔ میں اپنی تحریر تمہارے سامنے پڑھتا ہوں۔

پھر میرے باباؑ نے وہ تحریر پڑھی اور اس کا ایک حرف بھی حضرت جابرؓ کی تحریر کے خلاف نہ تھا۔ حضرت جابرؓ نے کہا: میں خدا کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے لوحِ فاطمہؑ میں اسی طرح لکھا ہوا پایا۔ اور وہ تحریر یہ تھی:

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان، نہایت رحم والا ہے۔ یہ تحریر خداوند عزیز و حکیم کی طرف سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام ہے۔ جو اس کے نبی، نور، حجاب، سفیر اور اس کی توحید کی طرف مخلوق کی ہدایت کرنے والے ہیں۔ اسے روح الامین اللہ رب العالمین کی بارگاہ سے لے کر آئے ہیں۔

"اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرے اسماء کی تعظیم کریں۔ میری نعمتوں کا شکر ادا کریں۔ میرے نعمتوں کا انکار نہ کریں۔ میں ہی اللہ ہوں۔ میرے سوا کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں۔ میں ظالموں کی کمر توڑنے والا، مظلوموں کی مدد کرنے والا اور قیامت قائم کرنے والا ہوں۔

میں ہی اللہ ہوں۔ میرے علاوہ کوئی بندگی کے لائق نہیں۔ تو جس نے میرے غیر کے کرم کی امید رکھی، یا میرے غیر کے عدل کا خوف رکھا۔ تو میں اسے ایسا عذاب دوں گا کہ عالمین میں ایسا عذاب کسی کو نہ دوں گا۔ سو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری عبادت کریں اور مجھ ہی پر توکل کریں۔

میں نے جو بھی نبیؑ بھیجا اس کے دن اس وقت تک پورا نہ کیے اور اس کی مدت تب تک مکمل نہ کی جب تک اس کا کوئی وصی مقرر نہ کیا۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام انبیاءؑ پر اور آپؐ کے وصی کو تمام اوصیاءؑ پر فضیلت دی۔ میں نے آپؐ کو حسن و حسین علیہما السلام جیسے دو بیٹے اور نواسے عطا کیے ہیں۔

ان میں سے حسنِ مجتبیٰ علیہ السلام کو میں نے ان کے باباؑ کے بعد اپنے علم کا معدن و منبع بنایا اور حسین بن علی علیہ السلام کو اپنی وحی کا معدن و مصدر بنایا۔ انہیں شہادت کے ساتھ عزت بخشی اور ان کا خاتمہ سعادت و نیکی پر کیا۔

وہ میری راہ میں شہید ہونے والے تمام افراد سے زیادہ فضیلت رکھتے ہیں اور ان کا درجہ میرے یہاں بہت بلند ہے۔ میں نے اپنا کلمۂ تامہ ان کے ساتھ اور اپنی بالغ حجت

ان کے پاس قرار دی۔ ان کی عترت کے سبب ہی میں لوگوں کو جزا و سزا دوں گا۔

ان میں سب سے پہلے علی علیہ السلام ہیں۔ جو سید العابدین اور میرے سابقہ اولیاء کے لیے باعث زینت ہیں۔ ان کے بعد ان کے بیٹے محمد باقر علیہ السلام ہیں جو اپنے جدِ محمود صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہم نام، میرے علم کو پھیلانے والے اور میری حکمت کا معدن ہیں۔

امام جعفر صادق علیہ السلام میں شک کرنے والے ہلاکت میں پڑیں گے۔ ان کی بات کا انکار کرنے والا گویا میرے فرمان کو رد کرنے والا ہے۔

میں یہ فیصلہ کر چکا ہوں کہ انہیں بلند ترین مقام عطا کروں گا۔ اور ان کے شیعوں اور ساتھیوں کے بارے میں انہیں خوش کروں گا۔ اس کے بعد ظلمتوں اور تاریکیوں کا ایک فتنہ ظاہر ہو گا۔ لیکن اس کے باوجود بھی میرے نہ فرض کی ڈور ٹوٹے گی اور نہ ہی میری حجت مخفی ہو گی۔ بلکہ میرے اولیاء کو بھرے ہوئے جاموں سے سیراب کیا جائے گا۔ اور وہ زمین میں "ابدال" ہوں گے۔

جس نے میری کسی ایک حجت کا بھی انکار کیا اس نے میرا کفرانِ نعمت کیا۔ جس نے میری کتاب کی کسی آیت کو بدلا اس نے مجھ پر افتراء کیا۔ ہلاکت ہو ان افتراء کرنے والوں کے لیے جو امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی مدت کے پورا ہونے کے وقت انکار کریں گے۔ وہ میرے بندے، حبیب اور منتخب کردہ ہیں۔ ان کی تکذیب کرنے والا ایسا ہے کہ گویا اس نے میرے تمام اولیاء کی تکذیب کی ہو۔

وہ میرے ولی و ناصر ہیں۔ وہ اِس شان کے مالک ہیں کہ میں ان پر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت (تبلیغ و ترویج دین) کا بوجھ رکھوں گا اور انہیں اس کے ذریعے آزماؤں گا۔

ان کے بعد میرے خلیفہ علی بن موسیٰ رضا علیہ السلام ہوں گے۔ انہیں ایک خونخوار درندہ شہید کرے گا۔ وہ اس شہر میں دفن ہوں گے جسے میرے نیک بندے جناب ذوالقرنینؑ نے آباد کیا۔ وہ تمام خلائق سے افضل ہوں گے۔ مگر ان کی تدفین میری مخلوق میں سب سے بدترین شخص کے قریب ہو گی۔

میں یہ فیصلہ کر چکا ہوں کہ ان کے بیٹے امام محمد تقی علیہ السلام سے ان کی آنکھیں ٹھنڈی کروں گا۔

جوان کے خلیفہ اور علم کے وارث ہوں گے۔ وہ میرے علم کا معدن، میرے راز کا مقام، اور میری مخلوق پر حجت ہوں گے۔ میں ان کا ٹھکانہ بہشت میں بناؤں گا اور ان کو اہل بیت (سادات) میں سے ستر ہزار ایسے افراد کا شفیع بناؤں گا کہ جن کے لیے جہنم واجب ہو چکی ہوگی۔ میں ان کے بیٹے امام علی نقی علیہ السلام کے لیے سعادت کی انتہا کر دوں گا۔

جو میرے ولی و ناصر، میری مخلوق میں شاہد اور میری وحی کے امین ہیں۔ پھر میں انہیں حسن علیہ السلام نام کا ایک بیٹا عطا کروں گا۔ جو میری راہ کی طرف بلانے والے اور میرے علم کے خازن ہوں گے۔ ان کے بعد میں اس سلسلۂ امامت کو ان کے بیٹے پر تمام کروں گا جو رحمۃ للعالمین ہوں گے۔

ان میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا کمال، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خوش مزاجی اور حضرت ایوب علیہ السلام جیسا صبر موجود ہوگا۔ ان کے زمانہ (غیبت) میں میرے اولیاء کی قدر نہ کی جائے گی۔ ان کے سر دیلمی و ترک غلاموں کی مانند جھکے ہوئے ہوں گے۔ انہیں مارا جائے گا اور زندہ آگ میں ڈالا جائے گا۔ وہ اپنی زندگیاں خوف، اضطراب اور بے چینی کے عالم میں بسر کریں گے۔

ان کے خون سے زمین سرخ ہو جائے گی۔ اور ان کی مستورات کا گریہ و بکاء عام ہوگا۔ یہ میرے سچے اولیاء ہیں۔ مجھ پر لازم ہے کہ ان پر چھانے والی ہر تاریک رات سویرے سے بدلوں، ان کی مشکلات کو ختم کروں اور ان سے مصائب زمانہ کے طوق و زنجیریں ہٹا دوں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کا درود ہے اور یہی ہدایت یافتہ ہیں۔ [1]

اس کے بعد جناب ابو بصیرؒ نے مجھ سے کہا: اگر تم نے اپنی زندگی میں فقط یہی حدیث سنی ہوتی تو تمہارے لیے کافی تھی۔ مگر اسے کسی نا اہل کے آگے مت بیان کرنا۔ [2]

93 سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، وَ عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْحِمْيَرِيُّ، وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ، وَ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، جَمِيعاً قَالُوا: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللهِ

---

[1] سورۃ البقرہ: ۱۵۷

[2] الکافی: ۱/ ۵۲۷؛ کمال الدین: ۱/ ۳۰۸؛ عیون اخبار الرضا: ۱/ ۴۱؛ الاختصاص: ۲۱۰؛ غیبۃ طوسی: ۹۸؛ مناقب ابن شہر آشوب: ۱/ ۲۹۶

اَلْبَرْقِيُّ ، قَالَ: حَدَّثَنَا اَبُو هَاشِمٍ دَاوُدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْجَعْفَرِيُّ ، عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ الثَّانِي مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ: اَقْبَلَ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ذَاتَ يَوْمٍ وَ مَعَهُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَ سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ مُتَّكِئٌ، عَلَى يَدِ سَلْمَانَ، فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ فَجَلَسَ، اِذْ اَقْبَلَ رَجُلٌ حَسَنُ الْهَيْئَةِ وَ اللِّبَاسِ، فَسَلَّمَ عَلَى اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ فَجَلَسَ، ثُمَّ قَالَ: يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اَسْاَلُكَ عَنْ ثَلَاثِ مَسَائِلَ اِنْ اَخْبَرْتَنِي بِهِنَّ عَلِمْتُ اَنَّ الْقَوْمَ رَكِبُوا مِنْ اَمْرِكَ مَا اُقْضِيَ عَلَيْهِمْ اَنَّهُمْ لَيْسُوا بِمَأْمُونِينَ فِي دُنْيَاهُمْ وَلَا فِي آخِرَتِهِمْ، وَاِنْ تَكُنِ الْاُخْرَى عَلِمْتُ اَنَّكَ وَ هُمْ شَرَعٌ سَوَاءٌ. فَقَالَ لَهُ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: سَلْنِي عَمَّا بَدَا لَكَ؟ فَقَالَ: اَخْبِرْنِي عَنِ الرَّجُلِ اِذَا نَامَ اَيْنَ تَذْهَبُ رُوحُهُ؟ وَ عَنِ الرَّجُلِ كَيْفَ يَذْكُرُ وَ يَنْسَى؟ وَ عَنِ الرَّجُلِ كَيْفَ يُشْبِهُ وَلَدُهُ الْاَعْمَامَ وَ الْاَخْوَالَ؟ فَالْتَفَتَ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ اِلَى اَبِي مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ فَقَالَ: يَا اَبَا مُحَمَّدٍ اَجِبْهُ. فَقَالَ: اَمَّا مَا سَاَلْتَ عَنْهُ مِنْ اَمْرِ الْاِنْسَانِ اِذَا نَامَ اَيْنَ تَذْهَبُ رُوحُهُ، فَاِنَّ رُوحَهُ مُتَعَلِّقَةٌ بِالرِّيحِ وَ الرِّيحُ مُتَعَلِّقَةٌ بِالْهَوَاءِ اِلَى وَقْتِ مَا يَتَحَرَّكُ صَاحِبُهَا لِلْيَقَظَةِ، فَاِنْ اَذِنَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِرَدِّ تِلْكَ الرُّوحِ اِلَى صَاحِبِهَا جَذَبَتْ تِلْكَ الرُّوحُ الرِّيحَ، وَ جَذَبَتْ تِلْكَ الرِّيحُ الْهَوَاءَ، فَرَجَعَتِ الرُّوحُ فَاُسْكِنَتْ فِي بَدَنِ صَاحِبِهَا، وَ اِنْ لَمْ يَاْذَنِ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِرَدِّ تِلْكَ الرُّوحِ اِلَى صَاحِبِهَا جَذَبَ الْهَوَاءُ الرِّيحَ، وَ جَذَبَتِ الرِّيحُ الرُّوحَ، فَلَمْ تُرَدَّ اِلَى صَاحِبِهَا اِلَى وَقْتِ مَا يُبْعَثُ، وَ اَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ اَمْرِ الذِّكْرِ وَ النِّسْيَانِ: فَاِنَّ قَلْبَ الرَّجُلِ فِي حُقٍّ، عَلَى الْحُقِّ طَبَقٌ فَاِنْ صَلَّى الرَّجُلُ عِنْدَ ذٰلِكَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَاةً تَامَّةً اِنْكَشَفَ ذٰلِكَ الطَّبَقُ عَنْ ذٰلِكَ الْحُقِّ

فَاَضَاءَ اَلْقَلْبُ وَ ذَكَرَ الرَّجُلُ مَا كَانَ نَسِيَهُ، وَ اِنْ هُوَ لَمْ يُصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ اَوْ نَقَصَ مِنَ الصَّلَاةِ عَلَيْهِمْ اِنْطَبَقَ ذٰلِكَ الطَّبَقُ عَلٰى ذٰلِكَ الْحُقِّ فَاَظْلَمَ اَلْقَلْبُ وَ نَسِيَ الرَّجُلُ مَا كَانَ ذَكَرَ. وَ اَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ اَمْرِ الْمَوْلُودِ الَّذِيْ يُشْبِهُ اَعْمَامَهُ وَ اَخْوَالَهُ، فَاِنَّ الرَّجُلَ اِذَا اَتٰى اَهْلَهُ فَجَامَعَهَا بِقَلْبٍ سَاكِنٍ وَ عُرُوقٍ هَادِئَةٍ وَ بَدَنٍ غَيْرِ مُضْطَرِبٍ فَاَسْكَنَتْ تِلْكَ النُّطْفَةُ فِيْ جَوْفِ الرَّحِمِ خَرَجَ الْوَلَدُ يُشْبِهُ اَبَاهُ وَ اُمَّهُ، وَ اِنْ هُوَ اَتَاهَا بِقَلْبٍ غَيْرِ سَاكِنٍ وَ عُرُوقٍ غَيْرِ هَادِئَةٍ وَ بَدَنٍ مُضْطَرِبٍ، اِضْطَرَبَتْ تِلْكَ النُّطْفَةُ فَوَقَعَتْ فِيْ حَالِ اِضْطِرَابِهَا عَلٰى بَعْضِ الْعُرُوقِ فَاِنْ وَقَعَتْ عَلٰى عِرْقٍ مِنْ عُرُوقِ الْاَخْوَالِ اَشْبَهَ الرَّجُلُ اَخْوَالَهُ، فَقَالَ الرَّجُلُ: اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَلَمْ اَزَلْ اَشْهَدُ بِهَا، وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَسُوْلُ اللّٰهِ، وَ لَمْ اَزَلْ اَشْهَدُ بِهَا، وَ اَشْهَدُ اَنَّكَ وَصِيُّهُ وَ الْقَائِمُ بِحُجَّتِهِ بَعْدَهُ - وَ اَشَارَ بِيَدِهِ اِلٰى اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ - وَلَمْ اَزَلْ اَشْهَدُ بِهَا، وَ اَشْهَدُ اَنَّكَ وَصِيُّهُ وَ الْقَائِمُ بِحُجَّتِهِ - وَ اَشَارَ اِلَى الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ - وَ اَشْهَدُ اَنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ وَصِيُّ اَبِيْكَ وَ الْقَائِمُ بِحُجَّتِهِ بَعْدَكَ، وَ اَشْهَدُ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ اَنَّهُ الْقَائِمُ بِاَمْرِ الْحُسَيْنِ بَعْدَهُ، وَ اَشْهَدُ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ اَنَّهُ الْقَائِمُ بِاَمْرِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، وَ اَشْهَدُ عَلٰى جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّهُ الْقَائِمُ بِاَمْرِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، وَ اَشْهَدُ عَلٰى مُوْسَى بْنِ جَعْفَرٍ اَنَّهُ الْقَائِمُ بِاَمْرِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَ اَشْهَدُ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ مُوْسٰى اَنَّهُ الْقَائِمُ بِاَمْرِ مُوْسَى بْنِ جَعْفَرٍ، وَ اَشْهَدُ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ اَنَّهُ الْقَائِمُ بِاَمْرِ عَلِيِّ بْنِ مُوْسٰى، وَ اَشْهَدُ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّهُ الْقَائِمُ بِاَمْرِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، وَ اَشْهَدُ عَلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ اَنَّهُ الْقَائِمُ بِاَمْرِ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَ اَشْهَدُ عَلٰى رَجُلٍ مِنْ وُلْدِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ لَا يُكَنّٰى وَ لَا يُسَمّٰى حَتّٰى يَظْهَرَ اَمْرُهُ فَيَمْلَاَ الْاَرْضَ عَدْلاً كَمَا مُلِئَتْ

جُوْراً، وَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهُ، ثُمَّ قَامَ فَمَضَى. فَقَالَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا اَبَا مُحَمَّدٍ اِتَّبِعْهُ فَانْظُرْ اَيْنَ يَقْصِدُ؟ فَخَرَجَ الْحَسَنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي اَثَرِهِ، قَالَ: فَمَا كَانَ اِلَّا اَنْ وَضَعَ رِجْلَهُ خَارِجَ الْمَسْجِدِ فَمَا دَرَيْتُ اَيْنَ اَخَذَ مِنْ اَرْضِ اللهِ، فَرَجَعْتُ اِلَى اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَاَعْلَمْتُهُ. فَقَالَ: يَا اَبَا مُحَمَّدٍ اَتَعْرِفُهُ؟ فَقُلْتُ: اللهُ وَ رَسُوْلُهُ وَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَعْلَمُ، فَقَالَ: هُوَ الْخَضِرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

۹۳۔ امام محمد تقی علیہ السلام سے روایت ہے کہ مولا امیر المومنین علیہ السلام کی مسجد الحرام کی جانب تشریف آوری ہوئی۔ ان کے ساتھ امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام بھی تھے۔ انہوں نے حضرت سلمان فارسیؓ کے بازو کی ٹیک لی ہوئی تھی۔ جب مولائے کائنات علیہ السلام مسجد الحرام کے اندر تشریف فرما ہوئے۔ تو ان کے پاس ایک شخص آیا جو بہت خوبصورت اور عمدہ قسم کا لباس پہنے ہوئے تھا۔ اُس نے امیر المومنین علیہ السلام کو سلام کیا۔

مولاؑ نے اس کے سلام کا جواب دیا۔ تو وہ آپؑ کے پاس بیٹھ گیا اور عرض کرنے لگا : میں آپؑ سے تین مسئلے پوچھتا ہوں۔ اگر آپؑ نے مجھے اُن کے بارے میں بتا دیا تو میں سمجھ جاؤں گا کہ لوگ آپؑ کے متعلق ایسے معاملے میں پھنس گئے ہیں کہ اب انہیں نہ دنیا میں سکون مل سکتا ہے اور نہ آخرت میں۔ بصورت دیگر میں سمجھ جاؤں گا کہ آپؑ اور وہ ایک جیسے ہیں۔ آپؑ میں اور ان میں کوئی فرق نہیں۔

امیر المومنینؑ نے فرمایا: جو سوال تیرا دل کرے پوچھ! اُس نے کہا: مجھے یہ بتائیں کہ جب انسان سوتا ہے تو اس کی روح کہاں جاتی ہے؟ انسان کے حافظے اور نسیان کا سبب کیا ہے ؟ اور انسان کی اولاد اپنے چچاؤں اور ماموؤں کے مشابہ کیونکر ہوتی ہے؟

اس شخص کے سوالات سن کر مولائے کائناتؑ نے امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام کی طرف دیکھا اور فرمایا: اے ابا محمدؑ! اس کے سوالوں کے جواب دیجیے۔

تو امام حسن علیہ السلام نے فرمایا: آپ نے پہلا سوال انسان کی روح کے متعلق کیا ہے کہ جب

وہ سوتا ہے تو اس کی روح کہاں جاتی ہے؟

اس کا جواب یہ ہے کہ انسان کی روح ایک خوشبو سے متصل ہوتی ہے۔ اور وہ خوشبو ہوا کے ساتھ جڑی رہتی ہے۔ تاوقتیکہ انسان کا بدن بیدار ہونے کے لیے حرکت کرے۔ جب اللہ تعالیٰ اذن دیتا ہے کہ روح کو انسان کی طرف پلٹا دیا جائے۔ تو روح اس خوشبو کو کھینچتی ہے اور وہ خوشبو ہوا کو۔ یوں روح انسان کے بدن میں واپس آجاتی ہے۔ مگر جب اللہ تعالیٰ روح کو انسان کے بدن میں پلٹانے کا حکم نہیں دیتا۔ تو ہوا اس خوشبو کو اپنی طرف کھینچتی ہے اور خوشبو روح کو۔ لہٰذا وہ انسان کے بدن کی طرف نہیں پلٹتی۔

آپ کا دوسرا سوال انسان کی یاداشت اور حافظے کی کمزوری کی وجہ معلوم کرنے کے بارے میں تھا۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ انسان کا دل ایک ظرف میں ہوتا ہے۔ جس پر ایک پردہ سا بنا ہوتا ہے۔ جب انسان نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کامل درود (یعنی اللھم صل علی محمد وآل محمد و عجل فرج آل محمد) پڑھتا ہے تو وہ پردہ ہٹ جاتا ہے اور انسان کو بھولی ہوئی بات یاد آجاتی ہے۔

آپ نے تیسرا سوال یہ کیا ہے کہ انسان کے بچے اپنے ماموؤں اور چچاؤں کے ہم شکل کیوں ہوتے ہیں؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ جب انسان اپنی بیوی کے پاس سکون قلب، ٹھہری ہوئی رگوں اور غیر مضطرب بدن کے ساتھ جاتا ہے۔ تو نطفہ عورت کے رحم میں ٹھہر جاتا ہے۔ پھر جو بچہ پیدا ہوتا ہے وہ اپنے والدین کے مشابہ ہوتا ہے۔

لیکن اگر وہ اس کے پاس بلا سکون قلب اور مضطرب رگوں اور مضطرب بدن کے ساتھ جائے تو عورت کے رحم میں نطفہ میں اضطراب پیدا ہوتا ہے اور وہ جا کر کسی رگ پر گرتا ہے۔ اگر وہ چچاؤں والی رگوں میں سے کسی رگ پر گرے تو بچہ اپنے چچاؤں کا ہم صورت ہوتا ہے۔ اور اگر وہ ماموؤں والی رگوں میں سے کسی رگ پر جا گرے تو بچہ اپنے ماموؤں کے مشابہ وجود میں آتا ہے۔

یہ جوابات سن کر وہ شخص پکار اٹھا: میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں، اور میں ہمیشہ اس گواہی پر قائم رہوں گا۔ اس کے بعد میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اللہ کے رسول ہیں۔اس گواہی پر بھی میں ہمیشہ قائم رہوں گا۔

پھر اس نے مولا علیؑ کی طرف اشارہ کیا اور کہا: میں شہادت دیتا ہوں کہ آپؑ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصی اور ان کی حجت کو قائم کرنے والے ہیں اور میں اس گواہی پر بھی قائم رہوں گا۔ پھر اُس نے امام حسنؑ کی طرف دیکھا اور اپنے ایمان کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ امیر المومنینؑ کے وصی اور ان کی حجت کو قائم کرنے والے ہیں۔ اس کے بعد میں شہادت دیتا ہوں کہ امام حسینؑ آپؑ کے بعد اپنے باباؑ کے وصی اور ان کی حجت کو قائم کرنے والے ہیں۔

پھر میں گواہی دیتا ہوں کہ امام حسینؑ کے بعد حضرت علی زین العابدین علیہ السلام امام حسینؑ کے امر کو قائم کرنے والے ہیں۔ پھر میں گواہی دیتا ہوں کہ امام محمد باقر علیہ السلام اپنے باباؑ کے امر کو قائم کرنے والے ہیں۔اس کے بعد میں گواہی دیتا ہوں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے والد گرامی کے امر کو جاری رکھنے والے ہیں۔اس کے بعد گواہی دیتا ہوں کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام اپنے والد کے امر کو قائم کرنے والے ہیں۔اس کے بعد میں گواہی دیتا ہوں کہ امام علی رضا علیہ السلام اپنے باباؑ کے امر کو قائم کرنے والے ہیں۔اس کے بعد میں گواہی دیتا ہوں کہ امام محمد تقی علیہ السلام اپنے بابا کے امر کو قائم کرنے والے ہیں۔اس کے بعد میں گواہی دیتا ہوں کہ امام علی نقی علیہ السلام اپنے والد بزرگوار کے امر کو قائم کرنے والے ہیں۔

اسکے بعد میں گواہی دیتا ہوں کہ امام حسن عسکری علیہ السلام اپنے باباؑ کے امر کو قائم کرنے والے ہیں۔اس کے بعد میں امام حسین علیہ السلام کی نسل مبارک میں سے ہونے والی اُس ذاتِ اَقدس کے بارے میں شہادت دیتا ہوں۔ جسے نام وکنیت سے اس وقت تک نہیں بلایا جائے گا کہ جب تک اُس کا امر ظاہر نہ ہو اور وہ زمین کو عدل وانصاف سے اس طرح پر نہ کردے کہ جس طرح وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی۔

اے امیر المومنینؑ! آپؑ پر سلام اور خدا کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔ یہ کہہ کر وہ اُٹھا اور چل دیا۔ جب وہ چلا گیا تو مولائے کائناتؑ نے امام حسن علیہ السلام سے فرمایا: ابا محمدؑ! اس کے پیچھے جاؤ، دیکھو وہ کس طرف جاتا ہے۔

امام حسن علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اس نے جونہی اپنا قدم مسجد سے باہر رکھا۔ تو پتہ ہی نہ چلا

کہ وہ کہاں گیا؟ جب میں نے واپس آکر امیر المومنینؑ کو ان کے بارے میں بتایا تو میرے بابا
ؑ نے فرمایا: ابا محمدؑ! جانتے ہو یہ شخص کون تھا؟
میں نے عرض کی: اللہ، اس کا رسولؐ اور امیر المومنینؑ ہی بہتر جانتے ہیں۔
تو میرے باباؑ نے فرمایا: یہ حضرت خضر علیہ السلام تھے۔ [1]

***

[1] اکمال الدین جلد ۱ ص ۳۱۳؛ علل الشرائع جلد ۱ ص ۹۶؛ عیون اخبار الرضا جلد ۱ ص ۵۳

باب ۲۸

ولادتِ امام مہدی (عجل اللہ فرجہ الشریف)

94 سَعۡدُ بۡنُ عَبۡدِ اللهِ ، قَالَ: حَدَّثَنَا الۡحَسَنُ بۡنُ مُوسَى الۡخَشَّابُ عَنۡ إِسۡحَاقَ بۡنِ مُحَمَّدِ بۡنِ اَيُّوبَ ، قَالَ: سَمِعۡتُ اَبَا الۡحَسَنِ عَلِيَّ بۡنَ مُحَمَّدِ بۡنِ عَلِيِّ بۡنِ مُوسَى عَلَيۡهِ السَّلَامُ يَقُولُ: صَاحِبُ هٰذَا الۡاَمۡرِ مَنۡ يَقُولُ النَّاسُ: لَمۡ يُولَدۡ بَعۡدُ.

۹۴۔ اسحاق بن محمد بن ایوب سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام علی نقی علیہ السلام کی زبانِ مبارک سے سنا۔ آپؑ ارشاد فرما رہے تھے کہ صاحب الامرؑ وہ ہوں گے۔ جن کے بارے میں لوگ کہیں گے کہ ابھی اُن کی ولادت نہیں ہوئی۔ [1]

95 سَعۡدُ بۡنُ عَبۡدِ اللهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الۡمُعَلَّى بۡنُ مُحَمَّدٍ الۡبَصۡرِيُّ عَنۡ مُحَمَّدِ بۡنِ جُمۡهُورٍ وَ غَيۡرِهٖ (عَنۡ مُحَمَّدِ بۡنِ اَبِي عُمَيۡرٍ) عَنۡ عَبۡدِ اللهِ بۡنِ سِنَانٍ، عَنۡ اَبِي عَبۡدِ اللهِ عَلَيۡهِ السَّلَامُ قَالَ: سَمِعۡتُهُ يَقُولُ: فِي الۡقَائِمِ عَلَيۡهِ السَّلَامُ سُنَّةٌ مِنۡ مُوسَى بۡنِ عِمۡرَانَ عَلَيۡهِ السَّلَامُ. فَقُلۡتُ: وَ مَا سُنَّتُهُ مِنۡ مُوسَى بۡنِ عِمۡرَانَ؟ قَالَ: خَفَاءُ مَوۡلِدِهٖ، وَ غَيۡبَتُهُ عَنۡ قَوۡمِهٖ. فَقُلۡتُ: وَ كَمۡ غَابَ مُوسَى عَنۡ اَهۡلِهٖ وَ قَوۡمِهٖ؟ فَقَالَ: ثَمَانِيَ وَ عِشۡرِينَ سَنَةً.

۹۵۔ عبد اللہ بن سنان سے مروی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے صادق آلِ محمدؑ کی زبانِ مبارک سے سنا۔ آپؑ نے ارشاد فرمایا: قائم آل محمدؑ میں حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام کی ایک سنت ہوگی۔ میں نے عرض کی: حضرت موسیٰ علیہ السلام والی سنت کون سی؟

---

[1] اکمال الدین: جلد ۲ ص ۳۸۱؛ بحار الانوار: جلد ۵۱ ص ۱۵۹

تو امامؑ نے فرمایا: اُن کی ولادت مخفی ہوگی۔ اور وہ اپنی قوم (کی نظروں) سے غائب ہوں گے۔

میں نے پوچھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کتنا عرصہ اپنی قوم اور گھر والوں سے غائب رہے؟ امامؑ نے فرمایا: ۲۸ سال۔ [1]

***

[1] اکمال الدین: جلد ا ص ۱۵۲؛ بحار الانوار: جلد ۵۱ ص ۲۱۶

باب ۲۹

امام مہدیؑ، اولادِ امام حسینؑ میں سے ہیں

96 سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ الْهِلَالِيِّ، عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ، فَإِذَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَى فَخِذِهِ، وَهُوَ يُقَبِّلُ عَيْنَيْهِ وَيَلْثِمُ فَاهُ، وَيَقُولُ: أَنْتَ سَيِّدٌ، ابْنُ سَيِّدٍ، أَنْتَ إِمَامٌ ابْنُ إِمَامٍ أَبُو أَئِمَّةٍ ، أَنْتَ حُجَّةُ اللهِ ابْنُ حُجَّتِهِ، وَ أَبُو حُجَجٍ تِسْعَةٍ مِنْ صُلْبِكَ، تَاسِعُهُمْ قَائِمُهُمْ .

۹۶۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت منقول ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں:
ایک دفعہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ امام حسین علیہ السلام آپؐ کی آغوش میں ہیں۔ آپؐ کبھی امام حسینؑ کی آنکھوں کا بوسہ لیتے ہیں اور کبھی منہ کو چومتے ہیں۔ اور ساتھ یہ بھی کہتے ہیں:

(اے حسینؑ) آپؑ سید ہیں، سید زادے ہیں۔ آپؑ امام ہیں، امام زادے ہیں اور آئمہ طاہرینؑ کے باپ ہیں۔ آپؑ خدا کی حجت ہیں، حجتِ خدا کے فرزند ہیں اور نو حجتوںؑ کے باپ ہیں۔ جو آپؑ کے صلبِ مبارک سے ہوں گے۔ اور اُن میں سے نویں قائم آلِ محمدؑ ہوں گے۔ (۱)

97 سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ الْهِلَالِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ جَعْفَرٍ الطَّيَّارِ ، يَقُولُ: كُنَّا

(۱) اکمال الدین: جلد ۱ ص ۲۶۲؛ عیون اخبار الرضا: جلد ۱ ص ۴۱؛ خصال: جلد ۲، ص ۴۷۵

عِنْدَ مُعَاوِيَةَ وَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، وَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ، وَ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، وَ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ - فَذَكَرَ حَدِيثاً جَرَى بَيْنَهُ وَ بَيْنَهُ، أَنَّهُ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ -: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ يَقُولُ: إِنِّي أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ ثُمَّ أَخِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ، فَإِذَا أُسْتُشْهِدَ، فَابْنِيَ الْحَسَنُ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ، ثُمَّ ابْنِيَ الْحُسَيْنُ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ، فَإِذَا أُسْتُشْهِدَ، فَابْنُهُ عَلِيٌّ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ، وَ سَتُدْرِكُهُ يَا عَلِيُّ، ثُمَّ ابْنُهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ، وَ سَتُدْرِكُهُ يَا حُسَيْنُ، ثُمَّ تُكَمِّلُهُ اثْنَيْ عَشَرَ إِمَاماً، تِسْعَةً مِنْ وُلْدِ الْحُسَيْنِ. قَالَ عَبْدُ اللهِ: ثُمَّ اسْتَشْهَدْتُ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمَا، وَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَ عُمَرَ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ وَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ، فَشَهِدُوا لِي عِنْدَ مُعَاوِيَةَ. قَالَ سُلَيْمُ بْنُ قَيْسٍ: وَ قَدْ كُنْتُ سَمِعْتُ ذٰلِكَ مِنْ سَلْمَانَ وَ أَبِي ذَرٍّ وَ الْمِقْدَادِ وَ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، فَحَدَّثُونِي أَنَّهُمْ سَمِعُوا ذٰلِكَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ..

۹۷۔ جناب سلیم بن قیس الہلالیؒ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب عبداللہ بن جعفر طیار علیہما السلام سے سنا۔ وہ فرمارہے تھے کہ ایک موقع پر میں، معاویہ، امام حسن، امام حسین علیہما السلام، عبداللہ بن عباس، عمر بن ابی سلمہ اور اُسامہ بن زید ایک جگہ اکٹھے تھے۔ پھر اُنہوں نے اپنا اور معاویہ کا پورا واقعہ بیان کیا کہ اُنہوں نے معاویہ بن ابی سفیان کو مخاطب کر کے کہا:

میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا۔ آپؐ نے فرمایا کہ میں مومنین کی جانوں پر اُن سے زیادہ حق تصرف رکھتا ہوں۔ میرے بعد میرے بھائی علی بن ابی طالبؑ مومنین کی جانوں پر اُن سے زیادہ حق رکھتے ہیں۔ جب وہ شہید ہو جائیں گے۔ تو میرے بیٹے حسنؑ مومنین کی جانوں کے اُن سے بڑھ کر مالک ہوں گے۔

پھر میرے بیٹے حسینؑ مومنین کی جانوں پر اُن سے زیادہ حق دار ہوں گے۔ جب اُنہیں شہید کر دیا جائے گا۔ تو اُن کے فرزند علی زین العابدینؑ مومنین کی جانوں کے اُن سے زیادہ مالک ہوں گے۔ اور اے علیؑ! آپؑ اُس علی زین العابدینؑ کو دیکھیں گے۔ پھر اُن کے بیٹے (امام محمد باقرؑ) مومنین کی جانوں پر اُن سے زیادہ حق تصرف رکھتے ہوں گے۔ اور اے حسینؑ! آپؑ اُنہیں دیکھیں گے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِسی طرح بارہ آئمہؑ کے بارے میں اپنا بیان مکمل کیا۔ جن میں سے نو امام حسین علیہ السلام کی ذریت سے ہوں گے۔

جناب عبداللہؓ کہتے ہیں کہ پھر میں نے امام حسنؑ، امام حسینؑ، عبداللہ بن عباسؓ، عمر بن ابی سلمہؓ اور اُسامہ بن زیدؓ سے (اِس حدیث کے متعلق) گواہی لی۔ تو اُنہوں نے معاویہ کے سامنے میرے حق میں شہادت دی۔

سلیمؓ کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث حضرت سلمانؓ، حضرت ابوذرؓ، حضرت مقدادؓ اور حضرت اُسامہ بن زیدؓ سے سنی ہے۔ وہ سب بیان کرتے ہیں کہ اُنہوں نے اِس حدیث کو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے سنا ہے۔ (۱)

98 سَعْدٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي الْخَطَّابِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ الْجُعْفِيِّ، عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ مِنْ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا عَلِيُّ أَنَا وَأَنْتَ وَابْنَاكَ: الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ، وَتِسْعَةٌ مِنْ وُلْدِ الْحُسَيْنِ أَرْكَانُ الدِّينِ وَدَعَائِمُ الْإِسْلَامِ، مَنْ تَبِعَنَا نَجَا، وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنَّا فَإِلَى النَّارِ.

۹۸۔ مولا امام محمد باقر علیہ السلام نے اپنے باباؑ اور اُنہوں نے اپنے جدِ اَمجد علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مولائے کائناتؑ کو مخاطب کر کے فرمایا: یا علیؑ! میں، آپؑ، آپ کے دونوں بیٹے حسنؑ و حسینؑ اور حسینؑ کی نسل سے نو بیٹے دین کے ارکان اور اِسلام کے ستون ہیں۔ جو ہماری اتباع کرے وہ نجات پائے گا اور جو ہم سے منہ پھیر لے وہ جہنم میں جائے گا۔ (۲)

---

(۱) اکمال الدین: جلد ۱ ص ۲۷۰؛ الخصال: جلد ۲ ص ۴۷۷؛ عیون: جلد ۱ ص ۴۸

(۲) امالی شیخ مفید: ص ۱۳۵؛ بحار الانوار: جلد ۳۶ ص ۲۷۱؛ اثبات الہداۃ: جلد ۳ ص ۶۳

99سَعْدٌ، عَنِ ابْنِ عِيسَى، عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ الْبَجَلِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْكَانَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ الصَّلْتِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْبَاقِرِ، عَنْ آبَائِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ: خُذُوا بِحُجْزَةِ هَذَا الْأَنْزَعِ يَعْنِي عَلِيّاً - فَإِنَّهُ الصِّدِّيقُ الْأَكْبَرُ، وَ هُوَ الْفَارُوقُ، يُفَرِّقُ بَيْنَ الْحَقِّ وَ الْبَاطِلِ، مَنْ أَحَبَّهُ هَدَاهُ اللهُ، وَ مَنْ أَبْغَضَهُ أَبْغَضَهُ اللهُ، وَ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهُ مَحَقَهُ اللهُ، وَ مِنْهُ سِبْطَا أُمَّتِي: الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ، هُمَا ابْنَايَ، وَ مِنَ الْحُسَيْنِ أَئِمَّةُ هُدَاةٍ، أَعْطَاهُمُ اللهُ عِلْمِي وَ فَهْمِي. فَتَوَلَّوْهُمْ وَ لَا تَتَّخِذُوا وَلِيجَةً مِنْ دُونِهِمْ، فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَ مَنْ يَحْلُلْ عَلَيْهِ غَضَبٌ مِنْ رَبِّهِ فَقَدْ هَوَى، وَ مَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ

۹۹۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے۔ آپؑ اپنے آباءِ کرامؑ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اِس علیؑ کا دامن تھام لو کہ بے شک یہ صدیق اکبر ہیں۔ یہی وہ فاروق ہیں جو حق و باطل کو الگ الگ کرتے ہیں۔ جو اِن سے محبت کرے خدا اُسے ہدایت دے گا۔ جو اِن سے بغض رکھے تو خدا بھی اُسے ناپسند فرمائے گا۔ اور جو اِن کے حکم کی خلاف ورزی کرے خدا اُسے نیست و نابود کر دے گا۔ اِنھی سے اِس اُمت کے دو سبط یعنی حسنؑ و حسینؑ دنیا میں آئیں گے۔ اور وہ دونوں میرے بیٹے ہیں۔

پھر امام حسین علیہ السلام کی ذریت سے آئمہ ہدیٰ دنیا میں آئیں گے۔ خدا اُنہیں میرا علم و فہم عطا کرے گا۔

تو اے لوگو! تم اُن سے محبت کرنا (یا فرمایا: اُنہیں اپنا حاکم و آقا تسلیم کرنا) اور انہیں چھوڑ کر کسی اور کو اپنا حاکم و سرپرست نہ بنانا۔ نہیں تو تم پہ خدا کا غضب ٹوٹ پڑے گا۔ جس پر خدا کا غضب ٹوٹے تو وہ ہلاک ہو جائے گا۔ اور یہ دنیا کی زندگی تو محض دھوکے کا سامان ہے۔[1]

***

[1] امالی الصدوق: ص ۱۸۰؛ بصائر الدرجات: ص ۵۳؛ کامل الزیارات: ص ۱۰

باب ۳۰

امام مہدیؑ، ساتویں امامؑ کے پانچویں بیٹے ہیں

100سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عِيسَى بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ اَخِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، قَالَ: اِذَا فُقِدَ الْخَامِسُ مِنْ وُلْدِ السَّابِعِ، فَاللّٰهَ اللهَ فِي اَدْيَانِكُمْ لَا يُزِيلَنَّكُمْ اَحَدٌ عَنْهَا يَا بُنَيَّ: اِنَّهُ لَا بُدَّ لِصَاحِبِ هٰذَا الْاَمْرِ مِنْ غَيْبَةٍ حَتّٰى يَرْجِعَ عَنْ هٰذَا الْاَمْرِ مَنْ كَانَ يَقُولُ بِهِ، اِنَّمَا هِيَ مِحْنَةٌ مِنَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ اِمْتَحَنَ بِهَا خَلْقَهُ، وَلَوْ عَلِمَ آبَاؤُكُمْ وَ اَجْدَادُكُمْ دِيناً اَصَحَّ مِنْ هٰذَا لَاتَّبَعُوهُ. فَقُلْتُ: يَا سَيِّدِي، وَ مَا الْخَامِسُ مِنْ وُلْدِ السَّابِعِ؟ فَقَالَ: يَا بُنَيَّ عُقُولُكُمْ تَضْعُفُ عَنْ ذٰلِكَ وَ اَحْلَامُكُمْ تَضِيقُ عَنْ حَمْلِهِ وَلٰكِنْ اِنْ تَعِيشُوا فَسَوْفَ تُدْرِكُونَهُ..

۱۰۰۔ جناب علی بن جعفرؓ نے اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

جب ساتویں کی اولاد سے پانچواں غائب ہوجائے تو اپنے دین کی بہت زیادہ فکر کرنا۔ کہیں کوئی شخص تمہیں دین سے بہکا نہ دے۔

اے نورِ نظر! اِس امر کے مالک کے لیے غائب ہونا ضروری ہے۔ حتیٰ کہ اِس عقیدے کے بہت سے قائل افراد اِس عقیدے سے منحرف ہوجائیں گے۔ یہ خدا کی طرف سے ایک آزمائش ہوگی جس سے وہ اپنی مخلوق کا امتحان لے گا۔ (سنو!) اگر تمہارے آباء واجداد کو اِس سے بہتر دین کا علم ہوتا تو وہ اُس کی اتباع کرتے۔

میں نے عرض کی: میرے مولاؑ! وہ ساتویں کی اولاد سے پانچواں کون ہے؟

تو امامؑ نے فرمایا: اے میرے بیٹو! تمہاری عقلیں اِس حقیقت کو سمجھنے سے قاصر ہیں اور تمہارا ادراک اِسے برداشت کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ ہاں! اگر تم اُس وقت تک زندہ رہے تو اُنہیں دیکھ لو گے۔ ①

101سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الزَّيْتُونِيِّ، وَ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي قَتَادَةَ، عَنْ اَحْمَدَ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ اُمَيَّةَ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ بْنِ اَبِي حَيَّةَ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ. قَالَ: اِذَا اجْتَمَعَتْ ثَلَاثَةُ اَسْمَاءٍ مُتَوَالِيَةٌ: مُحَمَّدٌ، وَ عَلِيٌّ، وَ الْحَسَنُ فَالرَّابِعُ الْقَائِمُ.

۱۰۱۔ ابوالہیثمؒ نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: جب (آئمہؑ میں) یہ تین نام محمد، علی اور حسن لگا تار آئیں تو چوتھا قائم آل محمدؑ ہوگا۔ ②

102عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْحِمْيَرِيُّ عَنْ اَحْمَدَ بْنِ هِلَالٍ الْعَبَرْتَائِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ اَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ. قَالَ: قَالَ لِي: لَا بُدَّ مِنْ فِتْنَةٍ صَمَّاءَ صَيْلَمٍ يَسْقُطُ فِيهَا كُلُّ بِطَانَةٍ وَ وَلِيجَةٍ وَ ذٰلِكَ عِنْدَ فِقْدَانِ الشِّيعَةِ الثَّالِثَ مِنْ وُلْدِي، يَبْكِي عَلَيْهِ اَهْلُ السَّمَاءِ وَ اَهْلُ الْاَرْضِ، وَ كُلُّ حَرَّى وَ حَرَّانَ، وَ كُلُّ حَزِينٍ وَ لَهْفَانَ، ثُمَّ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: بِاَبِي وَ اُمِّي سَمِيُّ جَدِّي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ شَبِيهُ مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، عَلَيْهِ جُيُوبُ النُّورِ، يَتَوَقَّدُ مِنْ شُعَاعِ ضِيَاءِ الْقُدُسِ، كَمْ مِنْ حَرَّى مُؤْمِنَةٍ، وَ كَمْ مِنْ مُؤْمِنٍ مُتَاَسِّفٍ حَيْرَانُ حَزِينٌ عِنْدَ فِقْدَانِ الْمَاءِ الْمَعِينِ.

۱۰۲۔ حسن بن محبوب سے مروی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ امام علی رضا علیہ السلام نے مجھ سے ارشاد فرمایا: یقیناً ایک نہایت ہی ہولناک اور تباہ کن فتنہ ظاہر ہوگا۔ جس میں ہر قریبی اور قابلِ اعتبار شخص اعتماد سے گر جائے گا۔ یہ فتنہ اُس وقت درپیش ہوگا کہ جب شیعہ میرے

---

① اکمال الدین: جلد ۲ ص ۳۵۹؛ علل الشرائع: جلد ا ص ۲۴۴؛ غیبتِ طوسی: ۱۰۴؛ غیبت نعمانی: ۷۸

② اکمال الدین: جلد ۲ ص ۳۳۳؛ بحار الانوار: جلد ۵۱ ص ۱۴۳؛ غیبتِ طوسی: ص ۱۳۹

تیسرے بیٹے (یعنی امام حسن عسکریؑ) کی شہادت کا زمانہ دیکھیں گے۔اُن کی شہادت پر تمام آسمان و زمین والے روئیں گے۔ ہر حیران و پیاسا روئے گا۔اور ہر پریشان و مصیبت زدہ آنسو بہائے گا۔

پھر فرمایا: میرے ماں باپ قربان! اُس پر کہ جو میرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہم نام اور حضرت موسیٰ بن عمرانؑ کی شبیہ ہے۔وہ نوری لباس زیب تن کیے ہوں گے۔جس سے ضیاءِ قدس کی شعاعیں نکل رہی ہوں گی۔

جب ماءِ معین نہ ہوگا تو کتنے ہی پیاسے مومن ہوں گے۔اور کتنے ہی مومن متاسف، حیران اور پریشان ہوں گے۔[1]

***

[1] عیون اخبار الرضا: جلد ۲ ص ٦۔بحار الانوار: جلد ۵۱ ص ۱۵۲

باب ۳۱

اوصافِ امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف

103 مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي حَمْدَانُ بْنُ مَنْصُورٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عِيسَى الْخَشَّابِ قَالَ: قُلْتُ لِلْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَنْتَ صَاحِبُ هَذَا الْأَمْرِ؟ قَالَ: لَا، وَلَكِنْ صَاحِبُ الْأَمْرِ الطَّرِيدُ الشَّرِيدُ، الْمَوْتُورُ بِأَبِيهِ، الْمُكَنَّى بِعَمِّهِ، يَضَعُ سَيْفَهُ عَلَى عَاتِقِهِ ثَمَانِيَةَ أَشْهُرٍ.

۱۰۳۔عیسیٰ خشاب سے روایت ہے۔وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام حسین علیہ السلام سے پوچھا: کیا اِس اَمر کے مالک (صاحب الامر) آپؑ ہیں؟

تو امامؑ نے جواب دیا: نہیں، بلکہ صاحب الامر وہ ہیں۔ جو وطن سے بے وطن، گھر سے بے گھر، اپنے باباؑ کے قتل کے وارث اور اپنے چچا کی کنیت رکھنے والے ہوں گے۔ وہ آٹھ ماہ تلوار اپنے کندھے پر اُٹھائے رہیں گے۔ (۱)

104 سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَ عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْحِمْيَرِيُّ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ الْغِفَارِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ وَ الْحُسَيْنِ بْنِ زَيْدٍ جَمِيعاً، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ، عَنْ آبَائِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ، قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ: لَا يَزَالُ فِي وُلْدِي مَأْمُونٌ مَأْمُولٌ.

۱۰۴۔امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے آباء کرامؑ کے واسطہ سے مولائے کائناتؑ سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: میری اولاد میں ایک شخص ایسا ضرور ہوگا جو اَمان یافتہ ہوگا

(۱) اکمال الدین: جلد ۱ ص ۳۱۸؛ بحار الانوار: جلد ۵۱، ص ۱۳۳

اور اُس (کے ظہور) کی امید لگائی جائے گی۔ [1]

105 سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ الصَّيْقَلِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَسْبَاطٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ: قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَصْبَحَ مَاؤُكُمْ غَوْراً فَمَنْ يَأْتِيكُمْ بِمَاءٍ مَعِينٍ. فَقَالَ: هَذِهِ الْآيَةُ نَزَلَتْ فِي الْقَائِمِ، يَقُولُ: إِنْ أَصْبَحَ إِمَامُكُمْ غَائِباً عَنْكُمْ لَا تَدْرُونَ أَيْنَ هُوَ، فَمَنْ يَأْتِيكُمْ بِإِمَامٍ ظَاهِرٍ، يَأْتِيكُمْ بِأَخْبَارِ السَّمَاءِ وَ الْأَرْضِ وَ حَلَالِ اللهِ جَلَّ وَ عَزَّ وَ حَرَامِهِ. ثُمَّ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: وَ اللهِ مَا جَاءَ تَأْوِيلُ هَذِهِ الْآيَةِ، وَ لَا بُدَّ أَنْ يَجِيءَ تَأْوِيلُهَا.

۱۰۵۔ جناب ابوبصیرؒ سے مروی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے اِس آیتِ کریمہ: قُلْ أَرَءَيْتُمْ إِنْ أَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَأْتِيكُم بِمَآءٍ مَّعِينٍ ﴿۳۰﴾ کے متعلق ارشاد فرمایا ہے کہ یہ آیت قائم آل محمد عجل اللہ فرجہ الشریف کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ یہاں خدا نے یہ فرمایا ہے کہ اگر تمہارا امام غیبت میں چلا جائے اور تمہیں علم نہ ہو کہ وہ کہاں ہے؟ تو کس کے بس میں ہے کہ وہ تمہارے امامؑ کو ظاہر کر کے تمہارے پاس لے آئے؟ تاکہ وہ تمہیں آسمان وزمین کی خبریں اور خدا کا حلال وحرام بتائے۔

پھر امامؑ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اِس آیت کی تاویل ابھی نہیں آئی۔ اور وہ ضرور آئے گی۔ [2]

106 سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْخَطَّابِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: يُبْعَثُ الْقَائِمُ وَ لَيْسَ فِي عُنُقِهِ بَيْعَةٌ لِأَحَدٍ.

۱۰۶۔ جمیل بن صالح نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا:

---

[1] اکمال الدین: جلد ا ص ۳۲۸؛ بحار الانوار: جلد ۲۳ ص ۴۰

[2] اکمال الدین: جلد ا ص ۳۲۵؛ بحار الانوار: جلد ۵۱ ص ۵۲

جب قائم آلِ محمدؑ کو بھیجا جائے گا۔ تو اُن کی گردن میں کسی کی بیعت نہیں ہوگی۔ (۱)

107 سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ وَ الْحَسَنِ بْنِ ظَرِيفٍ جَمِيعاً، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، قَالَ: يَقُومُ الْقَائِمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ لَيْسَ لِأَحَدٍ فِي عُنُقِهِ بَيْعَةٌ.

۱۰۷۔ ہشام بن سالم سے مروی ہے کہ صادق آلِ محمدؑ نے ارشاد فرمایا کہ جب قائم آلِ محمدؑ قیام کریں گے۔ تو اُن کی گردن میں کسی کی بیعت نہیں ہوگی۔ (۲)

108 مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مَنِيعِ بْنِ الْحَجَّاجِ الْبَصْرِيِّ ، عَنْ مُجَاشِعٍ ، عَنْ مُعَلًّى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَيْضِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ: كَانَتْ عَصَا مُوسَى لِآدَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، فَصَارَتْ إِلَى شُعَيْبٍ، ثُمَّ صَارَتْ إِلَى مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ، وَ إِنَّهَا لَعِنْدَنَا، وَ إِنَّ عَهْدِي بِهَا آنِفاً، وَ هِيَ خَضْرَاءُ كَهَيْئَتِهَا حِينَ انْتُزِعَتْ مِنْ شَجَرَتِهَا وَ إِنَّهَا لَتَنْطِقُ إِذَا اسْتُنْطِقَتْ أُعِدَّتْ لِقَائِمِنَا عَلَيْهِ السَّلَامُ يَصْنَعُ بِهَا مَا كَانَ يَصْنَعُ بِهَا مُوسَى بْنُ عِمْرَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، وَ إِنَّهَا تَصْنَعُ مَا تُؤْمَرُ، وَ إِنَّهَا حَيْثُ أُلْقِيَتْ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ بِلِسَانِهَا.

۱۰۸۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جو عصا تھا وہ اصل میں حضرت آدم علیہ السلام کا عصا تھا۔ پھر وہ حضرت شعیب علیہ السلام کے پاس آیا ہے اور اُن سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ملا۔ اب وہ ہمارے پاس ہے۔ اور اِس وقت وہ میرے قبضے میں ہے۔ وہ اُسی طرح سرسبز اور تروتازہ ہے۔ جیسے اُسے درخت سے جدا کیا گیا تھا۔ اگر اُسے بولنے کا کہا جائے تو وہ بولتا بھی ہے۔ اُسے ہمارے قائم عجل اللہ فرجہ الشریف کے لیے آمادہ کیا

---

(۱) اکمال الدین: جلد2 ص489؛ بحار الانوار: ج52 ص95

(۲) اکمال الدین: جلد2 ص480؛ بحار الانوار: ج52 ص95

گیا ہے۔ وہ اُس سے وہی کام لیں کہ جو حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام نے اُس سے لیے تھے۔ اُسے جو حکم ملے وہ اُسے انجام دیتا ہے۔ اور جب اُسے (دشمنوں کے مقابل) زمین پر ڈال دیا جائے تو وہ اُن کی زبان سے بنائی ہوئی جھوٹی اور خودساختہ چیزوں کو نگل جاتا ہے۔ [1]

***

[1] اکمال الدین: جلد 2 ص 673؛ بحار الانوار: ج 52 ص 319؛ بصائر: ص 183؛ الکافی: جلد 1 ص 231؛ الاختصاص: ص 263

باب ۳۲

امام زمانہؑ کا نام لینے کی ممانعت

109سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: صَاحِبُ هَذَا الْأَمْرِ رَجُلٌ لَا يُسَمِّيهِ بِاسْمِهِ إِلَّا كَافِرٌ.

۱۰۹۔علی بن رئاب سے مروی ہے کہ صادق آلِ محمد علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: اِس اَمر کے مالک کا نام کوئی کافر ہی لے گا۔ [1]

---

[1] اکمال الدین: جلد 2 ص648؛ائمہ طاہرین علیہم السلام سے متعدد معتبر روایات وارد ہوئی ہیں جن میں امام قائم علیہ السلام کے ذاتی نام (اسم شریف) کے ذکر سے منع کیا گیا ہے۔اور یہ روایات درجۂ استفاضہ کو پہنچتی ہیں۔ چنانچہ ثقۃ الاسلام شیخ کلینی قدس سرہ نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے: صاحبُ ھذا الأمرِ لا یُسمّیه باسمهِ إلا کافر (الکافی، ج1، ص333)؛ وایضاً ایک اور روایت میں وارد ہے: ولا یحلّ لکم ذکرہ باسمه یعنی 'تمہارے لیے ان کا نام لینا حلال نہیں ہے' (الکافی، ج1، ص333)۔ ممکن ہے کہ مراد لفظ لکم یعنی 'تمہارے لیے' سے اولین مخاطبین ہوں کیونکہ اس دور کی سختیوں کے باعث یہ وقتی حرمت وارد ہوئی اور اس لکم کا اطلاق آئندہ نسلوں کے لیے نہ ہو۔اس ممانعت کی کئی حکمتیں بیان کی گئی ہیں۔ رئیس المحدثین شیخ صدوق رضی اللہ عنہ نے 'کمال الدین' میں توضیح دی ہے کہ یہ ممانعت اس باعث تھی کہ ظالم حُکّام امام عصر علیہ السلام کی شناخت نہ پاسکیں اور آپؑ کی جان کو خطرہ لاحق نہ ہو، چنانچہ یہ تقیہ کا ایک مظہر قرار پاتا ہے (کمال الدین، ج2، ص653)۔علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے اپنی کتب مانند بحار الانوار' اور 'مرآۃ العقول' میں اس ممانعت کو امامؑ کی عظمت، مقامِ غیبت اور اسرارِ الٰہیہ سے تعبیر کیا ہے کہ امام علیہ السلام کا نام لینا فقط ان کے ظہور کے بعد ممکن و مناسب ہوگا (مرآۃ العقول، ج3، ص334؛ بحار الانوار، ج51، ص32)۔اسی طرح شیخ مفید رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ الطائفہ طوسی نور اللہ مرقدہ نے اس ممانعت کو محدود زمانی و سیاسی حالات سے وابستہ قرار دیا ہے، نہ کہ دائمی حکم۔ان کے نزدیک جب امامؑ کی جان کو خطرہ نہ ہو، جیسا کہ آج کے دور میں ہے، ←

110سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ فَضَّالٍ عَنِ الرَّيَّانِ بْنِ الصَّلْتِ ، قَالَ: سُئِلَ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: لَا يُرَى جِسْمُهُ وَلَا يُسَمَّى بِاسْمِهِ.

۱۱۰۔ ریان بن صلت سے روایت نقل ہوئی ہے کہ امام رضا علیہ السلام سے قائم آل محمدؑ کے متعلق سوال ہوا۔ تو آپؑ نے ارشاد فرمایا: اُن کا جسم دکھائی نہیں دے گا اور اُنہیں اُن کے نام سے ساتھ نہیں بلایا جائے گا۔ [1]

111سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبَانٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ الْجُعْفِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: سَأَلَ عُمَرُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الْمَهْدِيِّ، فَقَالَ: يَا ابْنَ أَبِي طَالِبٍ أَخْبِرْنِي عَنِ الْمَهْدِيِّ مَا اسْمُهُ؟ قَالَ: أَمَّا اسْمُهُ فَلَا. إِنَّ حَبِيبِي وَ خَلِيلِي عَهِدَ إِلَيَّ أَنْ لَا أُحَدِّثَ بِاسْمِهِ حَتَّى يَبْعَثَهُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ هُوَ مِمَّا اسْتَوْدَعَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ رَسُولَهُ فِي عِلْمِهِ.

۱۱۱۔ جناب جابر جعفیؒ سے روایت ہے۔ آپؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام

← تو ان کا اسم مبارک لینا حرام نہیں بلکہ جائز ہے۔ معاصر فقہاء میں آیت اللہ جعفر سبحانی دام ظلہ آیت اللہ کاظم حائری مدظلہ، اور آیت اللہ شیخ ناصر مکارم شیرازی حفظہ اللہ تعالیٰ کا بھی یہی قول ہے کہ امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کا نام احتراماً ترک کیا جاتا ہے، اگرچہ شرعاً اب ممانعت باقی نہیں، خصوصاً جب صحیح نسبت سے لیا جائے اور اہانت یا افشاء راز کا خطرہ نہ ہو۔ لہٰذا یہ ممانعت میں وارد مرویات درحقیقت امامؑ کی حفاظت، رازِ غیبت کے بقاء، اور حکمتِ الٰہیہ کے موافق ایک خاص زمان و مکان کے لیئے قابل اطلاق تھیں، اور اس کا اجراء زمان و مکان کے تقاضوں کے تابع ہے۔ اب جبکہ عباسی حکومت بھی نہیں اور امام علیہ السلام کو ان کے جاسوسوں کا خدشہ نہیں اور وہ غیبت تامہ میں حفظ الٰہی میں ہیں تو بعض علماء نے ان کے اسم گرامی کو ذکر کرنے کی حرمت کا حکم جاری نہیں فرمایا۔ (محشی: سیّد علی اصدق نقوی)

[1] اکمال الدین: جلد 2 ص648؛ بحار الانوار: جلد 51 ص33

کی زبان مبارک سے سنا، آپؑ نے ارشاد فرمایا: ایک دفعہ عمر نے مولائے کائناتؑ سے امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کے نام نامی کے متعلق پوچھا۔ تو امیر المومنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: جہاں تک اُن کے نام کی بات ہے تو میں نہیں بتاؤں گا۔ بے شک میرے حبیب و خلیلؐ نے مجھ وصیت فرمائی ہے کہ اُن کا نام کسی کو نہ بتاؤں۔ یہاں تک کہ خدا اُنہیں ظاہر کر دے۔ اُن کا نام وہی ہے کہ جو خدا نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم میں ودیعت فرما دیا ہے۔ [1]

112 سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ الْعَلَوِيِّ، عَنْ اَبِي هَاشِمٍ الْجَعْفَرِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا الْحَسَنِ الْعَسْكَرِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ، يَقُولُ: اَلْخَلَفُ (مِنْ بَعْدِي اِبْنِيَ الْحَسَنُ) فَكَيْفَ لَكُمْ بِالْخَلَفِ مِنْ بَعْدِ الْخَلَفِ؟ قُلْتُ: وَلِمَ؟ جَعَلَنِيَ اللهُ فِدَاكَ. قَالَ: لِاَنَّكُمْ لَا تَرَوْنَ شَخْصَهُ، وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ ذِكْرُهُ بِاسْمِهِ. قُلْتُ: فَكَيْفَ نَذْكُرُهُ؟ فَقَالَ: قُولُوا الْحُجَّةُ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَامُهُ.

۱۱۲۔ جناب ابو ہاشم جعفریؒ سے روایت ہے۔ آپؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام علی نقی علیہ السلام کی زبان مبارک سے سنا، آپؑ ارشاد فرما رہے تھے: میرا جانشین میرا بیٹا حسن عسکریؑ ہے۔ مگر خدا جانے کہ اُن کے جانشین کے وقت تم لوگوں کی حالت کیا ہوگی؟!

میں نے عرض: قربان جاؤں! وہ کیوں؟

تو امامؑ نے فرمایا: کیونکہ تم اُن کے وجودِ پاک کا دیدار نہ کر سکو گے۔ تمہارے لیے اُن کا نام لے کر ذکر کرنا بھی جائز نہیں ہوگا۔

میں نے کہا: پھر ہم کیسے اُن کا ذکر کریں؟

تو امامؑ جواب دیا: (یوں کہا کرو:) آل محمدؐ میں سے حجت۔ اُن پر خدا کا درود و سلام ہو۔ [2]

***

[1] اکمال الدین: جلد 2 ص648؛ بحار الانوار: جلد 51 ص33

[2] اکمال الدین: جلد 2 ص648؛ بحار الانوار: جلد 51 ص33؛ غیبت طوسی 121؛ الکافی: جلد 1 ص332

باب ۳۳

غیبت کا بیان

113 سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَ عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْحِمْيَرِيُّ ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الرَّبِيعِ الْمَدَائِنِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنْ أَسِيدِ بْنِ ثَعْلَبَةَ ، عَنْ أُمِّ هَانِئٍ ، قَالَتْ: لَقِيتُ أَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ: فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ، الْجَوَارِ الْكُنَّسِ .فَقَالَ: إِمَامٌ يَخْنِسُ فِي زَمَانِهِ عِنْدَ انْقِضَاءٍ مِنْ عِلْمِهِ سَنَةَ سِتِّينَ وَ مِائَتَيْنِ، ثُمَّ يَبْدُو كَالشِّهَابِ الْوَقَّادِ فِي ظُلْمَةِ اللَّيْلِ، فَإِنْ أَدْرَكْتَ ذٰلِكَ قَرَّتْ عَيْنَاكَ.

۱۱۳۔ جناب اُم ہانیؑ سے روایت ہے۔ وہ بیان کرتی ہیں کہ ایک دفعہ میری امام محمد باقر علیہ السلام سے ملاقات ہوئی اور میں نے آپؑ سے فلا أقسم بالخنس الجوار الكنس کی تفسیر معلوم کی۔ تو آپؑ نے ارشاد فرمایا: (اس کی تفسیر یہ ہے کہ) سن 360ھ میں امام زمانہؑ غائب ہوجائیں گے۔ اور اُن کے بارے میں کسی کو علم نہ ہوگا (کہ وہ کہاں ہیں؟) پھر وہ ایسے ظاہر ہوں گے کہ جیسے تاریک رات میں روشن ستارہ چمکتا ہے۔ اگر آپؑ وہ زمانہ دیکھ لیں تو آپؑ کی آنکھیں ٹھنڈی ہوجائیں گی۔ [1]

114 سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَ عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْحِمْيَرِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ جَمِيعاً، قَالُوا: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى وَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَاشِمٍ وَ أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْخَطَّابِ

---

[1] اکمال الدین: جلد1 ص324؛ بحار الانوار: جلد51 ص51؛ غیبت طوسی: 101؛ غیبت نعمانی: 150

جَمِیعاً قَالُوا: حَدَّثَنَا اَبُو عَلِيٍّ اَلْحَسَنُ بْنُ مَحْبُوبٍ اَلسَّرَّادُ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَلْحُصَيْنِ، عَنْ اَبِي بَصِيرٍ، عَنِ الصَّادِقِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ آبَائِهِ عَلَيْهِمُ اَلسَّلاَمُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ: اَلْمَهْدِيُّ مِنْ وُلْدِي، اِسْمُهُ اِسْمِي، وَ كُنْيَتُهُ كُنْيَتِي، اَشْبَهُ اَلنَّاسِ بِي خَلْقاً وَ خُلْقاً، تَكُونُ لَهُ غَيْبَةٌ وَ حَيْرَةٌ حَتَّى تَضِلَّ اَلْخَلْقُ عَنْ اَدْيَانِهِمْ، فَعِنْدَ ذٰلِكَ يُقْبِلُ كَالشِّهَابِ اَلثَّاقِبِ، فَيَمْلَؤُهَا قِسْطاً وَ عَدْلاً كَمَا مُلِئَتْ ظُلْماً وَ جَوْراً.

۱۱۴۔ حضرت ابو بصیرؒ نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور آپؑ نے اپنے آباءِ کرامؑ سے نقل کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف میری ذریت میں سے ہیں۔ وہ میرے ہم نام و ہم کنیت اور صورت و سیرت میں ساری مخلوق سے بڑھ کر میرے مشابہ ہیں۔

اُن غیبت اور اُن کے متعلق حیرانی کا دور آئے گا۔ حتی کہ (اِس قدر حیرت و گمراہی ہو گی کہ) بہت سے لوگ اپنے ادیان سے پھر جائیں گے۔ پھر وہ شہابِ ثاقب کی مانند آئیں گے اور زمین کو عدل و انصاف سے یوں بھر دیں گے۔ جیسے وہ ظلم و جور سے پُر ہو گی۔ [1]

115 سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَ عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ اَلْحِمْيَرِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى اَلْعَطَّارُ وَ اَحْمَدُ بْنُ اِدْرِيسَ جَمِيعاً، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَلْحُسَيْنِ بْنِ اَبِي اَلْخَطَّابِ وَ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى وَ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ اَلْبَرْقِيِّ، وَ اِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ جَمِيعاً، عَنِ اَلْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ مَالِكٍ اَلْجُهَنِيِّ، وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ اَلْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَلْحَسَنِ اَلصَّفَّارُ وَ سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَلطَّيَالِسِيِّ عَنْ مُنْذِرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ قَابُوسٍ، عَنِ اَلنَّضْرِ بْنِ اَبِي اَلسَّرِيِّ، عَنْ اَبِي دَاوُدَ سُلَيْمَانَ بْنِ سُفْيَانَ

---

[1] اکمال الدین: جلد 1 ص 287؛ بحار الانوار: جلد 51 ص 72؛ کفایۃ الاثر: 66؛ اعلام الوری: 424

اَلْمُسْتَرِقِّ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ مَالِكٍ الْجُهَنِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُغِيرَةِ النَّصْرِيِّ ، عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ ، قَالَ: أَتَيْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَوَجَدْتُهُ مُتَفَكِّراً يَنْكُتُ فِي الْأَرْضِ، فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا لِي أَرَاكَ مُتَفَكِّراً تَنْكُتُ فِي الْأَرْضِ، أَ رَغِبْتَ فِيهَا؟! فَقَالَ: لَا وَ اللهِ، مَا رَغِبْتُ فِيهَا، وَ لَا فِي الدُّنْيَا يَوْماً قَطُّ، وَ لَكِنْ فَكَّرْتُ فِي مَوْلُودٍ يَكُونُ مِنْ ظَهْرِي، الْحَادِيَ عَشَرَ مِنْ وُلْدِي، هُوَ الْمَهْدِيُّ، يَمْلَؤُهَا عَدْلاً كَمَا مُلِئَتْ جَوْراً وَ ظُلْماً، تَكُونُ لَهُ حَيْرَةٌ وَ غَيْبَةٌ يَضِلُّ فِيهَا أَقْوَامٌ، وَ يَهْتَدِي فِيهَا آخَرُونَ. فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، وَ إِنَّ هَذَا لَكَائِنٌ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، كَمَا أَنَّهُ مَخْلُوقٌ، وَ أَنَّى لَكَ بِالْعِلْمِ بِهَذَا الْأَمْرِ، يَا أَصْبَغُ، أُولَئِكَ خِيَارُ هَذِهِ الْأُمَّةِ مَعَ أَبْرَارِ هَذِهِ الْعِتْرَةِ. قُلْتُ: وَ مَا يَكُونُ بَعْدَ ذَلِكَ؟ قَالَ: ثُمَّ يَفْعَلُ اللهُ مَا يَشَاءُ، فَإِنَّ لَهُ إِرَادَاتٍ وَ غَايَاتٍ وَ نِهَايَاتٍ..

۱۱۵ ۔ جناب اصبغ بن نباتہؒ سے روایت نقل ہوئی ہے۔، وہ کہتے ہیں کہ ایک دن میں امیر المومنین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو دیکھا کہ آپؑ کسی سوچ میں بیٹھے زمین کرید رہے ہیں۔ میں نے عرض کی: یا امیر المومنینؑ! آپؑ زمین کرید رہے ہیں، کہیں آپؑ کا اس سے دل تو نہیں لگ گیا؟!

مولاؑ نے فرمایا: نہیں، اللہ کی قسم! میں نے اس (حکومت) اور دنیا سے لحظہ بھر بھی دل نہیں لگایا۔ البتہ میں اپنی صلب سے ہونے والے گیارہویں بیٹے کے بارے میں سوچ رہا تھا ۔ وہ مہدی (عجل اللہ فرجہ الشریف) ہیں جو زمین کو عدل وانصاف سے اس طرح بھر دیں گے جیسے وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی۔ ان کے لیے حیرت وغیبت کا ایک زمانہ ہوگا۔ جس میں کچھ قومیں گمراہ ہو جائیں گی اور کچھ ہدایت پا جائیں گی۔

میں نے عرض کی: کیا واقعاً ایسا ہوگا؟!

تو فرمایا: ہاں۔ اور یہ طے ہو چکا ہے۔ اے اصبغؒ! تم اِس اَمر کو کیا جانو؟! وہ اِس اُمت

کے سب سے افضل افراد ہیں جو اِس عترت کے صالح ترین لوگوں کے ساتھ ہوں گے۔

میں نے پوچھا: پھراس کے بعد کیا ہوگا؟

تو امامؑ نے فرمایا: اس کے بعد خدا جو چاہے گا کرے گا۔ کیونکہ اس کے کچھ ارادے، مقاصد اور پوشیدہ مصالح ہیں۔ (۱)

116 سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَلنُّعْمَانِ، عَنْ هَارُونَ بْنِ خَارِجَةَ، عَنْ اَبِي بَصِيرٍ، عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: اِنَّ ذَا اَلْقَرْنَيْنِ لَمْ يَكُنْ نَبِيّاً، وَلَكِنَّهُ كَانَ عَبْداً صَالِحاً اَحَبَّ اللهَ فَاَحَبَّهُ اللهُ، وَ نَاصَحَ لِلّٰهِ فَنَاصَحَهُ اللهُ، اَمَرَ قَوْمَهُ بِتَقْوَى اللهِ، فَضَرَبُوهُ عَلَى قَرْنِهِ، فَغَابَ عَنْهُمْ زَمَاناً، ثُمَّ رَجَعَ اِلَيْهِمْ، فَضَرَبُوهُ عَلَى قَرْنِهِ اَلْآخَرِ، وَفِيكُمْ مَنْ هُوَ عَلَى سُنَّتِهِ.

۱۱۶۔ حضرت ابوبصیرؒ سے مروی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

حضرت ذوالقرنینؑ نبی نہیں تھے۔ مگر خدا کے ایک نیک بندے تھے۔ آپؑ نے خدا سے محبت کی تو خدا نے بھی آپؑ کو پسند کیا۔ آپؑ نے خدا کی رضا کے لیے دوسروں کی خیر خواہی کی۔ تو خدا نے آپؑ کے لیے بھی بہتر فیصلہ فرمایا۔ آپؑ نے اپنی قوم کو تقویٰ اِلٰہی کی دعوت دی تو اُنہوں نے آپؑ کے سر پہ ضرب لگائی۔ لہٰذا آپؑ کچھ عرصہ کے لیے غائب ہو گئے۔ اور جب دوبارہ اُن کے پاس آئے تو اُنہوں نے آپؑ کے سر کے دوسرے حصّے پر ضرب لگائی۔ تم میں بھی ایک شخصیت ایسی ہے جس کا معاملہ اُن جیسا ہے۔ (۲)

117 عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ اَلْحِمْيَرِيُّ ، عَنْ اَحْمَدَ بْنِ هِلَالٍ ، عَنْ عَبْدِ اَلرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي نَجْرَانَ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ اَيُّوبَ، عَنْ سَدِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: اِنَّ فِي اَلْقَائِمِ سُنَّةً مِنْ يُوسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ. قُلْتُ: كَاَنَّكَ تَذْكُرُ خَبَرَهُ اَوْ غَيْبَتَهُ؟ فَقَالَ لِي: وَ مَا

---

(۱) الکافی: ۱/ ۳۳۸؛ الہدیۃ الکبریٰ: ۸۸؛ اثبات الوصیۃ: ۲۲۵؛ کفایۃ الاثر: ۲۱۹؛ غیبت طوسی: ۱۱۵

(۲) بحارالانوار: ج12، 194۔ اکمال الدین: ج2 ص393: تفسیر عیاشی: ج2 ص340

تُنْكِرُ مِنْ ذٰلِكَ هٰذِهِ الْاُمَّةُ، اَشْبَاهُ الْخَنَازِيرِ. اِنَّ اِخْوَةَ يُوسُفَ كَانُوا اَسْبَاطاً اَوْلَادَ اَنْبِيَاءَ، تَاجَرُوا يُوسُفَ وَ بَايَعُوهُ، وَ هُمْ اِخْوَتُهُ وَ هُوَ اَخُوهُمْ فَلَمْ يَعْرِفُوهُ حَتّٰى قَالَ لَهُمْ: اَنَا يُوسُفُ فَمَا تُنْكِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةُ اَنْ يَكُونَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ-فِي وَقْتٍ مِنَ الْاَوْقَاتِ-يُرِيدُ اَنْ يَسْتُرَ حُجَّتَهُ؟! لَقَدْ كَانَ يُوسُفُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِلَيْهِ مُلْكُ مِصْرَ، وَ كَانَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ وَالِدِهِ مَسِيرَةُ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ يَوماً. فَلَوْ اَرَادَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ اَنْ يُعَرِّفَهُ مَكَانَهُ لَقَدَرَ عَلَى ذٰلِكَ، وَ اللّٰهِ لَقَدْ سَارَ يَعْقُوبُ وَ وُلْدُهُ عِنْدَ الْبِشَارَةِ مَسِيرَةَ تِسْعَةِ اَيَّامٍ مِنْ بَدْوِهِمْ اِلَى مِصْرَ. فَمَا تُنْكِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةُ اَنْ يَكُونَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ يَفْعَلُ بِحُجَّتِهِ مَا فَعَلَ بِيُوسُفَ اَنْ يَكُونَ يَسِيرُ فِي اَسْوَاقِهِمْ، وَ يَطَأُ بُسُطَهُمْ، وَ هُمْ لَا يَعْرِفُونَهُ؟ حَتّٰى يَأْذَنَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ اَنْ يُعَرِّفَهُمْ بِنَفْسِهِ كَمَا اَذِنَ لِيُوسُفَ حَتّٰى قَالَ لَهُمْ: هَلْ عَلِمْتُمْ مَا فَعَلْتُمْ بِيُوسُفَ وَ اَخِيهِ اِذْ اَنْتُمْ جَاهِلُونَ. قَالُوا اَ اِنَّكَ لَاَنْتَ يُوسُفُ قَالَ اَنَا يُوسُفُ وَ هٰذَا اَخِي وَ..

۱۱۷۔ جناب سدیرؒ سے مروی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ حضرت قائم (عجل اللہ فرجہ الشریف) میں حضرت یوسف علیہ السلام کی بھی ایک سنت موجود ہے۔

میں نے عرض کی: لگتا ہے کہ آپؑ قائم آل محمدؑ، یا اُن کی غیبت کے بارے میں کچھ ارشاد فرمانا چاہتے ہیں؟

تو امامؑ نے مجھ سے فرمایا: اِس اُمت کے خنزیر صفت افراد اِس حقیقت کا کیوں انکار کرتے ہیں؟! (وہ غور نہیں کرتے کہ) حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی اسباط تھے اور اولادِ انبیاءؑ میں سے تھے۔ اُنہوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ تجارت کی اور اُنہیں بیچ دیا۔ جب کہ وہ آپؑ کے بھائی اور آپؑ اُنؑ کے بھائی تھے۔ مگر وہ آپؑ کو پہچان نہ پائے اور بالآخر خود آپؑ کو بتانا پڑا کہ میں یوسف ہوں۔

یہ اُمت اِس بات کو کیوں تسلیم نہیں کرتی کہ خدا کسی بھی وقت اپنی حجت کو پوشیدہ رکھنے کا ارادہ فرما سکتا ہے؟!

حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس مصر کی بادشاہت تھی۔ اور اُن اور اُنکے والد کے درمیان صرف آٹھ دن کی مسافت تھی۔ اگر خدا اُن کے والد کو اُن کی رہائش کے بارے میں بتانا چاہتا تو بتا سکتا تھا۔ خدا کی قسم! جب حضرت یعقوب علیہ السلام اور اُن کی اولاد کو حضرت یوسف علیہ السلام کے بارے میں بشارت ملی۔ تو اُنہوں نے مصر پہنچنے تک کی مسافت کو نو دنوں میں طے کیا۔

یہ اُمت کیوں نہیں سمجھتی کہ خدا نے جو کچھ حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ کیا ہے۔ وہی اپنی حجت کے ساتھ بھی کرے گا۔ یعنی وہ اُن کے بازاروں میں چلیں اور اُن کے بچھائے ہوئے فرشوں پہ بیٹھیں۔ مگر لوگ اُنہیں پہچان نہ سکیں؟! یہاں تک کہ خدا حجت کو اپنا تعارف کرانے کا اذن دے کہ جس طرح حضرت یوسف علیہ السلام کو اذن دیا۔ تو اُنہوں نے اپنے بھائیوں سے کہا:

قَالَ هَلۡ عَلِمۡتُمۡ مَّا فَعَلۡتُمۡ بِيُوسُفَ وَاَخِيۡهِ اِذۡ اَنۡتُمۡ جٰهِلُوۡنَ ۝٨٩ قَالُوۡۤا ءَاِنَّكَ لَاَنۡتَ يُوۡسُفُ ؕ قَالَ اَنَا يُوۡسُفُ وَهٰذَاۤ اَخِىۡ [1]

"کیا تمہیں معلوم ہے کہ تم نے یوسفؑ اور ان کے بھائی کے ساتھ کیا برتاؤ کیا ہے جب کہ تم بالکل جاہل تھے۔ انہوں نے کہا کہ کیا آپؑ ہی یوسف ہیں۔ تو آپؑ نے جواب دیا کہ میں یوسفؑ ہوں اور یہ میرا بھائی ہے"۔ [2]

118 سَعۡدُ بۡنُ عَبۡدِ اللّٰهِ وَ عَبۡدُ اللّٰهِ بۡنُ جَعۡفَرٍ الۡحِمۡيَرِيُّ جَمِيعاً، عَنۡ اِبۡرَاهِيمَ بۡنِ هَاشِمٍ، عَنۡ مُحَمَّدِ بۡنِ خَالِدٍ، عَنۡ مُحَمَّدِ بۡنِ سِنَانٍ، عَنِ الۡمُفَضَّلِ بۡنِ عُمَرَ، قَالَ: سَمِعۡتُ الصَّادِقَ جَعۡفَرَ بۡنَ مُحَمَّدٍ عَلَيۡهِمَا السَّلَامُ يَقُولُ: مَنۡ مَاتَ مُنۡتَظِراً لِهٰذَا الۡاَمۡرِ كَانَ كَمَنۡ كَانَ مَعَ الۡقَائِمِ فِي فُسۡطَاطِهِ، لَا، بَلۡ كَانَ كَالضَّارِبِ بَيۡنَ يَدَيۡ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى

---

[1] سورہ یوسف: 89، 90

[2] اکمال الدین: ص 144؛ علل الشرائع: ص 244؛ بحار الانوار: جلد 51 ص 142

اللّٰہُ عَلَیۡهِ وَآلِهٖ بِالسَّیۡفِ.

۱۱۸۔ جناب مفضلؒ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی زبان سے سنا، آپؑ ارشاد فرما رہے تھے:

جو شخص اِس اُمر (یعنی ظہورِ قائم) کے انتظار میں دنیا سے چلا جائے۔ تو وہ ایسے ہے کہ گویا قائم آل محمدؑ کے ساتھ اُن کے خیمے میں ہو۔ بلکہ وہ ایسے کہ گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے تلوار سے جہاد کر رہا ہو۔ [۱]

119عَلِیُّ بۡنُ إِبۡرَاهِيمَ ، عَنۡ أَبِيهِ ، عَنۡ مُحَمَّدِ بۡنِ سِنَانٍ ، عَنۡ زِيَادٍ الۡمَكۡفُوفِ ، عَنۡ عَبۡدِ اللهِ بۡنِ أَبِي عُقۡبَةَ الشَّاعِرِ ، قَالَ: سَمِعۡتُ أَمِيرَ الۡمُؤۡمِنِينَ عَلِيَّ بۡنَ أَبِي طَالِبٍ عَلَيۡهِ السَّلَامُ يَقُولُ: كَأَنِّي بِكُمۡ تَجُولُونَ جَوَلَانَ الۡإِبِلِ تَبۡتَغُونَ الۡمَرۡعَى، فَلَا تَجِدُونَهُ يَا مَعۡشَرَ الشِّيعَةِ.

و رواه عن سعد بن عبد الله، عن محمد بن الحسين بن أبي الخطاب ،عن محمد سنان ، عن أبي الجارود ، زياد بن المنذر ،عن عبد الله الشاعر : مثله

۱۱۹۔ عبد اللہ بن ابی عقبہ شاعر سے روایت ہے۔ وہ کہتا ہے کہ میں نے جنابِ اُمیرؑ کی زبانِ مبارک سے سنا۔ آپؑ نے ارشاد فرمایا:

اے شیعو! گویا میں تمہیں دیکھ رہا ہوں کہ تم لوگوں کو اُونٹوں کی طرح بھگایا جا رہا ہے۔ تم جائے پناہ ڈھونڈتے ہو، مگر تمہیں کہیں پناہ نہیں ملتی۔

نیز علی بن ابراہیم نے سعد بن عبد اللہ سے، اُس نے محمد بن حسین بن ابی الخطاب سے، اُس نے محمد بن سنان سے، اُس نے ابی الجارود زیاد بن منذر سے اور عبد اللہ شاعر سے اِسی کے مثل روایت نقل کی ہے۔ [۲]

120سَعۡدُ بۡنُ عَبۡدِ اللهِ وَ عَبۡدُ اللهِ بۡنُ جَعۡفَرٍ الۡحِمۡيَرِيُّ جَمِيعاً، عَنۡ

---

[۱] اکمال الدین: جلد ۲ ص ۳۳۸؛ بحار الانوار: جلد ۵۲، ص ۱۴۶

[۲] اکمال الدین جلد ا ص ۳۰۴؛ بحار الانوار: ج ۵۵ ص ۱۱۰

إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، قَالَ: أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعِبَادُ مِنَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ أَرْضَى مَا يَكُونُ عَنْهُمْ إِذَا افْتَقَدُوا حُجَّةَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ، فَلَمْ يَظْهَرْ لَهُمْ، وَلَمْ يَعْلَمُوا بِمَكَانِهِ، وَ هُمْ فِي ذٰلِكَ يَعْلَمُونَ أَنَّهُ لَمْ تَبْطُلْ حُجَجُ اللهِ عَنْهُمْ وَ بَيِّنَاتُهُ، فَعِنْدَهَا فَتَوَقَّعُوا الْفَرَجَ صَبَاحاً وَ مَسَاءً، وَ إِنَّ أَشَدَّ مَا يَكُونُ غَضَبُ اللهِ تَعَالَى عَلَى أَعْدَائِهِ إِذَا افْتَقَدُوا حُجَّةَ اللهِ فَلَمْ يَظْهَرْ لَهُمْ وَ قَدْ عَلِمَ أَنَّ أَوْلِيَاءَهُ لَا يَرْتَابُونَ، وَ لَوْ عَلِمَ أَنَّهُمْ يَرْتَابُونَ لَمَا غَيَّبَ حُجَّتَهُ طَرْفَةَ عَيْنٍ، وَ لَا يَكُونُ ذٰلِكَ إِلَّا عَلَى رَأْسِ شِرَارِ النَّاسِ.

۱۲۰۔ جناب مفضلؒ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ بندے اُس وقت خدا کے بہت زیادہ قریب اور اُس کی رضا و رحمت کے زیادہ حق دار ہوتے ہیں۔ جب اُن کے پاس سے خدا کی حجت غائب ہوتی ہے اور ظاہر نہیں ہوتی۔ اُنہیں حجت کے مقام کا بھی علم نہیں ہوتا۔ لیکن اِس کے باوجود وہ اِس عقیدے پر قائم رہتے ہیں کہ خدا کی حجتیں اور بینات باطل نہیں ہوئیں۔ ایسی صورتِ حال میں وہ صبح و شام ظہور کی توقع رکھتے ہیں۔

اِسی طرح خدا کا اپنے دشمنوں پر غیظ و غضب اُس وقت شدید ہوتا ہے کہ جب حجت اُن سے غائب ہوتی ہے۔ اور اُن کے سامنے ظاہر نہیں ہوتی۔ خدا اِس بات کو خوب جانتا ہے کہ اُس کے اولیاء (فرمان بردار بندے حجت کے غائب ہونے کی وجہ سے) شک میں نہیں پڑیں گے۔ اگر خدا کے علم میں ہوتا کہ وہ بھی شک میں پڑ جائیں گے۔ تو خدا لحظہ بھر کے لیے حجت کو غائب نہ رکھتا۔ اور خدا کا غضب تو صرف بدترین لوگوں کے سر پہ ہوتا ہے۔[1]

121 عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْحِمْيَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْخَطَّابِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ سَعْدَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ تَفْسِيرِ

---

[1] اکمال الدین: جلد ۲ ص ۳۳۷؛

جَابِرٍ؛ فَقَالَ: لَا تُحَدِّثْ بِهِ السُّفَّلَ، فَيُذِيعُوهُ، اَمَا تَقْرَأُ فِي كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ: فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُورِ. اِنَّ مِنَّا اِمَاماً مُسْتَتِراً، فَإِذَا اَرَادَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ اِظْهَارَ اَمْرِهِ نَكَتَ فِي قَلْبِهِ نُكْتَةً، فَظَهَرَ وَ اَمَرَ بِأَمْرِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ.

۱۲۱۔جناب مفضلؒ سے روایت ہے۔آپؒ کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے تفسیر جابرؒ کے متعلق سوال کیا۔

تو امامؑ نے فرمایا: چھوٹی عقل کے لوگوں کے سامنے اِس کا ذکر مت کرنا۔نہیں تو وہ اِسے (راز میں رکھنے کی بجائے) جگہ جگہ پھیلا دیں گے۔کیا تم نے کتابِ خدا میں نہیں پڑھا۔ خدائے عز وجل فرماتا ہے: فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُورِ ﴿۸﴾ پھر جب صور پھونک دیا جائے گا۔ (سورۃ المدثر)

بے شک ہم میں ایک امام پوشیدہ ہے۔جب خدا اُس کے اُمر کو ظاہر کرنا چاہے گا۔تو اُس کے دل میں القاء کرے گا۔اور وہ ظاہر ہو کر خدا کے حکم کو نافذ کرے گا۔(بروایتِ دیگر وہ ظاہر ہو کر خدا کے اُمر کو قائم کرے گا۔) [۱]

***

[۱] اکمال الدین: جلد ۲ ص ۳۴۹؛ بحار الانوار: جلد ۵۲،ص ۲۸۴

باب ۳۴

دورِ غیبت میں لوگوں کا فریضہ

122 مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْخَطَّابِ، وَ مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ الْيَقْطِينِيُّ، جَمِيعاً، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ، عَنْ عِيسَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، عَنْ خَالِهِ الصَّادِقِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، قَالَ: قُلْتُ لَهُ: إِنْ كَانَ كَوْنٌ - لَا أَرَانِيَ اللهُ يَوْمَكَ - فَبِمَنْ أَئْتَمُّ؟ فَأَوْمَأَ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقُلْتُ: فَإِنْ مَضَى مُوسَى فَإِلَى مَنْ؟ قَالَ: إِلَى وَلَدِهِ، قُلْتُ: فَإِنْ مَضَى وَلَدُهُ، وَ تَرَكَ أَخاً كَبِيراً وَ ابْناً صَغِيراً، فَبِمَنْ أَئْتَمُّ؟ قَالَ: بِوَلَدِهِ، ثُمَّ قَالَ: هَكَذَا أَبَداً، قُلْتُ: فَإِنْ أَنَا لَمْ أَعْرِفْهُ وَ لَمْ أَعْرِفْ مَوْضِعَهُ، فَمَا أَصْنَعُ؟ قَالَ: تَقُولُ: (اللّٰهُمَّ إِنِّي أَتَوَلّٰى مَنْ بَقِيَ مِنْ حُجَجِكَ مِنْ وُلْدِ الْإِمَامِ الْمَاضِي) فَإِنَّ ذٰلِكَ يُجْزِيكَ.

۱۲۲۔ جناب عیسٰی بن عبداللہؒ سے مروی ہے۔ آپؒ نے اپنے ماموں امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا: خدانہ کرے! اگر آپؑ دنیا سے رخصت ہوجائیں تو میں کس کو اپنا امام مانوں؟

تو امام صادق علیہ السلام نے اپنے بیٹے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی طرف اِشارہ کیا۔

میں نے پوچھا: اگر (خدانخواستہ!) وہ بھی دنیا سے چلے جائیں تو پھر کس کو امام مانوں؟

امامؑ نے فرمایا: اُن کے بیٹے کو۔

میں نے عرض کی: اگر اُن کے بیٹے کی بھی وفات ہوجائے۔ اور وہ اپنے پیچھے ایک بھائی چھوڑ کر جائیں جو بڑا اور ایک بیٹا جو چھوٹا ہو۔ تو پھر میں اُن میں سے کس کو اپنا امام مانوں؟

تو امامؑ نے فرمایا: اُن کے بیٹے کو۔

پھر فرمایا: اِس کے بعد یہ سلسلہ اِسی طرح بیٹوں میں منتقل ہوتا رہے گا۔

میں نے پوچھا: اگر مجھے علم نہ ہو کہ امام کون ہے اور اُس کی رہائش کہاں ہے تو پھر میں کیا کروں؟

امامؑ نے فرمایا: ایسی صورت میں تم اپنے عقیدے کا یوں اظہار کرو: "اے اللہ! گزشتہ امامؑ کی اولاد میں سے جو بھی حجت ہے۔ میں اُسے اپنا ولی مانتا ہوں۔"

بس تمہارے لیے اتنا ہی کافی ہے۔

نیز اُنہوں نے یہی روایت سعد اور حمیری سے اور اُنہوں نے ابن ابی الخطاب اور ابن عبید سے بھی نقل کی ہے۔ [۱]

123 عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْحِمْيَرِيُّ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ نُوحٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ، عَنْ زُرَارَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَغِيبُ عَنْهُمْ إِمَامُهُمْ. فَقُلْتُ لَهُ: مَا يَصْنَعُ النَّاسُ فِي ذٰلِكَ الزَّمَانِ؟ قَالَ: يَتَمَسَّكُونَ بِالْأَمْرِ الَّذِي هُمْ عَلَيْهِ حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ.

۱۲۳۔ جنابِ زرارہؓ سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے۔ جس میں اُن کا امام اُن کی نظروں سے غائب ہوگا۔

میں نے عرض کی: تو لوگ اُس زمانے میں کیا کریں گے؟ امامؑ نے فرمایا: وہ پہلے جس اَمر پہ ہوں گے اُسی پر قائم رہیں گے یہاں تک کہ اُن کے لیے (بعد کی صورتِ حال) واضح ہو جائے۔ [۲]

124 سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ الْبَجَلِيِّ، وَ أَبِي قَتَادَةَ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَفْصٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ أَخِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، قَالَ: قُلْتُ: مَا تَأْوِيلُ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ: قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ

---

[۱] اکمال الدین: جلد2 ص349؛ بحار الانوار: جلد48 ص16

[۲] اکمال الدین: جلد2 ص350: بحار الانوار: جلد52 ص149

اَصْبَحَ مَاؤُكُمْ غَوراً فَمَنْ يَأْتِيكُمْ بِمَاءٍ مَعِينٍ . فَقَالَ: إِذَا فَقَدْتُمْ إِمَامَكُمْ فَلَمْ تَرَوْهُ، فَمَاذَا تَصْنَعُونَ؟.

۱۲۴۔ جناب علی بن جعفرؒ سے روایت نقل ہوئی ہے۔آپؒ فرماتے ہیں کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ اِس آیت کی تاویل کیا ہے؟

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَاۤؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ۝۳۰ [1]

امامؑ نے فرمایا: اگر تمہارا امام غائب ہوجائے اور تم اُسے نہ دیکھ سکو۔ تو تم کیا کروگے؟ [2]

125 سَعْدٌ وَ الْحِمْيَرِيُّ وَ ابْنُ إِدْرِيسَ، قَالُوا: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْخَطَّابِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، وَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَامِرِ ابْنِ سَعْدِ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُسَاوِرِ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ الْجُعْفِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِيَّاكُمْ وَ التَّنْوِيهَ، أَمَا وَ اللهِ لَيَغِيبَنَّ إِمَامُكُمْ سِنِيناً مِنْ دَهْرِكُمْ، وَ لَتُمَحَّصُنَّ حَتَّى يُقَالَ: مَاتَ أَوْ هَلَكَ، بِأَيِّ وَادٍ سَلَكَ، وَ لَتَدْمَعَنَّ عَلَيْهِ عُيُونُ الْمُؤْمِنِينَ، وَ لَتُكْفَأُنَّ كَمَا تُكْفَأُ السُّفُنُ فِي أَمْوَاجِ الْبَحْرِ، وَ لَا يَنْجُو إِلَّا مَنْ أَخَذَ اللهُ مِيثَاقَهُ، وَ كَتَبَ فِي قَلْبِهِ الْإِيمَانَ وَ أَيَّدَهُ بِرُوحٍ مِنْهُ وَ لَتُرْفَعَنَّ اِثْنَتَا عَشْرَةَ رَايَةً مُشْتَبِهَةً لَا يُدْرَى أَيٌّ مِنْ أَيٍّ. قَالَ: فَبَكَيْتُ، فَقَالَ لِي: مَا يُبْكِيكَ، يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ؟ فَقُلْتُ: وَ كَيْفَ لَا أَبْكِي، وَ أَنْتَ تَقُولُ: اِثْنَتَا عَشْرَةَ رَايَةً مُشْتَبِهَةً لَا يُدْرَى أَيٌّ مِنْ أَيٍّ، فَكَيْفَ نَصْنَعُ؟ قَالَ: فَنَظَرَ إِلَى شَمْسٍ دَاخِلَةٍ فِي الصُّفَّةِ، فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ تَرَى هَذِهِ الشَّمْسَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: وَ اللهِ لَأَمْرُنَا أَبْيَنُ مِنْ هَذِهِ الشَّمْسِ..

---

[1] کہہ دیجئے کہ تمہارا کیا خیال ہے اگر تمہارا پانی زمین کے اندر جذب ہوجائے تو تمہارے لئے چشمہ کا پانی بہا کر کون لائے گا؟!(سورۃ ملک)

[2] اکمال الدین: جلد ۲ ص ۳۶۰؛ بحار الانوار: جلد ۵۱، ص ۱۵۱

۱۲۵۔ جناب مفضلؒ سے مروی ہے۔آپؒ نقل کرتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی زبان مبارک سے سنا۔آپؑ نے ارشاد فرمایا:

اے ابوعبداللہ! خبردار، انہیں ان کے نام سے نہ بلانا۔اللہ کی قسم! وہ ایک طویل عرصہ غیبت میں گزاریں گے۔اوراس قدرروپوش رہیں گے کہ بالآخر یہ باتیں زبان زدِ خاص وعام ہوں گی کہ وہ دنیا سے چل بسے ہیں، یا کسی وادی میں کھو گئے ہیں۔ پھران پر اہل ایمان گریہ وزاری کریں گےاوراس طرح مضطرب ہوں گے جیسے کشتی سمندر کی لہروں میں پیچ وتاب کھاتی ہے۔ حتیٰ کہ ان میں سے صرف وہی لوگ باقی رہ جائیں گے جن سے اللہ نے میثاق لے لیا، ان کے دلوں میں ایمان کو ثابت کیااوراپنی روح سے ان کی مدد کی۔اس وقت بارہ ایسے جھنڈوں کا اٹھنا بھی لازمی امر ہے کہ جولوگوں کوشبہ میں ڈال دیں گےاوران کوعلیحدہ علیحدہ پہچاننا ممکن نہیں ہوگا۔

مفضل کہتے ہیں: یہ سن کر میں رو پڑا تو امامؑ نے مجھ سے فرمایا: روکیوں رہے ہو؟

میں نے عرض کی: قربان جاؤں! میں کیوں نہ روؤں؟! جبکہ آپؑ فرمارہے ہیں کہ وہ بارہ پرچم ایک دوسرے سے اتنی شباہت رکھتے ہوں گے کہ ان میں فرق کرنا ممکن نہ ہوگا۔

اس پر امامؑ اپنی جگہ بیٹھے اوراپنے گھر کی ایک کھڑکی کی طرف دیکھا جس سے سورج نظر آرہاتھا۔اس کی طرف دیکھ کرآپؑ نے فرمایا: کیایہ سورج چمک رہاہے؟ میں نے کہا: جی ہاں۔

توامامؑ نے فرمایا: ہماراامراس سے بھی زیادہ واضح وروشن ہے۔ [1]

126 مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَالِكٍ الْفَزَارِيُّ الْكُوفِيُّ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُثَنَّى الْعَطَّارِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَارَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: يَفْقِدُ النَّاسُ إِمَامَهُمْ فَيَشْهَدُ الْمَوْسِمَ فَيَرَاهُمْ وَلَا يَرَوْنَهُ.

۱۲۶۔عبید بن زرارہؒ سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی زبان مبارک

---

[1] اکمال الدین: جلد۱،ص ۳۴۷؛ بحارالانوار: ۵۱ / ۱۴۷؛ بشارۃ الاسلام: ۱۴۷؛ معجم احادیث الامام المہدیؑ: ۳ / ۴۲۹؛ الکافی: جلد۱ص ۳۳۴۔

سے سنا۔ آپؑ فرمارہے تھے: لوگ اپنے امامؑ کے دیدار سے محروم ہو جائیں گے۔ وہ حج کے مواقع پر حاضر ہوں گے اور لوگوں کو دیکھیں گے۔ مگر لوگ اُنہیں نہ دیکھ سکیں گے۔ (۱)

127 عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْحِمْيَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ هَانِئٍ التَّمَّارِ، قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ لِصَاحِبِ هَذَا الْأَمْرِ غَيْبَةً، الْمُتَمَسِّكُ فِيهَا بِدِينِهِ كَالْخَارِطِ لِلْقَتَادِ، ثُمَّ قَالَ - هَكَذَا بِيَدِهِ - ثُمَّ قَالَ: إِنَّ لِصَاحِبِ هَذَا الْأَمْرِ غَيْبَةً، فَلْيَتَّقِ اللهَ عَبْدٌ، وَلْيَتَمَسَّكْ بِدِينِهِ.

۱۲۷۔ ہانی تمار سے روایت نقل ہوئی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

بے شک صاحب الامر (عجل اللہ فرجہ الشریف) کی غیبت کا دور آئے گا۔ اُس دور میں اپنے دین سے متمسک رہنے والا ایسے شخص کی مانند ہوگا جس کے کام میں رکاوٹ ہو۔

پھر آپؑ نے اپنے سے اشارہ کیا۔ اُس کے بعد فرمایا:

بے شک اس اُمر کے مالک کی غیبت کا ایک عرصہ ہوگا۔ جس میں بندے کو چاہیے کہ خدا سے ڈرے اور اپنے دین سے متمسک رہے۔ (۲)

128 سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى وَ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ جَمِيعاً، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَضَّالٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُورٍ، عَنْ رَجُلٍ - وَ اسْمُهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ - عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: إِذَا أَصْبَحْتَ وَ أَمْسَيْتَ، لَا تَرَى إِمَاماً تَأْتَمُّ بِهِ، فَأَحْبِبْ مَنْ كُنْتَ تُحِبُّ، وَ أَبْغِضْ مَنْ كُنْتَ تُبْغِضُ حَتَّى يُظْهِرَهُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ.

۱۲۸۔ عمر بن عبدالعزیز نامی شخص نے روایت نقل کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

---

(۱) اکمال الدین: جلد ۲ ص ۳۴۶؛ بحار الانوار: جلد ۵۲، ص ۱۵۱

(۲) اکمال الدین: جلد ۲ ص ۳۴۶؛ بحار الانوار: جلد ۵۲، ص ۱۱۱

اگر کبھی تمہاری صبح و شام ایسے ہو کہ تم امام کو نہ دیکھ پاؤ جس کی امامت کا اعتقاد رکھو۔ تو ایسی صورت میں تمہیں پہلے جس سے محبت تھی اُس سے محبت برقرار رکھنا اور پہلے جس سے بغض تھا اُس سے بغض پہ باقی رہنا۔ یہاں تک کہ خدا اُس امام کو ظاہر کر دے۔ ﴿۱﴾

129 مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مَعْرُوفٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَارَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَ أَبِي عَلَى أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَالَ: فَكَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا صِرْتُمْ فِي حَالٍ لَا تَرَوْنَ فِيهَا إِمَامَ هُدًى؟ وَ لَا عَلَماً يُرَى؟ وَ لَا يَنْجُو مِنْهَا إِلَّا مَنْ دَعَا دُعَاءَ الْغَرِيقِ؟ فَقَالَ لَهُ أَبِي: إِذَا وَقَعَ هَذَا لَيْلاً فَكَيْفَ نَصْنَعُ؟ فَقَالَ: أَمَّا أَنْتَ فَلَا تُدْرِكُهُ، فَإِذَا كَانَ ذٰلِكَ، فَتَمَسَّكُوا بِمَا فِي أَيْدِيكُمْ، حَتَّى يَتَّضِحَ لَكُمُ الْأَمْرُ.

۱۲۹۔ عبداللہ بن سنان سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: میں اور میرے والد امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؑ نے فرمایا: اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا کہ جب اپنے درمیان امام ہدایت اور راہنمائی کرنے والا نشان نہ دیکھو گے۔ اس حیرت سے وہی شخص نجات پائے گا جو دعاء غریق پڑھے گا۔ ﴿۲﴾

میرے والد نے سوال کیا: واللہ! یہ تو بہت بڑی آزمائش ہوگی۔ قربان جاؤں! بتایئے ایسے حالات میں ہم کیا کریں؟

امامؑ نے فرمایا: جب ایسے حالات پیدا ہو جائیں تو جو تمہارے پاس موجود ہو اس پر قائم رہنا یہاں تک کہ حقیقتِ حال واضح ہو جائے۔ ﴿۳﴾

***

﴿۱﴾ اکمال الدین جلد ۲، ص ۳۴۸

﴿۲﴾ دعائے غریق یہ ہے: يَا اللهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيمُ، يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ.

﴿۳﴾ اکمال الدین: ۳۸۴؛ اثبات الهداة: ۵۳۳/۳؛ بحار الانوار: ۱۳۳/۵۲؛ معجم احادیث الامام المہدیؑ: ۳۹۹/۳

باب ۳۵

امام زمانہ (عجل اللہ فرجہ الشریف) کے ظہور کی نشانیاں

130 سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْخَطَّابِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِئَابٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَنَّهُ قَالَ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ: يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْساً إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ. فَقَالَ: اَلْآيَاتُ هُمُ الْأَئِمَّةُ، وَ الْآيَةُ الْمُنْتَظَرَةُ هُوَ الْقَائِمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَوْمَئِذٍ لَا يَنْفَعُ نَفْساً إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ قِيَامِهِ بِالسَّيْفِ، وَإِنْ آمَنَتْ بِمَنْ تَقَدَّمَهُ مِنْ آبَائِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ.

۱۳۰۔ علی بن رئاب سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اِس فرمانِ الٰہی کی تفسیر میں ارشاد فرمایا:

يَوْمَ يَأْتِيْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ ⑴

آیات سے مراد آئمہ طاہرین علیہم السلام ہیں۔ اور آیتِ منتظرہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف ہیں۔ جو آپؑ کے قیام بالسیف سے پہلے ایمان نہ لایا اُسے اُس وقت ایمان لانا فائدہ نہ دے گا۔ خواہ آپؑ کے آباءِ کرام (آئمہ طاہرینؑ) پر ایمان رکھتا ہو۔ ⑵

131 عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْحِمْيَرِيُّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَهْزِيَارَ عَنْ أَخِيهِ

⑴ جس دن اس کی بعض نشانیاں آجائیں گی اس دن جو نفس پہلے سے ایمان نہیں لایا ہے، یا اس نے ایمان لانے کے بعد کوئی بھلائی نہیں کی ہے اس کے ایمان کا کوئی فائدہ نہ ہوگا

⑵ اکمال الدین: جلد ۱ ص ۱۸؛ جلد ۲ ص ۳۳۶؛ بحار الانوار: جلد ۵۱ ص ۵۰

عَلِيٍّ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ مَيْمُونٍ الْبَانِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: خَمْسٌ قَبْلَ قِيَامِ الْقَائِمِ : (خُرُوجُ) الْيَمَانِيِّ، وَ السُّفْيَانِيِّ، وَ الْمُنَادِي يُنَادِي مِنَ السَّمَاءِ، وَ خَسْفٌ بِالْبَيْدَاءِ، وَ قَتْلُ النَّفْسِ الزَّكِيَّةِ.

۱۳۱۔میمون البان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:
قائم آل محمدؑ کے قیام سے پہلے پانچ نشانیاں ظاہر ہوں گی:
(۱) یمانی کا خروج (۲) سفیانی کا خروج (۳) آسمان سے نداء بلند ہونا (۴) بیداء کا زمین میں دھنس جانا (۵) نفس زکیہ کا قتل۔ [1]

132 عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْحِمْيَرِيُّ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ هِلَالٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ ، وَ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : يَقُولُ: إِنَّ قُدَّامَ الْقَائِمِ عَلَامَاتٍ تَكُونُ مِنَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ لِلْمُؤْمِنِينَ. قُلْتُ: وَ مَا هِيَ؟ جَعَلَنِيَ اللهُ فِدَاكَ. قَالَ: ذٰلِكَ قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ: وَ لَنَبْلُوَنَّكُمْ يَعْنِي الْمُؤْمِنِينَ قَبْلَ خُرُوجِ الْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِشَيْءٍ مِنَ الْخَوْفِ وَ الْجُوعِ وَ نَقْصٍ مِنَ الْأَمْوَالِ وَ الْأَنْفُسِ وَ الثَّمَرَاتِ وَ بَشِّرِ الصَّابِرِينَ . قَالَ: يَبْلُوهُمْ بِشَيْءٍ مِنَ الْخَوْفِ، مِنْ مُلُوكِ بَنِي فُلَانٍ فِي آخِرِ سُلْطَانِهِمْ وَ الْجُوعِ بِغَلَاءِ أَسْعَارِهِمْ. وَ نَقْصٍ مِنَ الْأَمْوَالِ قَالَ: كَسَادِ التِّجَارَاتِ وَ قِلَّةِ الْفَضْلِ. وَ نَقْصٍ مِنَ الْأَنْفُسِ، قَالَ: مَوْتٌ ذَرِيعٌ. وَ نَقْصٍ مِنَ الثَّمَرَاتِ، قَالَ: قِلَّةُ رَيْعِ مَا يُزْرَعُ. وَ بَشِّرِ الصَّابِرِينَ عِنْدَ ذٰلِكَ بِتَعْجِيلِ خُرُوجِ الْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ. ثُمَّ قَالَ لِي: يَا مُحَمَّدُ، هٰذَا تَأْوِيلُهُ، إِنَّ اللهَ تَعَالَى يَقُولُ: وَ مَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللهُ وَ الرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ وَ.

---

[1] اکمال الدین: جلد ۲ ص ۶۴۹؛ غیبت نعمانی: ص ۲۵۲؛ اعلام الوری: ص ۴۵۵

۱۳۲۔ جناب محمد بن مسلمؒ سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: قائم آل محمدؑ کے قیام سے پہلے کچھ علامتیں ظاہر ہوں گی۔ جو خدا کی طرف سے اس کے اہل ایمان بندوں کے لیے آزمائش کا ذریعہ ہوں گے۔

میں نے پوچھا: وہ کون سی علامات ہوں گی؟

تو فرمایا کہ جو اِس فرمان الٰہی میں ذکر ہوئی ہیں:

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ ۗ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ ﴿۱۵۵﴾ [1]

یعنی خدا اہل ایمان کو بنی فلاں (بنی عباس) کے بادشاہوں کے ہاتھوں آزمائش میں مبتلا کرے گا۔ کیونکہ اُن کے اقتدار کے اواخر میں مومنین کو خوف، بھوک اور اَفراطِ زر کا سامنا ہوگا۔

مالی خسارہ: یعنی تجارت کے بے کار ہونے اور اس کا منافع کم پڑ جانے سے۔

جانی نقصان: یعنی اَموات کی کثرت سے۔

پھلوں کا نقصان: یعنی زمین میں کاشت کی جانے والی فصلات کے مطلوبہ مقدار سے کم پیداوار فراہم کرنے اور پھلوں کی برکت کم ہو جانے سے۔

وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ یعنی ان آزمائشوں میں ثابت قدم رہنے والوں کو قائم آل محمدؑ کے ظہور کی بشارت سنا دیجیے۔

پھر امامؑ نے فرمایا: اے محمدؒ! یہ اس آیت کی تاویل ہے۔ جیسا کہ خدا ارشاد فرماتا ہے کہ

وما یعلم تاویلہ الا اللہ و الراسخون فی العلم [2]

اس کی تاویل سوائے خدا اور علم میں کمال کو پہنچے ہوئے افراد کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔ [3]

---

[1] ''ہم ضرور تم لوگوں کو کچھ خوف، تھوڑی بھوک، مال و جان اور ثمرات کی کمی سے آزمائیں گے۔ اور صبر کرنے والوں کو بشارت دے دیجیے۔'' (بقرہ)

[2] آل عمران: ۷

[3] اکمال الدین: ۶۴۹؛ دلائل الامامۃ: ۲۵۹؛ الارشاد: ۳۶۱؛ اعلام الوریٰ: ۴۲۷؛ الخرائج والجرائح: ۳/ ۱۱۵۳؛ کشف الغمۃ: ۳/ ۲۵؛ معجم احادیث الامام المہدیؑ: ۵/ ۴۲

133 سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْخَطَّابِ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ زُرَارَةَ : عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: يُنَادِي مُنَادٍ بِاسْمِ الْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قُلْتُ: خَاصٌّ أَوْ عَامٌّ؟ قَالَ: عَامٌّ، كُلُّ قَوْمٍ بِلِسَانِهِمْ. قُلْتُ: فَمَنْ يُخَالِفُ الْقَائِمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ قَدْ نُودِيَ بِاسْمِهِ؟ قَالَ: لَا يَدَعُهُمْ إِبْلِيسُ حَتَّى يُنَادِيَ فِي آخِرِ اللَّيْلِ وَ يُشَكِّكَ النَّاسَ.

۱۳۳۔ جناب زرارہؒ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

ایک منادی قائم آل محمدؑ کا نام لے کر نداء دے گا۔

میں نے پوچھا: کیا وہ نداء خاص ہوگی، یا عمومی۔

امامؑ نے فرمایا: عمومی ہوگی اور سب لوگ اپنی اپنی زبانوں میں اُسے سنیں گے۔

میں نے عرض کی: جب قائم آل محمدؑ کا نام لے کر نداء دی جائے گی تو پھر اُن کے مخالف کون ہوسکتا ہے؟ (یعنی سبھی لوگ نجات پالیں گے؟)

تو امامؑ نے فرمایا: ابلیس ایسے لوگوں کی جان نہیں چھوڑے گا۔ یہاں تک کہ رات کے آخری حصّے میں (شیطانی) آواز بلند ہوگی اور لوگ شبہ میں پڑ جائیں گے۔ [1]

134 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْقَاسِمِ مَاجِيلَوَيْهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ سُفْيَانَ، عَنْ قُتَيْبَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مَنْصُورٍ الْبَجَلِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ اسْمِ السُّفْيَانِيِّ ؟ فَقَالَ: وَ مَا تَصْنَعُ بِاسْمِهِ؟ إِذَا مَلَكَ كُوَرَ الشَّامِ الْخَمْسَ؛ دِمَشْقَ، وَ حِمْصَ، وَ فِلَسْطِينَ، وَ الْأُرْدُنَّ، وَ قِنَّسْرِينَ، فَتَوَقَّعُوا عِنْدَ ذٰلِكَ الْفَرَجَ. قُلْتُ: يَمْلِكُ تِسْعَةَ أَشْهُرٍ؟ قَالَ: لَا، وَ لٰكِنْ يَمْلِكُ ثَمَانِيَةَ أَشْهُرٍ لَا يَزِيدُ يَوْماً.

۱۳۴۔ عبداللہ بن ابی منصور بجلی سے روایت ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر

[1] اکمال الدین: جلد ۲ ص ۶۵۰؛ بحارالانوار، جلد ۵۲؛ ص ۲۰۶

صادق علیہ السلام سے سفیانی کا نام پوچھا۔ تو امامؑ نے فرمایا: اُس کے نام کو کیا کرتے ہو؟ (بس یہ جان لو کہ) جب وہ شام کے پانچ علاقوں دمشق، حمص، فلسطین، اُردن اور قنسرین پہ تسلط جما لے گا تو اُس وقت ظہور کی توقع رکھو۔

میں نے پوچھا: کیا وہ نو مہینے حکومت کرے گا؟

تو امامؑ نے فرمایا: نہیں، وہ آٹھ مہینے حکومت کرے گا۔ اور اِس سے ایک دن بھی زیادہ نہیں ہوگا۔ [۱]

135 عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ، عَنْ اَبِيهِ، عَنْ مَنْصُورٍ، قَالَ: قَالَ اَبُو عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا مَنْصُورُ، اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ لَا يَأْتِيكُمْ اِلَّا بَعْدَ اِيَاسٍ، لَا وَ اللهِ، لَا يَأْتِيكُمْ حَتّٰى تُمَيَّزُوا، لَا وَ اللهِ لَا يَأْتِيكُمْ حَتّٰى تُمَحَّصُوا، وَ لَا وَ اللهِ لَا يَأْتِيكُمْ حَتّٰى يَشْقٰى مَنْ شَقِيَ، وَ يَسْعَدَ مَنْ سَعِدَ.

۱۳۵۔ منصور سے روایت نقل ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: اے منصورؓ! یہ اَمر تمہارے پاس اُس وقت آئے گا جب تم مایوس ہو جاؤ گے۔ خدا کی قسم! یہ اَمر تمہارے پاس اُسی وقت آئے گا جب تمہیں ممتاز کر لیا جائے۔ خدا کی قسم! یہ اَمر تمہارے پاس اُسی وقت آئے گا کہ جب تمہیں خالص کر لیا جائے۔ خدا کی قسم! یہ اَمر تمہارے پاس اُسی وقت آئے گا کہ جب شقی شقاوت و بدبختی کو پالے اور سعید سعادت و خوش بختی کو پالے۔ [۲]

136 سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ اَبِي الْخَطَّابِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَصَمِّ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ الْقَلَانِسِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَيَابَةَ، عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّهُ قَالَ: كَيْفَ اَنْتُمْ اِذَا بَقِيتُمْ بِلَا اِمَامٍ هُدًى وَ لَا عَلَمٍ؟ يَتَبَرَّاُ بَعْضُكُمْ مِنْ بَعْضٍ؟ فَعِنْدَ ذٰلِكَ تُمَيَّزُونَ

---

[۱] اکمال الدین: جلد ۲ ص ۶۵۱، بحار الانوار: جلد ۵۲، ص ۲۰۶

[۲] اکمال الدین: جلد ۲ ص ۳۴۶؛ بحار الانوار: جلد ۵۲، ص ۱۱۱

وَتُمَحَّصُونَ وَ تُغَرْبَلُونَ، وَ عِنْدَ ذٰلِكَ اِخْتِلَافُ السَّيْفَيْنِ، وَ اِمَارَةٌ اَوَّلَ مِنَ النَّهَارِ، وَ قَتْلٌ وَ خَلْعٌ مِنْ آخِرِ النَّهَارِ.

۱۳۶۔عبدالرحمن بن سیابہ سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

اُس وقت تمہاری حالت کیا ہوگی کہ جب تم امام اور علم کے بغیر رہ جاؤ گے۔تم ایک دوسرے سے تبرا و بے زاری اختیار کرو گے۔اُس وقت تمہاری تمیز کی جائے گی، تمہیں خالص کیا جائے گا اور چھلنی سے گزارا جائے گا۔اُس وقت تلواریں چلیں گی۔دن کے شروع میں کسی کو امیر بنایا جائے گا اور دن کے آخر میں اُسے قتل کر کے امارت سے معزول کر دیا جائے گا۔ [1]

137سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي غَانِمٍ الْقَزْوِينِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ فَارِسٍ، قَالَ: كُنْتُ اَنَا [وَ نُوحٌ] وَ اَيُّوبُ بْنُ نُوحٍ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ فَنَزَلْنَا عَلَى وَادِي زُبَالَةَ، فَجَلَسْنَا نَتَحَدَّثُ فَجَرَى ذِكْرُ مَا نَحْنُ فِيهِ، وَ بُعْدَ الْاَمْرِ عَلَيْنَا، فَقَالَ اَيُّوبُ بْنُ نُوحٍ: كَتَبْتُ فِي هٰذِهِ السَّنَةِ اَذْكُرُ شَيْئاً مِنْ هٰذَا، فَكَتَبَ اِلَيَّ: اِذَا رُفِعَ عَلَمُكُمْ مِنْ بَيْنِ اَظْهُرِكُمْ، فَتَوَقَّعُوا الْفَرَجَ مِنْ تَحْتِ اَقْدَامِكُمْ..

۱۳۷۔ابراہیم بن محمد بن فارس بیان کرتے ہیں کہ میں، نوح اور ایوب بن نوح مکہ کی طرف سفر پہ تھے۔ہم نے وادیٔ زبالہ میں قیام کیا۔اور بیٹھ کر باتوں میں لگ گئے۔اِسی دوران موجودہ حالات اور بعد کے اُمور کا ذکر بھی ہوا۔

ایوب بن نوحؒ نے کہا کہ میں نے اِس سال امامؑ کو اِس حوالے سے لکھ کر بھیجا تو امامؑ نے اُس کے جواب میں لکھا: جب تمہارے سامنے سے علم اُٹھ جائے تو اپنے قدموں کے نیچے سے آسودگی و راحت حاصل ہونے کی اُمید رکھو۔ [2]

138سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ اَحْمَدَ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

---

[1] اکمال الدین: جلد ۲ ص ۳۴۷؛ بحارالانوار: جلد ۵۲، ص ۱۱۲

[2] اکمال الدین: جلد ۲ ص ۳۸۱؛ بحارالانوار: جلد ۵۲، ص ۱۵۹

جُمْهُورٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي هَرَاسَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَمَّادٍ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شِمْرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ: عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: كَأَنِّي بِأَصْحَابِ الْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ قَدْ أَحَاطُوا بِمَا بَيْنَ الْخَافِقَيْنِ، فَلَيْسَ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا وَ هُوَ مُطِيعٌ لَهُمْ حَتَّى سِبَاعُ الْأَرْضِ وَ سِبَاعُ الطَّيْرِ، يَطْلُبُ رِضَاهُمْ فِي كُلِّ شَيْءٍ، حَتَّى تَفْخَرَ الْأَرْضُ عَلَى الْأَرْضِ وَ تَقُولَ: مَرَّ بِيَ الْيَوْمَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ الْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

۱۳۸۔ حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

"ایسا لگتا ہے کہ میں قائم آل محمدؑ کے اصحابؑ کے ساتھ ہوں۔ وہ مشرق و مغرب میں پھیلے ہوئے ہیں۔ ہر چیز اُن کی اطاعت کر رہی ہے۔ حتیٰ کہ زمین کے درندے اور سرکش پرندے بھی۔ وہ ہر چیز میں اُن کی رضا چاہتے ہیں۔ حتیٰ کہ زمین کا ایک ٹکڑا دوسرے ٹکڑے پر فخر کرتے ہوئے کہتا ہے کہ آج میرے اُوپر سے قائم آل محمد عجل اللہ فرجہ الشریف کا ایک صحابی گزرا ہے۔ (۱)

139 سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْخَطَّابِ وَ يَعْقُوبُ بْنُ يَزِيدَ جَمِيعاً، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ حَرِيزِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ: إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ فَقَالَ: كُلُّ إِمَامٍ هَادٍ لِكُلِّ قَوْمٍ فِي زَمَانِهِمْ.

۱۳۹۔ جنابِ محمد بن مسلم سے مروی ہے۔ آپؒ کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس فرمانِ الٰہی: (إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ) کے متعلق سوال کیا۔

تو امامِ صادق علیہ السلام نے فرمایا: ہر امامؑ اپنے زمانے کے لوگوں کا ہادی ہوتا ہے۔ (۲)

---

(۱) اکمال الدین: جلد ۲ ص ۶۶۷؛ بحار الانوار: جلد ۱۸، ص ۱۹

(۲) اکمال الدین: جلد ۲ ص ۶۶۷

140 سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْعِجْلِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَا مَعْنَى إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ وَ لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ فَقَالَ: اَلْمُنْذِرُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ، وَ عَلِيٌّ اَلْهَادِي، وَ فِي كُلِّ وَقْتٍ وَ زَمَانٍ إِمَامٌ مِنَّا يَهْدِيهِمْ إِلَى مَا جَاءَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ.

۱۴۰۔ جناب بریدؒ سے مروی ہے۔ آپؒ نے اِسی آیت کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا۔ تو امامؑ نے فرمایا:

''منذر'' سے مراد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ''ہادی'' مولا علی علیہ السلام ہیں۔ ہر وقت اور زمانے میں ہم آل محمدؑ میں سے ایک امامؑ ہوتا ہے۔ جو لوگوں کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لائے ہوئے دین و شریعت کے بارے میں راہنمائی کرتا ہے۔ [۱]

141 عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْمِقْدَامِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ كَرِبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيّاً يَقُولُ: إِنَّ لَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ رَايَةً، مَنْ تَقَدَّمَهَا مَرَقَ، وَ مَنْ تَأَخَّرَ عَنْهَا مَحَقَ، وَمَنْ تَبِعَهَا لَحِقَ.

۱۴۱۔ عبید بن کرب سے روایت ہے۔ آپؒ کہتے ہیں کہ میں نے مولا امیر المومنین علیہ السلام کی زبان مبارک سے سنا۔ آپؑ نے ارشاد فرمایا:

بے شک ہم اہل بیتؑ کا ایک پرچم ہے۔ جو اُس سے آگے بڑھے وہ دین سے نکل جائے گا۔ جو اُس سے پیچھے رہ جائے وہ ہلاک ہوگا۔ اور جو اُس کی اتباع کرے وہ (ہمارے ساتھ) ملحق ہو جائے گا۔ [۲]

142 سَعْدٌ، عَنِ ابْنِ عِيسَى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ فَضَالَةَ، عَنْ

---

[۱] اکمال الدین: جلد ۲ ص ٦٦٧

[۲] اکمال الدین: جلد ۲ ص ٦٥٤

اَبَانٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، يَقُوْلُ: اِنَّ لِلّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ خَلْقاً خَلَقَهُمْ مِنْ نُوْرِهِ وَ رَحْمَتِهِ، فَهُمْ عَيْنُ اللهِ اَلنَّاظِرَةُ، وَ اُذُنُهُ اَلسَّامِعَةُ، وَ لِسَانُهُ اَلنَّاطِقُ فِي خَلْقِهِ بِاِذْنِهِ وَ اُمَنَاؤُهُ عَلَى مَا اَنْزَلَ مِنْ عُذْرٍ اَوْ نُذْرٍ اَوْ حُجَّةٍ. فَبِهِمْ يَمْحُو اللهُ اَلسَّيِّئَاتِ، وَ بِهِمْ يَدْفَعُ اَلضَّيْمَ، وَ بِهِمْ يُنْزِلُ اَلرَّحْمَةَ، وَ بِهِمْ يُحْيِي مَيِّتاً، وَ يُمِيتُ حَيّاً، وَ بِهِمْ يَبْتَلِي خَلْقَهُ، وَ بِهِمْ يَقْضِي فِي خَلْقِهِ قَضِيَّةً. قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ، مَنْ هَؤُلَاءِ؟ قَالَ: اَلْاَوْصِيَاءُ.

۱۴۲۔ جناب محمد بن مسلم سے مروی ہے۔ آپؒ کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی زبان مبارک سے سنا، آپؑ فرمارہے تھے:

"بے شک خدا کی ایک مخلوق ہے۔ جسے خدا نے اپنے نور و رحمت سے خلق کیا ہے۔ وہ خدا کی دیکھنے والی آنکھ، سننے والا کان اور اُس کی مخلوق میں اُس کے اِذن سے بولنے والی اُس کی زبان ہے۔ وہ اُس کے نازل کردہ اتمام عذر، یا تنبیہ، یا حجت پر اَمین و ذمہ دار ہے۔

اُس کی وجہ سے ہی خدا گناہوں اور خطاؤں کو معاف کرتا ہے۔ اُسی کے ذریعہ ظلم کا خاتمہ کرتا ہے۔ اُسی کے وسیلہ سے (باران) رحمت نازل کرتا ہے۔ اُسی کے سبب مردے کو زندگی اور زندہ کو موت دیتا ہے۔ اُسی کے ذریعہ مخلوق کی آزمائش کرتا ہے۔ اور اُسی کے صدقے میں اپنی مخلوق کی حاجتیں پوری کرتا ہے۔"

میں نے عرض کی: قربان جاؤں! وہ مخلوق کون سی ہے؟ تو امامؑ نے فرمایا: وہ اوصیاءؑ ہیں۔ [1]

143 سَعْدٌ، عَنِ ابْنِ اَبِي اَلْخَطَّابِ، عَنِ ابْنِ اَسْبَاطٍ، عَنِ اَلْبَطَائِنِيِّ، عَنْ اَبِي بَصِيرٍ، عَنِ اَلصَّادِقِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ، اَنَّهُ قَالَ: يَا اَبَا بَصِيرٍ، نَحْنُ شَجَرَةُ اَلْعِلْمِ، وَ نَحْنُ اَهْلُ بَيْتِ اَلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ، وَ فِي دَارِنَا مَهْبِطُ جَبْرَئِيلَ، وَ نَحْنُ خُزَّانُ عِلْمِ اللهِ، وَ نَحْنُ مَعَادِنُ وَحْيِ

---

[1] التوحید: ص167؛ معانی الاخبار: 16؛ بحار الانوار: جلد26 ص240

اللهِ، مَنْ تَبِعَنَا نَجَا، وَ مَنْ تَخَلَّفَ عَنَّا هَلَكَ، حَقّاً عَلَى اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ.

۱۴۳۔ حضرت ابوبصیرؒ سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

''اے ابوبصیرؒ! ہم شجرۂ علم ہیں اور ہم ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت ہیں۔ ہمارے گھر میں جبرائیل امینؑ نازل ہوئے۔ ہم علم خدا کے خازن اور وحیٔ الٰہی کے معادن ہے۔ جو ہماری اتباع کرے وہ نجات پائے گا اور جو ہماری مخالفت کرے وہ ہلاک ہوگا۔ یہ (ہمارا) خدا پر حق ہے''۔ (۱)، (۲)

144 مُحَمَّدُ بْنُ مَعْقِلٍ الْقِرْمِيسِينِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ الْجَزَرِيِّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ النَّهَاوَنْدِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَمَّادٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: قَالَ: قُلْتُ: لِمَ سُمِّيَتْ فَاطِمَةُ الزَّهْرَاءُ، زَهْرَاءَ؟ فَقَالَ: لِأَنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ خَلَقَهَا مِنْ نُورِ عَظَمَتِهِ، فَلَمَّا أَشْرَقَتْ أَضَاءَتِ السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضَ بِنُورِهَا، وَ غَشِيَتْ أَبْصَارَ الْمَلَائِكَةِ، وَ خَرَّتِ الْمَلَائِكَةُ لِلّٰهِ سَاجِدِينَ، وَ قَالُوا: إِلٰهَنَا وَ سَيِّدَنَا، مَا هٰذَا النُّورُ؟ فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِمْ: هٰذَا نُورٌ مِنْ نُورِي، وَ أَسْكَنْتُهُ فِي سَمَائِي، خَلَقْتُهُ مِنْ عَظَمَتِي أُخْرِجُهُ مِنْ صُلْبِ نَبِيٍّ مِنْ أَنْبِيَائِي، أُفَضِّلُهُ عَلَى جَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ وَ أُخْرِجُ مِنْ ذٰلِكَ النُّورِ أَئِمَّةً يَقُومُونَ بِأَمْرِي، يَهْدُونَ إِلَى حَقِّي، وَ أَجْعَلُهُمْ خُلَفَائِي فِي أَرْضِي بَعْدَ انْقِضَاءِ وَحْيِي.

---

(۱) امالی: 252؛ بحار الانوار: جلد 26 ص 240

(۲) اِس حدیثِ مبارکہ میں حقا علی اللہ کی بہت ہی خوبصورت تعبیر استعمال ہے۔ جو کہ قرآن کریم میں بھی بعض مقامات پر وارد ہوئی ہے۔ مثلاً سورۃ یونس میں ہے: حَقًّا عَلَيْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِينَ اور سورۃ مبارکہ روم میں ہے: وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ مذکورہ حدیث و آیات میں تھوڑا غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ خداوند متعال نے مومنین کی نجات و نصرت کو اپنے ذمہ فرض قرار دیا ہے۔ یعنی مومنین کی نصرت کرنا اور اُنہیں نجات عطا کرنا صرف خدا کا وعدہ نہیں، بلکہ اُس کی طرف سے مکمل ضمانت ہے۔ اب یہ ہم پر ہے کہ ہم ایمان کے کس درجے پر ہیں۔ (از مترجم)

۱۴۴۔ حضرت جابرؓ سے مروی ہے۔ آپؒ کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا: حضرت فاطمۃ الزہراءؑ کے اسمِ گرامی ''زہراءؑ'' کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟

تو امامؑ نے فرمایا: کیونکہ خدا نے آپؑ کو اپنے نورِ عظمت سے خلق کیا۔ جب وہ نور چمکا تو اُس کی روشنی سے تمام آسمان اور زمین منور ہو گئے۔ فرشتوں کی آنکھیں خیرہ ہو گئیں اور وہ خدا کے حضور سجدے میں جا کر کہنے لگے: اے ہمارے معبود، اے ہمارے مولا! یہ نور کیسا ہے؟!

تو خدا نے اُن کی طرف وحی کی:

''یہ نور میرے نور سے ہے اور میں نے اِسے اپنے آسمان میں ٹھہرایا ہوا ہے۔ میں نے اِس نور کو اپنی عظمت سے خلق کیا اور اِسے نبیوںؑ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صلبِ اطہر سے ظاہر کروں گا۔ جسے اپنے تمام نبیوںؑ پر فضیلت دوں گا۔ میں اِس نور سے ایسے آئمہؑ کو ظاہر کروں گا جو میرے اَمر کا نفاذ کریں گے اور میرے حق کی طرف ہدایت کریں گے۔ میں اپنی وحی کا سلسلہ ختم ہونے کے بعد اُنہیں زمین میں اپنا خلیفہ بناؤں گا''۔ [1]

145 اَلْحِمْيَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ اَبِي الْخَطَّابِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْحَجَّالِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ اَبِي بَصِيرٍ: عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ: يَا اَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اَطِيعُوا اللهَ وَ اَطِيعُوا الرَّسُولَ وَ اُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ. قَالَ: اَلْاَئِمَّةَ مِنْ وُلْدِ عَلِيٍّ وَ فَاطِمَةَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، اِلَى اَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ.

۱۴۵۔ حضرت ابو بصیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے اِس فرمانِ الٰہی: يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ [2] کی تفسیر میں ارشاد فرمایا:

اِس سے مراد مولا علیؑ اور جنابِ سیدہؑ کی اولاد سے ہونے والے آئمہؑ ہیں۔ یہاں تک کہ

---

[1] امالی: ص ۲۵۲۔ بحار الانوار: جلد ۲۶، ص ۲۴۰

[2] ''اے ایمان والو اللہ کی اطاعت کرو رسول اور صاحبانِ امر کی اطاعت کرو جو تم ہی میں سے ہیں''۔ (سورۃ نساء: ۵۹)

قیامت آجائے۔ ①

146سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى أَرْسَلَ مُحَمَّداً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ إِلَى الْجِنِّ وَ الْإِنْسِ وَ جَعَلَ مِنْ بَعْدِهِ اثْنَيْ عَشَرَ وَصِيّاً مِنْهُمْ مَنْ مَضَى وَ مِنْهُمْ مَنْ بَقِيَ، وَ كُلُّ وَصِيٍّ جَرَتْ فِيهِ سُنَّةٌ مِنَ الْأَوْصِيَاءِ الَّذِينَ بَعْدَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ عَلَى سُنَّةِ أَوْصِيَاءِ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَ كَانُوا اثْنَيْ عَشَرَ. وَ كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى سُنَّةِ الْمَسِيحِ..

۱۴۶۔ حضرت ابوحمزہ ثمالیؒ سے مروی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: خدا نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام جن وانس کی طرف رسول بنا کر بھیجا۔ اور آپؐ کے بعد بارہ اوصیاء مقرر کیے۔ اُن میں سے کچھ گزر چکے ہیں اور کچھ باقی ہیں۔ آپؐ کے ہر وصی میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اوصیاء کی سنتیں جاری ہوئی ہیں۔ اُن کی تعداد بھی بارہ تھی۔ اور امیر المومنین علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سنت پر تھے۔ ②

147سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَ عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْحِمْيَرِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ هِلَالٍ- فِي حَالِ اسْتِقَامَتِهِ- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ، عَنْ زُرَارَةَ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَمْضِي الْإِمَامُ وَ لَيْسَ لَهُ عَقِبٌ؟ قَالَ: لَا يَكُونُ ذٰلِكَ، قُلْتُ: فَيَكُونُ مَاذَا؟ قَالَ: لَا يَكُونُ ذٰلِكَ إِلَّا أَنْ يَغْضَبَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَى خَلْقِهِ، فَيُعَاجِلَهُمْ.

۱۴۷۔ جناب زرارہؒ سے مروی ہے۔ آپؒ کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا ایسا ممکن ہے کہ ایک امامؑ دنیا سے چلا جائے اور اُس کا کوئی جانشین نہ ہو؟

---

① اکمال الدین: جلد۱ ص۲۲۲؛ دلائل الامامۃ: ص۲۳۱
② اکمال الدین: جلد۱ ص۳۲۶؛ عیون الاخبار: ص۴۵۱

امامؑ نے فرمایا: ایسا نہیں ہوسکتا۔

میں نے عرض کی: کیا وجہ ہے، ایسا کیوں نہیں ہوسکتا؟

تو امامؑ نے جواب دیا: ایسا اُسی صورت میں ہوسکتا ہے کہ جب خدا اپنی مخلوق پر غضب ناک ہو اور اُنہیں جلدی عذاب میں مبتلا کردے۔ [1]

148 اَلْحِمْيَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي هَاشِمٍ، عَنْ اَبِي يَحْيَى الْمَدِينِيِّ، عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: جَاءَ يَهُودِيٌّ اِلَى عُمَرَ، يَسْاَلُهُ عَنْ مَسَائِلَ فَاَرْشَدَهُ اِلَى عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِيَسْاَلَهُ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: سَلْ. قَالَ: اَخْبِرْنِي، كَمْ بَعْدَ نَبِيِّكُمْ مِنْ اِمَامٍ عَادِلٍ؟ وَ فِي اَيِّ جَنَّةٍ هُوَ؟ وَ مَنْ يَسْكُنُ مَعَهُ فِي جَنَّتِهِ؟ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا هَارُونِيٌّ! لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ بَعْدَهُ اِثْنَا عَشَرَ اِمَاماً عَدْلاً، لَا يَضُرُّهُمْ خِذْلَانُ مَنْ خَذَلَهُمْ، وَ لَا يَسْتَوْحِشُونَ بِخِلَافِ مَنْ خَالَفَهُمْ، اَثْبَتُ فِي دِينِ اللهِ مِنَ الْجِبَالِ الرَّوَاسِي. وَ مَنْزِلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ جَنَّةُ عَدْنٍ، وَ الَّذِينَ يَسْكُنُونَ مَعَهُ هٰؤُلَاءِ الْاِثْنَا عَشَرَ. فَاَسْلَمَ الرَّجُلُ وَ قَالَ: اَنْتَ اَوْلَى بِهٰذَا الْمَجْلِسِ مِنْ هٰذَا، اَنْتَ الَّذِي تَفُوقُ وَ لَا تُفَاقُ، وَ تَعْلُو وَ لَا تُعْلَى.

۱۴۸۔ ابو یحیٰ مدینی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ ایک یہودی عمر کے پاس آیا اور اُس سے کچھ مسائل دریافت کیے۔ تو اُس نے یہودی کو مولائے کائناتؑ کے پاس بھیجا۔

مولا امیر المومنین علیہ السلام نے اُس سے فرمایا: پوچھو۔

اُس نے پوچھا:

(۱) آپؑ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد عادل آئمہؑ کی تعداد کتنی ہے؟

(۲) آپؑ کس جنت میں ہیں؟

---

[1] اکمال الدین: ص ۲۰۴؛ دلائل الامامۃ: ص ۲۳۰؛ بحار الانوار: ج ۲۳، ص ۳۶

(۳) جنت میں آپؑ کے ساتھ کون ہوگا؟

تو مولا امیر المومنینؑ نے فرمایا: اے میرے ہارون! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد بارہ عادل امام ہوں گے۔ اُنہیں لوگوں کا ساتھ چھوڑنا نقصان نہیں دے گا اور نہ ہی وہ اپنے مخالفین کی مخالفت سے پریشان ہوں گے۔ وہ خدا کے دین میں بلند و بالا پہاڑوں سے بھی سخت اور مضبوط ہوں گے۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گھر جنتِ عدن میں ہے اور جنت میں وہی بارہ امامؑ آپؑ کے ساتھ ہوں گے۔

یہ جوابات سن کر وہ شخص اسلام لے آیا اور بے ساختہ کہنے لگا: اس شخص کی نسبت اس منبر پر بیٹھنے کے زیادہ حق دار آپؑ ہیں۔ آپؑ فائق ہیں، آپؑ پر کسی کو فوقیت نہیں۔ آپؑ بلند مرتبہ ہیں اور کسی کا مرتبہ آپؑ سے بلند نہیں۔ [1]

149 سَعْدٌ، عَنِ النَّهْدِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الْبَرْقِيِّ، عَنْ خَلَفِ بْنِ حَمَّادٍ عَنْ اَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ قَالَ: قَالَ اَبُو عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: اَلْحُجَّةُ قَبْلَ الْخَلْقِ وَ مَعَ الْخَلْقِ وَ بَعْدَ الْخَلْقِ.

۱۴۹۔ حضرت ابان بن تغلبؒ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: حجت مخلوق سے پہلے، مخلوق کے ساتھ اور مخلوق کے بعد (ہر حالت میں موجود) ہوتی ہے۔ [2]

150 عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ شَاذَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ جَرِيرٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ اَبِي الضُّحَى، عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ، قَالَ: اِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ كِتَابَ اللهِ، وَ، اَهْلَ بَيْتِي فَاِنَّهُمَا لَنْ يَفْتَرِقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ.

۱۵۰۔ زید بن ارقم سے روایت منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

---

[1] اکمال الدین جلد ۱ ص ۳۰۰؛ بحار الانوار: جلد ۳۶، ص ۳۸۰

[2] اکمال الدین: جلد ۱ ص ۳۰۰؛ الکافی، جلد ۱ ص ۱۷۷

بے شک میں تمہارے درمیان خدا کی کتاب اور اپنے اہل بیتؑ چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ یہ دونوں ہرگز ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گے۔ یہاں تک کہ حوض کوثر پر میرے پاس پہنچ جائیں۔ (۱)

151 سَعْدٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي الْخَطَّابِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ فَرْقَدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَنِ ادَّعَى الْإِمَامَةَ وَلَيْسَ بِإِمَامٍ فَقَدِ افْتَرَى عَلَى اللهِ وَ عَلَى رَسُولِهِ وَ عَلَيْنَا..

۱۵۱۔ داؤد بن فرقد سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: جو شخص امام نہ ہو اور امامت کا دعوی کرے۔ تو اُس نے اللہ تعالیٰ، اُس کے رسولؐ اور ہم اہل بیتؑ پر افتراء کیا۔ (۲)

152 سَعْدٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي الْخَطَّابِ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ، عَنْ يَحْيَى أَخِي أُدَيْمٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ صَبِيحٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ لَا يَدَّعِيهِ غَيْرُ صَاحِبِهِ إِلَّا بَتَرَ اللهُ عُمُرَهُ..

۱۵۲۔ ولید بن صبیح سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی زبان مبارک سے سنا کہ جو بھی اِس اَمر (امامت) کا حامل نہ ہو اور اِس کا دعوی کرے تو خدا اُس کی عمر کم کر دے گا۔ (۳)

***

---

(۱) اکمال الدین: جلد ۱ ص ۲۴۰؛ بحار الانوار: جلد ۲۳، ص ۱۳۶

(۲) ثواب الاعمال: ۲۵۵

(۳) ایضاً

باب ۳۶

امام کی علامات اور اُس کی معرفت کے دلائل

153 مُحَمَّدٌ اَلْعَطَّارُ، عَنِ ابْنِ اَبِي الْخَطَّابِ، عَنِ الْبَزَنْطِيِّ قَالَ: سُئِلَ اَبُو الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: اَلْإِمَامُ بِأَيِّ شَيْءٍ يُعْرَفُ بَعْدَ الْإِمَامِ؟ قَالَ: اِنَّ لِلْاِمَامِ عَلَامَاتٍ: اَنْ يَكُونَ اَكْبَرَ وُلْدِ اَبِيهِ بَعْدَهُ، وَ يَكُونَ فِيهِ الْفَضْلُ، وَ اِذَا قَدِمَ الرَّاكِبُ الْمَدِينَةَ، قَالَ: اِلَى مَنْ اَوْصَى؟ قَالُوا: اِلَى فُلَانٍ، وَ السِّلَاحُ فِينَا بِمَنْزِلَةِ التَّابُوتِ فِي بَنِي اِسْرَائِيلَ، يَدُورُ مَعَ السِّلَاحِ حَيْثُ كَانَ.

۱۵۳۔ بزنطی سے روایت ہے کہ امام رضا علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ ایک امامؑ کے دنیا سے جانے کے بعد اگلے امامؑ کی معرفت کیسے ہوتی ہے؟

تو امامؑ نے جواب دیا: امام کی علامات میں سے ہے کہ وہ اپنے باپ کا سب سے بڑا بیٹا ہو، صاحبِ فضل و کمال ہو اور اگر کوئی سوار مدینہ آ کر لوگوں سے پوچھے کہ سابقہ امامؑ نے اپنا وصی کسے بنایا ہے؟ تو سب (ایک ہی شخص کی طرف اشارہ کر کے) کہیں: فلاں کو۔

ہمارے یہاں (سابقہ امامؑ کے) اسلحہ اور ہتھیاروں کا مقام وہی ہے جو بنی اسرائیل میں تابوت سکینہ کا مقام تھا۔ وہ جہاں بھی ہو اسلحہ اُس کے ساتھ ہوتا ہے۔ [1]

154 اَحْمَدُ بْنُ اِدْرِيسَ، عَنِ ابْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ اَبِي الْجَارُودِ، عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: قُلْتُ لَهُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ، اِذَا مَضَى عَالِمُكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ، فَبِأَيِّ شَيْءٍ يَعْرِفُونَ مَنْ يَجِيءُ بَعْدَهُ؟

[1] الخصال: جلد ۱ ص ۱۱۶؛ بحار الانوار: جلد ۲۵ ص ۱۳۷؛ الکافی: جلد ۱ ص ۲۸۴

قَالَ: بِالْهُدَىٰ، وَ الْاِطْرَاقِ، وَ اِقْرَارِ آلِ مُحَمَّدٍ لَهُ بِالْفَضْلِ، وَ لَا يُسْأَلُ عَنْ شَيْءٍ مِمَّا بَيْنَ صَدَفَيْهَا، اِلَّا اَجَابَ فِيهِ.

۱۵۴۔ ابوالجارود سے مروی ہے، اُن کا بیان ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی: قربان جاؤں! جب آپ اہل بیتؑ کا عالم (امام) دنیا سے چلا جائے تو اُس کے بعد والے (امام) کو کیسے پہچانیں گے؟

امامؑ نے فرمایا: ہدایت، نگاہ جھکا کر رکھنے اور آل محمدؐ کا اُس کی فضیلت و برتری کا اقرار کرنے سے۔ نیز اُس سے دنیا و آخرت کی جس چیز کے متعلق بھی سوال کیا جائے وہ اُس کا جواب دے۔ [۱]

155 سَعْدٌ، عَنِ ابْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُمْرَانَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ السَّكَنِ، عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: قَالَ اَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: اِعْرِفُوا اللهَ بِاللهِ، وَ الرَّسُولَ بِالرِّسَالَةِ وَ اُولِي الْاَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَ الْعَدْلِ وَ الْاِحْسَانِ.

۱۵۵۔ فضل بن سکن نے صادق آلِ محمدؐ سے نقل کیا ہے کہ امیرالمومنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

خدا کو پہچانو خدا کے ذریعہ سے، رسولؐ اور رسالت کے ذریعہ سے اور نیکی، عدل اور احسان کا نفاذ کرنے والے صاحبانِ اَمر کے ذریعہ سے۔ [۲]

156 مُحَمَّدٌ الْعَطَّارُ، عَنِ الْاَشْعَرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ، عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، عَنْ اَبِيهِ، قَالَ: اِنَّ الْاِمَامَةَ لَا تَصْلُحُ اِلَّا لِرَجُلٍ فِيهِ ثَلَاثُ خِصَالٍ: وَرَعٌ يَحْجُزُهُ عَنِ الْمَحَارِمِ، وَ حِلْمٌ يَمْلِكُ بِهِ غَضَبَهُ، وَ حُسْنُ الْخِلَافَةِ عَلَى مَنْ وُلِّيَ عَلَيْهِ حَتَّى يَكُونَ لَهُ كَالْوَالِدِ الرَّحِيمِ.

---

[۱] الخصال: جلد ۱ ص ۲۰۰؛ بحار الانوار: جلد ۲۵ ص ۱۳۹؛ بصائر الدرجات: ص ۴۸۹

[۲] التوحید: ۳۵۸؛ الکافی: جلد ۱ ص ۸۵

۱۵۶۔ حنان بن سدیر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور آپؑ نے اپنے باباؑ سے نقل کیا ہے کہ منصبِ امامت کا اہل وہی شخص ہے جس میں یہ تین صفات موجود ہوں:

(۱) تقویٰ و پرہیز گاری: جو اُسے خدا کی حرام کردہ باتوں میں پڑنے سے بچائے۔

(۲) حلم و بردباری: جس سے وہ اپنے غصے پر قابو رکھے۔

(۳) جس چیز پر اُسے اختیار دیا جائے وہ اُس کے بارے میں سابقہ امامؑ کا اچھا جانشین ہونا ثابت کرے۔ حتی کہ وہ اُس کے لیے شفیق و مہربان والد کی طرح ہو۔ [1]

157 مُحَمَّدٌ الْعَطَّارُ، عَنِ الْأَشْعَرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُغِيرَةِ النَّصْرِيِّ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: بِمَا يُعْرَفُ صَاحِبُ هٰذَا الْأَمْرِ؟ قَالَ: بِالسَّكِينَةِ وَ الْوَقَارِ، وَ الْعِلْمِ، وَ الْوَصِيَّةِ.

۱۵۷۔ حارث بن مغیرہ نصری سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا: اِس اَمر کے مالک کی پہچان کیسے ہوگی؟

تو امامؑ نے فرمایا: سکینہ، وقار، علم اور وصیت سے۔ [2]

158 مُحَمَّدٌ الْعَطَّارُ، عَنِ الْأَشْعَرِيِّ، عَنِ الْخَشَّابِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ إِسْحَاقَ شَعِرٍ، عَنِ الْغَنَوِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَا الْحُجَّةُ عَلَى الْمُدَّعِي لِهٰذَا الْأَمْرِ بِغَيْرِ حَقٍّ؟ قَالَ: ثَلَاثَةٌ مِنَ الْحُجَّةِ لَمْ يَجْتَمِعْنَ فِي رَجُلٍ إِلَّا كَانَ صَاحِبَ هٰذَا الْأَمْرِ. أَنْ يَكُونَ أَوْلَى النَّاسِ بِمَنْ قَبْلَهُ. وَ يَكُونَ عِنْدَهُ سِلَاحُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ. وَ يَكُونَ صَاحِبَ الْوَصِيَّةِ الظَّاهِرَةِ، الَّذِي إِذَا قَدِمْتَ الْمَدِينَةَ سَأَلْتَ الْعَامَّةَ وَ الصِّبْيَانَ: إِلَى مَنْ أَوْصَى فُلَانٌ؟ فَيَقُولُونَ: إِلَى فُلَانٍ

۱۵۸۔ عبد الاعلیٰ سے روایت نقل ہوئی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام جعفر

---

[1] الخصال: جلد ۱ ص ۱۱۶؛ بحار الانوار: جلد ۲۵ ص ۱۳۸

[2] الخصال: جلد ۱ ص ۲۰۰؛ بحار الانوار: جلد ۵۲ ص ۱۳۸؛ بصائر الدرجات: ۴۸۹

صادق علیہ السلام سے پوچھا: اگر کوئی شخص ناحق امام ہونے کا دعویٰ کرے۔ تو اُس پر حجت کیسے قائم کی جا سکتی ہے؟

امامؑ نے فرمایا: جس میں بھی یہ تین حجتیں موجود ہوں وہ صاحب الامر ہوگا:

۱۔ وہ باقی لوگوں کے مقابلے میں سابقہ امامؑ کا زیادہ حق دار و قریبی ہو۔

۲۔ اُس کے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہتھیار موجود ہوں۔

۳۔ ظاہری طور پر بھی اُس کے بارے میں وصیت موجود ہو۔

یعنی جب تم اُس کے شہر پہنچو اور عام لوگوں اور بچوں سے سوال کرو کہ فلاں (یعنی سابقہ امامؑ) نے کس کو اپنا وصی بنایا ہے؟ تو سب یہی کہیں کہ فلاں کو۔ [1]

***

---

[1] الخصال: جلد ۱ ص ۱۱۷: الکافی: جلد ۱ ص ۲۸۴

باب ۳۷

آئمہؑ کے پاس انبیاءؑ پر نازل ہونے والی کتابیں موجود ہیں

159 اَحْمَدُ بْنُ اِدْرِيسَ، وَ مُحَمَّدٌ الْعَطَّارُ مَعاً: عَنِ الْاَشْعَرِيِّ، عَنِ ابْنِ هَاشِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمَّادٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ - فِي خَبَرٍ طَوِيلٍ - قَالَ: جَاءَ (بُرَيْهَةُ) جَاثَلِيقُ النَّصَارَى، فَقَالَ لِاَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ، اَنَّى لَكُمُ التَّوْرَاةُ وَ الْاِنْجِيلُ وَ كُتُبُ الْاَنْبِيَاءِ؟ قَالَ: هِيَ عِنْدَنَا وِرَاثَةٌ مِنْ عِنْدِهِمْ، نَقْرَؤُهَا كَمَا قَرَؤُوهَا، وَ نَقُولُهَا كَمَا قَالُوهَا، اِنَّ اللّٰهَ لَا يَجْعَلُ حُجَّةً فِي اَرْضِهِ يُسْاَلُ عَنْ شَيْءٍ؟ فَيَقُولُ: لَا اَدْرِي، الْخَبَرَ.

۱۵۹۔ایک طویل خبر میں جناب ہشام بن حکمؒ سے مروی ہے کہ بریہہ جاثلیق نصرانی امیرالمومنینؑ کے پاس آیا اور عرض کی: قربان جاؤں! آپ آل محمدؐ کے پاس تورات، انجیل اور انبیاءؑ کی کتابیں کہاں موجود ہیں؟

تو امامؑ نے فرمایا: وہ وراثت کے طور پر منتقل ہو کر ہمارے پاس پہنچی ہیں۔ ہم اُنہیں اُسی طرح پڑھتے ہیں۔ جس طرح وہ پڑھتے تھے۔ اور اُسی طرح بیان کرتے ہیں جیسے وہ اُنہیں بیان کرتے تھے۔ بے شک خدا زمین پر ایسے شخص کو حجت نہیں بناتا کہ اگر اُس سے کسی چیز کے بارے میں سوال کیا جائے۔ تو وہ کہے کہ میں نہیں جانتا۔ [1]

160 سَعْدٌ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ حَمْدَانَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْيَمَانِيِّ، عَنْ مَنِيعِ بْنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عُلْوَانَ، عَنْ اَبِي

---

[1] التوحید: ص ۲۷۵

عَبۡدِ اللهِ عَلَيۡهِ السَّلَامُ، قَالَ: إِنَّ اللهَ فَضَّلَ أُولِي الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ بِالْعِلْمِ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ. وَ وَرَّثَنَا عِلْمَهُمْ. وَ فَضَّلَنَا عَلَيْهِمْ فِي فَضْلِهِمْ. وَ عَلَّمَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ مَا لَا يَعْلَمُونَ. وَ عَلَّمَنَا عِلْمَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ فَرَوَيْنَا لِشِيعَتِنَا. فَمَنْ قَبِلَ مِنْهُمْ فَهُوَ أَفْضَلُهُمْ. وَ أَيْنَمَا نَكُونُ فَشِيعَتُنَا مَعَنَا.

۱۶۰۔ حسین بن علوان نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اولوالعزم رسولوںؑ کو علم کی بنیاد پر باقی نبیوںؑ پر فضیلت عطا کی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں اُن کے علم کا وارث بنایا۔ اور اُن کی فضیلت میں بھی ہمیں اُن پر افضل و مقدم رکھا۔

پھر اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہ علم دیا جو اُن نبیوںؑ کے پاس نہیں تھا۔ اور ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم بھی سکھا دیا۔ تو ہم نے وہ علم اپنے شیعوں سے بیان کر دیا۔

جو اُن (شیعوں) میں سے اُس علم کو قبول کرے وہ اُن سب سے افضل ہے۔ اور ہم جہاں بھی ہوں گے شیعہ ہمارے ساتھ ہوں گے۔ [1]

***

[1] الخرائج والجرائح: ۱۴۴؛ بصائر الدرجات: ۲۲۷

باب ۳۸

آئمہ طاہرینؑ ہی قریٰ ظاہرہ ہیں

161 عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْحِمْيَرِيُّ ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى صَاحِبِ الزَّمَانِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ أَهْلَ بَيْتِي يُؤْذُونَنِي وَ يُقَرِّعُونَنِي بِالْحَدِيثِ الَّذِي رُوِيَ عَنْ آبَائِكَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ أَنَّهُمْ قَالُوا: قُوَّامُنَا وَ خُدَّامُنَا شِرَارُ خَلْقِ اللهِ. فَكَتَبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: وَيْحَكُمْ أَمَا تَقْرَؤُونَ مَا قَالَ عَزَّ وَ جَلَّ: وَ جَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَ بَيْنَ الْقُرَى الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا قُرىً ظَاهِرَةً .وَ نَحْنُ- وَ اللهِ- الْقُرَى الَّتِي بَارَكَ اللهُ فِيهَا، وَ أَنْتُمُ الْقُرَى الظَّاهِرَةُ.

قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ : وَ حَدَّثَنَا بِهَذَا الْحَدِيثِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْكُلَيْنِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ صَاحِبِ الزَّمَانِ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

۱۶۱۔عبداللہ بن جعفر حمیری بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے محمد بن صالح ہمدانی نے بیان کیا: میں نے امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی خدمت میں یہ تحریر بھیجی کہ میرے گھر والے مجھے اذیت دیتے ہیں ۔ اور اُس حدیث سے مجھے طعن و تشنیع کرتے ہیں کہ جو آپؑ کے آباءِ طاہرینؑ سے مروی ہے کہ ہمارے نائبین وخدام تمام مخلوق خدا سے بدتر ہیں۔

توامامؑ نے جواب میں لکھا: خداتم لوگوں پر رحم کرے۔کیاتم نے یہ فرمان خدانہیں پڑھا:
وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقُرَى الَّتِي بٰرَكْنَا فِيْهَا قُرًى ظَاهِرَةً ①

---

① ''اور ہم نے ان کے اور ان بستیوں کے درمیان جن میں ہم نے برکتیں رکھی ہیں کچھ نمایاں بستیاں قرار دیں''۔(سورۃ سبا: آیت ۱۸)

اللہ کی قسم ! ہم ہی وہ بستیاں جنہیں خدا نے بابرکت بنایا ہے اور تم شیعہ اُن میں نمایاں بستیاں ہو۔

عبد اللہ بن جعفر کہتے ہیں کہ یہی حدیث علی بن محمد کلینی نے محمد بن صالح سے اور اُنہوں امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کی نسبت سے بیان کی ہے۔ [1]

162سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ يَعْقُوبَ، قَالَ: سَمِعْتُ الشَّيْخَ الْعَمْرِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: صَحِبْتُ رَجُلاً مِنْ أَهْلِ السَّوَادِ وَ مَعَهُ مَالٌ لِلْغَرِيمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَأَنْفَذَهُ، فَرَدَّ عَلَيْهِ، وَ قِيلَ لَهُ: أَخْرِجْ حَقَّ وُلْدِ عَمِّكَ مِنْهُ، وَ هُوَ أَرْبَعُمِائَةِ دِرْهَمٍ. فَبَقِيَ الرَّجُلُ مُتَحَيِّراً بَاهِتاً مُتَعَجِّباً، وَ نَظَرَ فِي حِسَابِ الْمَالِ، وَ كَانَتْ فِي يَدِهِ ضَيْعَةٌ لِوُلْدِ عَمِّهِ، قَدْ كَانَ رَدَّ عَلَيْهِمْ بَعْضَهَا وَ زَوَى عَنْهُمْ بَعْضَهَا، فَإِذَا الَّذِي نَصَّ [نَضَّ] لَهُمْ مِنْ ذٰلِكَ الْمَالِ: أَرْبَعُمِائَةِ دِرْهَمٍ، كَمَا قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَأَخْرَجَهُ وَ أَنْفَذَ الْبَاقِيَ فَقَبِلَ..

۱۶۲۔ سعد بن عبد اللہ نے اسحاق بن یعقوب سے نقل کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے شیخ عمریؒ سے سنا۔ وہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے اہل سواد میں سے ایک شخص کے ہمراہ سفر کیا۔ وہ اپنے ساتھ مال امام لیے ہوئے تھا۔ جب میں اُس سے وہ مال لے کر امامؑ کی خدمت میں گیا۔ تو امامؑ نے اُس کا مال واپس کر دیا اور فرمایا:

اُس سے کہو کہ اِس مال میں سے پہلے اپنے چچازاد کا حق نکالے۔ جو کہ چار سو درہم بنتا ہے۔

جب میں نے اُسے امامؑ کا پیغام دیا تو وہ حیران و پریشان اور ہکا بکا رہ گیا۔ پھر جب اُس نے اپنے مال کے حساب کو بغور دیکھا۔ تو وہ اپنے قبضے میں موجود اپنے چچازاد بھائیوں کی زمین کے ایک ٹکڑے کی طرف متوجہ ہوا۔ وہ اُس زمین کا کچھ حصّہ اپنے چچازاد بھائیوں کے حوالہ کر چکا تھا۔ اور کچھ حصّہ ابھی اُس کے پاس موجود تھا۔ چونکہ امامؑ نے صاف بتا دیا کہ اُس مال میں چار سو درہم اُن کے ہیں۔ لہٰذا اُس نے وہ درہم نکال کر باقی مال دوبارہ امامؑ کی خدمت

---

[1] اکمال الدین: جلد ۱ ص ۴۸۳؛ وسائل الشیعہ: جلد ۱۸ ص ۱۱۰؛ اعلام الوری: ص ۴۵۳

میں بھیجا تو آپؑ نے اُسے قبول کرلیا۔ [1]

163 سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الرَّازِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي جَمَاعَةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا: أَنَّهُ بَعَثَ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللهِ بْنِ الْجُنَيْدِ - وَ هُوَ بِوَاسِطٍ - غُلَاماً وَ أَمَرَ بِبَيْعِهِ، فَبَاعَهُ، وَ قَبَضَ ثَمَنَهُ، فَلَمَّا عَيَّرَ الدَّنَانِيرَ نَقَصَتْ مِنَ التَّعْيِيرِ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ قِيرَاطاً وَ حَبَّةً، فَوَزَنَ مِنْ عِنْدِهِ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ قِيرَاطاً وَ حَبَّةً وَ أَنْفَذَهَا. فَرَدَّ عَلَيْهِ دِينَاراً وَزْنُهُ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ قِيرَاطاً وَ حَبَّةٌ.

۱۶۳۔ سعد بن عبداللہ نے علی بن محمد رازی سے نقل کیا ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے اپنے اصحاب (شیعہ راویوں) کی ایک جماعت نے بتایا ہے کہ امام زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف نے ابوعبداللہ بن جنید کی طرف ایک غلام بھیجا۔ وہ اُس وقت واسط میں تھا۔ آپؑ نے جنید کو حکم فرمایا کہ اُسے فروخت کردے۔ تو اُس نے وہ غلام فروخت کیا اور قیمت وصول کرلی۔ جب اُس نے سکّوں کا وزن کیا تو اُن میں اٹھارہ قیراط اور ایک رَتی [2] کم نکلی۔

چنانچہ اُس نے اپنے پاس سے اٹھارہ قیراط اور ایک رَتی سکے تول کر وصول کردہ قیمت میں شامل کردیے۔

جب وہ قیمت امامؑ کے پاس پہنچی تو آپؑ نے ایک دینار واپس کردیا جس کا وزن اٹھارہ قیراط اور ایک رَتی تھا۔ [3]

164 سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الرَّازِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي نَصْرُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ: أَنْفَذَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَلْخٍ خَمْسَةَ دَنَانِيرَ إِلَى حَاجِزٍ، وَ كَتَبَ رُقْعَةً، وَ غَيَّرَ فِيهَا اسْمَهُ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ الْوُصُولُ بِاسْمِهِ وَ نَسَبِهِ وَ الدُّعَاءِ لَهُ.

---

[1] اکمال الدین: جلد ۲، ص ۴۸۶؛ الارشاد: ص ۳۹۷

[2] حبہ، ایک رتی وزن کا پیمانہ ہے۔ جو دو جوء کے دانوں کے برابر ہوتا ہے۔

[3] اکمال الدین: جلد ۲ ص ۴۸۶

۱۶۴۔ سعد بن عبداللہ نے علی بن محمد رازی سے نقل کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ نصر بن صباح نے مجھ سے بیان کیا کہ اہل بلخ میں سے ایک شخص نے حاجز کو پانچ دینار بھیجے اور ایک رقعہ لکھا جس پر اپنا نام بدل دیا۔

مگر امامؑ نے اُس کے نام بمع ولدیت وصولی کی رسید بنا کر دی۔ اور اُس کے حق میں دعا فرمائی۔ (۱)

165 سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنْ اَبِي حَامِدٍ الْمَرَاغِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شَاذَانَ بْنِ نُعَيْمٍ، قَالَ: بَعَثَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ بَلْخٍ بِمَالٍ وَ رُقْعَةٍ لَيْسَ فِيهَا كِتَابَةٌ، قَدْ خَطَّ فِيهَا بِإِصْبَعِهِ كَمَا تَدُورُ مِنْ غَيْرِ كِتَابَةٍ، وَ قَالَ لِلرَّسُولِ: اِحْمِلْ هَذَا الْمَالَ، فَمَنْ اَخْبَرَكَ بِقِصَّتِهِ، وَ اَجَابَ عَنِ الرُّقْعَةِ، فَأَوْصِلْ اِلَيْهِ الْمَالَ. فَصَارَ الرَّجُلُ اِلَى الْعَسْكَرِ، وَ قَدْ قَصَدَ جَعْفَراً، وَ اَخْبَرَهُ الْخَبَرَ. فَقَالَ لَهُ جَعْفَرٌ: تُقِرُّ بِالْبَدَاءِ؟ قَالَ الرَّجُلُ: نَعَمْ. قَالَ لَهُ: فَإِنَّ صَاحِبَكَ قَدْ بَدَا لَهُ وَ اَمَرَكَ اَنْ تُعْطِيَنِي الْمَالَ، فَقَالَ لَهُ الرَّسُولُ: لَا يُقْنِعُنِي هَذَا الْجَوَابُ. فَخَرَجَ مِنْ عِنْدِهِ، وَ جَعَلَ يَدُورُ عَلَى اَصْحَابِنَا، فَخَرَجَتْ اِلَيْهِ رُقْعَةٌ قَالَ: هَذَا مَالٌ قَدْ كَانَ غُرِّرَ بِهِ. وَ كَانَ فَوْقَ صُنْدُوقٍ فَدَخَلَ اللُّصُوصُ الْبَيْتَ وَ اَخَذُوا مَا فِي الصُّنْدُوقِ وَ سَلِمَ الْمَالُ وَ رُدَّتْ عَلَيْهِ الرُّقْعَةُ، وَ قَدْ كُتِبَ فِيهَا كَمَا تَدُورُ، وَ سَأَلْتَ الدُّعَاءَ فَعَلَ اللهُ بِكَ وَ فَعَلَ.

۱۶۵۔ سعد بن عبداللہ نے ابو حامد مراغی سے اور اُنہوں نے محمد بن شاذان بن نعیم سے نقل کیا ہے کہ اہل بلخ میں سے ایک شخص نے کچھ مال شرعی اور ایک رقعہ بھیجا۔ جس پر کچھ نہیں لکھا تھا۔ اُس نے کتابت کے بغیر اپنی انگلیوں سے اُس پر کچھ لکھا تھا۔ اُس نے قاصد سے کہا: یہ مال لے کر جاؤ۔ جو تمہیں اِس کا قصہ بتا دے اور رقعہ کا جواب دے یہ مال اُس کے حوالے کر دینا۔

---

(۱) اکمال الدین: جلد ۲، ص ۴۸۸؛ بحار الانوار: جلد ۵۱، ص ۳۲۷ حدیث: ۴۹

چنانچہ وہ شخص عسکر روانہ ہوگیا۔ وہ جعفر کے پاس جانے کا ارادہ رکھتا تھا۔ جب اُس نے جا کر جعفر کو تمام بات بتائی تو اُس نے کہا: کیا تم بداء کے قائل ہو؟ اُس نے کہا: جی ہاں۔

تو جعفر نے اُس سے کہا: اَب تمہارے مالک کا ارادہ بدل گیا ہے۔ اور وہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ یہ مال میرے حوالے کر دو۔

قاصد نے کہا: میں اِس جواب سے مطمئن نہیں۔

یہ کہہ کر وہ جعفر کے پاس سے اُٹھ گیا اور ہمارے اصحاب کے پاس آ گیا۔ اُس کے لیے امامؑ کی طرف سے ایک توقیع صادر ہوئی۔ جس میں تحریر تھا۔

یہ مال اُسے ہلاکت میں ڈالنے والا تھا۔ یہ صندوق کے اُوپر پڑا ہوا تھا۔ چور گھر میں داخل ہوئے اور جو کچھ صندوق میں تھا سب لوٹ کر لے گئے۔ مگر یہ مال محفوظ رہا اور تم نے اِس پر دوبارہ وہی رقعہ رکھ دیا۔ اُس پر (کتابت کے بغیر انگلی سے) دائرے کی شکل میں کچھ لکھا تھا۔ تم نے دعا کا کہا ہے۔ خدا تمہاری حاجت پوری کرے۔ اور (اَب) اُس نے پوری کر دی ہے۔ [1]

166 سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّالِحِ قَالَ: كَتَبْتُ اَسْأَلُهُ الدُّعَاءَ لبادا شاله وَ قَدْ حَبَسَهُ اِبْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، وَ اَسْتَأْذِنُ فِي جَارِيَةٍ لِي اَسْتَوْلِدُهَا، فَخَرَجَ: اِسْتَوْلِدْهَا، وَ يَفْعَلُ اللهُ مَا يَشَاءُ ، وَ الْمَحْبُوسُ يُخَلِّصُهُ اللهُ. فَاسْتَوْلَدْتُ الْجَارِيَةَ فَوَلَدَتْ فَمَاتَتْ، وَ خُلِّيَ عَنِ الْمَحْبُوسِ يَوْمَ خَرَجَ اِلَيَّ التَّوْقِيعُ.

۱۶۶۔ سعد بن عبداللہ نے محمد بن صالح سے نقل کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام عصرؑ کو عرضی بھیجی اور آپؑ سے باداشالہ کے متعلق دعا کی درخواست کی۔ جسے ابن عبدالعزیز نے گرفتار کر لیا تھا۔ نیز اپنی ایک کنیز سے ایک بچے کی پیدائش کے بارے میں دعا کا کہا۔ تو امامؑ کی طرف سے جواب آیا: تم اُس سے صاحبِ اولاد ہو گے، پھر خدا اُس کے ساتھ جو چاہے کرے گا۔ اور قیدی کو بھی خدا رہائی دلائے گا۔

[1] اکمال الدین: جلد ۲، ص ۴۸۸؛ بحار الانوار: جلد ۵۱، ص ۳۲۷؛ الخرائج والجرائح مخطوط: ۵۴۳

تو امامؑ کے فرمان کے عین مطابق اُس کنیز سے میرا بیٹا پیدا ہوا۔ اور وہ بچے کی پیدائش کے بعد دنیا سے رخصت ہوگئی ۔ اور قیدی کو بھی اُسی دن رہائی مل گئی ۔ جس دن امامؑ کی توقیع میرے پاس پہنچی تھی۔ [1]

***

[1] اکمال الدین: جلد ۲، ص ۴۸۹؛ بحار الانوار: جلد ۵۱، ص ۳۲۷

یادداشت

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: ''جب کوئی حدیث سنو تو اسے لکھ لیا کرو اس لیے کہ تم بغیر لکھے یاد نہ رکھ سکو گے''۔ (الکافی، جلد1، ص52، کتاب فضل العلم، باب رواية الكتب والحديث وفضل الكتابة والتمسك بالكتب، طبع مكتبة الاسلامية)

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ

یادداشت

عنوان	صفحه	عنوان	صفحه

یادداشت

عنوان	صفحه	عنوان	صفحه

1: حضرتِ عمر اور عثمان کی وفات کے دن کا تعین

مؤلف: علامہ آفتاب حسین جوادی

2: شہادتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وسبطِ رسول علیہ السلام

مؤلف: مولانا سید ابو الحسین زیدی

3: سوالاتِ جامعہ از ہریہ جواباتِ مکتب امامیہ

اردو ترجمہ: أجوبہ المسائل الآزہریہ حول مصادر التشریع عند ال إمامیہ مؤلف: شیخ أحمد سلمان تیونسی

مترجم: مولانا سید ابو عماد حیدری

4: عقیدہ رجعت کا اثبات اردو ترجمہ: إثباہ الرجعہ

مؤلف: شیخ علی آلِ محسن مترجم: خاور عباس خاور

5: أجود البیان فی اثبات وجود صاحب الزمان عجل اللہ تعالی فرج الشریف

مؤلف: مولانا سید علی اصدق نقوی

6: مظلومیتِ حضرتِ فاطمہ زہراؑ اور آپ کی شہادت کے محرکات

اردو ترجمہ: فاطمہ الزہراء (ع)، أحداث ما بعد رحیل الخاتم (ص)

مؤلف: شیخ أحمد سلمان مترجم: مولانا سید نسیم عباس کاظمی ومولانا سید ابو عماد حیدری

7: آیتِ ولایتِ خلافتِ امیر المومنینؑ پر نصِ صریح

اردو ترجمہ: میثاق ال إمامہ فی آیہ الولایہ

مؤلف: علامہ سید منیر خباز مرتب: شیخ أحمد سلمان تونسی مترجم: مولانا محمد حسین مطہری نجفی

8: أئمہ اہلِ بیتؑ کی وصیتیں اور مومنین کے باہمی حقوق

اردو ترجمہ المواعظ ومصادقہ الاخوان مؤلف: محدثِ کبیر شیخ صدوقؒ مترجم: مولانا مزمل علی سبحانی

9: تصفیہ مابین شیعہ وسنی

اردو ترجمہ: مسائل الخلافیہ حار فیھا السنۃ مولف: شیخ علی آل محسن مترجم: مولانا سید ابو عماد حیدری

10: سیرتِ طیبہ سیدہ نرجس خاتون سلام اللہ علیہا

اردو ترجمہ: سیدۃ الاماء (ع) قراءۃ جدیدۃ في ھویتھا وسیرتھا

مؤلف: شیخ احمد سلمان تونسی مترجم: مولانا سید محمد عدنان نقوی

11: امامتِ اہلِ بیتؑ حدیثِ ثقلین اور غدیر کی روشنی میں

مؤلف: سید جعفر عباس کاظمی